NO. 14.

GEOGRAPHY

PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرأت غریب

حصہ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادري سہور جس کو اُنھوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین ٹیفک سوسئیٹي علیگڈہ کو مرحمت فرمایا
اور
سین ٹیفک سوسئیٹي نے بنظر افادہ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

TEH SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سینٹیفک سوسئیٹي نے معزز کیا

جغرافیہ

حصہ سوم

اِس حصہ میں ممالک مغربي ایشیا کا بیان مفصل کیا جاتا ھی *

ملک ارمینیہ کا بیان جسکو بلاد ارمن بھي کہتے ھیں

یہہ ملک اُتر کي طرف بحر اسود اور گرجستان سے اور پورب کي طرف گرجستان اور کچھہ بلاد عجم سے اور دکن کي طرف کردستان اور الجزیرہ سے اور پچھم کي طرف کوچک ایشیا سے محدود ھی *

مملکت ارمینیہ زمانہ قدیم میں بہ نسبت اب کے بہت وسیع تھي لیکن تاریخ مسیحي سے کچھہ مدت پہلے ایک حصہ اسکا مملکت رومانیہ میں شامل ھوگیا اور بجاے خود مستقل ھوکر اُسیطرح پر قایم رہا یہاں تک کہ ترک اِس مملکت پر قابض ھوئے بعد اُسکے اِس میں سے ایک حصہ بلاد عجم میں بھي ملگیا غرضکہ اُس مملکت کي وسعت بطور مذکورہ نسبت پہلے کے کم ھوگئي — اِس میں پہاڑ بہت سے ھیں چنانچہ شہر ارض روم اور طرابزون کے بیچ میں پانچ سلسلے برابر ایک دوسرے کے مقابل ھیں اور اِسکے جہات شرقیہ میں اراراط کا پہاڑ ھی جسپر حضرت نوح کي کشتي تہري تھي اور یہہ حقیقت میں دو پہاڑ ھیں ایک بڑا ھی اور دوسرا چھوٹا منجملہ اُنکے بڑا پہاڑ ایک لاکھہ تہتر ھزار قدم بلند ھی اور چوٹي اُسکي (۳۹° ۴۴') عرض شمالي اور (۴۱° ۵۵') طول شرقي میں واقع ھی اور چھوٹا بقدر ۱۳۵۰۰ فٹ کے بلند او (۳۹° ۳۹') عرض شمالي اور (۴۲° ۲') طول شرقي میں واقع ھی چھوٹا بڑے سے جنوب شرقي کي طرف ھی جس پر بعضے سیاح مشکل سے چڑھے ھیں اور اِن دونوں کے بیچ میں ایک بڑا وسیع میدان ھی اور زمین اسکي سیر حاصل ھی *

ابواسحاق اصطخري نے اِن دونوں پہاڑوں کو آذربیجان کے تابع کیا هی اور بڑے کا نام حارث اور چھوٹے کا حویرث رکھا هی چنانچه اُسنے لکھا هی که آذربیجان میں ایک بڑا پہاڑ هی جسکا نام حارث هی اور اسپر بسبب سختي اور دشواري راہ اور برف دوام کے کوئي چڑہ نہیں سکتا بعضے سیاح نہایت مشقت سے چڑھے هیں اور اِس سے چھوٹا ایک اور پہاڑ هی جسکا نام حویرث هی بڑا بہت دور سے نظر آتا هی چنانچه ایک سیاح سے منقول هی که اُس نے شہر دربند سے اُسکو دیکھا تھا جو بحیرہ خضر میں واقع هی اور وهاں سے دوسو چالیس میل دور هی اور اسکے دامن شمالي پر میدان وسیع بہت هیں جنمیں جنگلي سؤر اور پرند اور غار اور کھوئیں بہت سي هیں جنمیں ابرادي چور اور ڈاکو چھپے رهتے هیں *

اِس شہر کي نہروں میں سے نہر فرات هی اور یہه دو نہروں سے بنی هی ایک کا مخرج شہر ارض روم کے قریب هی جسکا نام قراصو هی اور دوسري اُن پہاڑوں میں سے نکلي هی جو جبل اراراط سے جنوب غربي کي طرف کو واقع هی اسکو مرادچئي کہتے هیں اور یہه نہر جنوب غربي کي طرف کو بہکر شہر کیبان کے نزدیک دوسري نہر سے ملگئي هی پھر یہه دونوں نہریں مایل به جنوب شہر دربند تک بہکر وهاں سے جنوب کي طرف پھر کر شہر ملطیه کے قریب تک بہتي هوئي چلي گئي هیں یہه نہر الجزیرہ یعني دوآبه اور کوچک ایشیا کے بیچ میں فاصل هی *

دوسري نہر ارکسس هی اور یہه اُن پہاڑوں میں سے نکلي هی جو ارض روم سے شمال کي طرف واقع هیں اور یہه بلاد گرجستان میں سے گذر کر مشرق کي طرف بہتي هی اِسکا ذکر پہلے بھي مذکور هو چکا هی *

ارمن میں کئي بحیرے بہتے هیں منجمله اُنکے ایک بحیرہ وان هی جو ارمینیه اور کردستان کي حدود پر واقع هی اسکو بحیرۂ ارجیش بھي کہتے هیں طول اِسکا تیس میل کے قریب اور عرض ۱۹ اور ۱۲ میل کے درمیان میں هی *

دوسرا بحیرہ ترّوک هی جو بحیرہ وان سے شمال کي طرف واقع هی اور ان دونوں کے بیچ میں بلند بلند پہاڑ واقع هیں هوا اِس زمین کي سرد هی کیونکه اِسکے بعض بعض پہاڑوں پر برف همیشه رهتا هی اور اساڑہ اور ساون میں بهي برف پڑا کرتا هی لیکن اِس شہر کي اطراف جنوبیه سرحد جزیرہ پر کي هوا معتدل هی اِن اطراف میں چراگاهیں بہت اچهي هیں اور مویشي بہت کثرت سے اور غله ـ جوز ـ سیب ـ بهي ـ خوب پیدا هوتا هی اور نہر فرات کے کناروں پر انگور اور زیتون بہت هوتا هی اور معدنیات میں وهاں کي لوها اور تانبا هی باشندے اسکے ارمن ترک اکرادي هیں ارمن وهاں کے اصلي باشندے هیں اُنہوں نے سنه ٣٠٠ ع میں دین مسیحي کو قبول کیا تها *

ارمینیه کے شہروں میں سے ایک شہر ارض روم هی جسکو ارزن روم بهي کہتے هیں اور یهه ایسے میدان پر واقع هی جو سطح سمندر سے پانچ هزار سات سو فٹ بلند هی باشندے اِسکے پینتیس هزار کے قریب هیں اهل عرب کي بعضي تالیفات میں نام اسکا قالي‌قلا لکہا هی *

دوسرا شہر بازید هی جو جبل ارارات کي قریب اور حدود بلاد عجم سے شمال غربي کي طرف کو دس میل کے فاصله پر هی باشندے اسکے تیس هزار کے قریب هیں اور شہر موش نہر مرادچئي سے جانب جنوب اور شہر وان بحیرہ وان کے کنارہ شرقي پر واقع هی *

بلاد کردستان کا بیان

حد شمالي پر اسکے ارمینیه اور حد شرقي پر اُن پہاڑوں کا سلسله هی جو بلاد کردستان اور بلاد عجم میں فاصل هیں اور حد جنوبي پر نہر زاب‌اسفل اور غرباً نہر دجله واقع هی باشندے اِسکے اکراد اور نساطرہ هیں اکثر نساطرہ اُن پہاڑوں میں رهتے هیں جو موصل سے شمال شرقي کي طرف حد بحیرہ ارمینیه تک جو بلاد عجم میں هی واقع هیں کئي برس گذرے که اکرادیوں نے غالب هوکر بہتوں کو قتل کیا تها اکرادیوں

ہی کئی قومیں ہیں ہر ایک قوم میں ایک حاکم علحدہ ہوتا ہی پس جبکہ قوم اکراد نے نساطرہ کو قتل کیا تو سلطان روم نے نساطرہ کی اعانت فرمائی اور اکرادیوں کو نساطرہ کا مطیع اور تابع بنایا *

یہاں کی نہروں میں سے ایک نہر خابور ہی یہہ اُن پہاڑوں سے کہ جو شہر تبلیس اور بحیرہ وان کے بیچ میں واقع ہیں نکلی ہی اور جنوب غربی کو بہتی ہوئی شہر تبلیس اور سعرت پر سے گذر کر نہر دجلہ میں جو شہر زاخو سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہی گرتی ہی *

دوسری نہر زاب اعلی یہہ اُن پہاڑوں سے نکلی ہی جو آذربیجان کی سرحد پر ہیں اور جانب جنوب بہکر اُس دجلہ میں گرتی ہی جو موضع اتسن سے قریب ہی اِس نہر کو تیز روانی کے باعث سے زاب مجنون بھی کہتے ہیں *

تیسری نہر زاب اسفل ہی یہہ اُن پہاڑوں سے نکلی ہی جو بلادعجم کی سرحد پر واقع ہیں اور جانب جنوب غربی بہکر دجلہ میں گرتی ہی *

سر زمین اِس کی خوب سیر حاصل ہی کئی قسم کے غلے اور میوے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں یہاں کے اکثر پہاڑوں پر بلوط کے درخت جس سے مازو پیدا ہوتا ہی بہت ہیں اکرادی فقیر اِسکی روٹی پکا کر کہاتے ہیں *

کردستان کے شہروں میں سے تبلیس ایک شہر ہی جسکو بدلیس بھی کہتے ہیں یہہ شہر بحیرہ وان سے پچھم طرف بیس میل کے فاصلہ پر ملتقی النہرین کے قریب جہاں نہر خابور ملی ہی آباد ہی *

یہہ شہر بہت پرانا ہی سابق میں اکرادی امیروں کی دارالامارۃ تھا باشندے اِسکے بارہ ہزار کے قریب ہیں آدھے اُنمیں سے ارمن ہیں *

اِس شہر میں چھوٹی چھوٹی نہریں کئی ہیں اُن پر پل بنے ہوئے ہیں اور یہہ طول شرقی سے (۴۲ء ۵۰) اور عرض شمالی سے (۳۸ء ۳۰) پر واقع ہی اور اِسمیں اور بحیرہ وان میں ۲۰ میل کا فاصلہ ہی *

اِس شہر سے جنوب غربي كي جانب ۵۴ ميل پر شہر سعرت هى اور يهه ايسي زمين پر آباد هى جو بباعث نہر خابور كے خوب سيراب اور شاداب هى اِس شہر اور نہر خابور ميں دوميل كا فاصله هى باشندے اِسكے قوم اكراد اور ارمن اور يعقوبيه اور نساطره سب قريب تين هزار كے هيں عرض شمالي اسكا (۳۸) اور طول شرقي (۴۲ ، ۴۰) پر هى اِس شہر كے قريب انار انجير اور انگور كے درخت بهت سے هيں جو صرف بارش كے پاني سے سرسبز رهتے هيں *

جزيرة خابور ميں ايك شہر زاكو هى يهه جزيره نہر خابور كے مصب الماء سے جو دجله ميں گرتي هى پندره ميل پر واقع هى اِسكے اطراف كي زمين سير حاصل هى ميوے كثرت سے هوتے هيں *

موصل سے شمال شرقي كي طرف تين منزل كے فاصله سے شہر عماديه هى اور اِسميں ايك قلعه هى جسكے نيچے باغات اور نہريں جاري هيں في زماننا باشندے اِسكے يهود اور نساطره هيں اور يهه عرض شمالي (۳۶ ؛ ۳۷ " ۲۹) ميں واقع هى زمين اسكي سطح سمندر سے ۴۲۶۵ فٹ بلند هى اكثر مكانات اِس شہر كے خسته شكسته اور بازار اُسكے منهدم ٹوٹے پهوٹے پڑے هيں *

اِس شہر سے شمال شرقي كي طرف زاب اكبر كے واديوں ميں سے ايك وادي ميں شہر جمار آباد هى جسكو جولامرگ بهي كهتے هيں يهه شہر بطريرك نساطره كي دارالامارة هى *

الجزيرة كا بيان

وه دوآبه جو فرات اور دجله كے بيچ ميں واقع هى الجزيره كهلاتا هى اور دو قطعوں پر منقسم هى ايك قطعه جنوبي جسكو عراق عرب كهتے هيں دوسرا قطعه شمالي جسكا نام الجزيرة هى *

یہہ شمالاً آرمینیہ اور شرقاً کردستان اور جنوباً عراق عرب اور غرباً ایشیاے کوچک اور سوریا اور بادیہ‌شام سے محدود هی اور نام اِسکا توریت مقدس میں مابین‌النهرین لکھا هی *

ایک سال ایسي بارش هوئي که اُسکے مارے بلاد یمن سے ربیعه اور بکر اور مضر تین قبیله اوجڑے اور حصه شمالي مابین‌النهرین میں آکر سکونت اختیار کي اور جب سے وہ دیار بکر اور دیار ربیعه اور دیار مضر کے نام سے موسوم هوئے *

اگرچه یہاں کي زمین نرم اور دشت هموار هیں مگر شمال شرقي کي طرف جبل سنجار ایک پہاڑ هی جسکا طول شمال غربي سے جنوب شرقي تک پچاس میل اور بلندي اِسکي به نسبت اُس دشت کے جو اسکے چاروں طرف محیط هی دو هزار فٹ هی باشندے اِسکے فرقه یزیدیه هیں اور یہہ ایک قوم هی جو روح مشارک کي عبادت کرتے هیں اور ایسي هي قوم معمودیه اور خنان هیں ان سب کا اعتقاد یہہ هی که روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم میں آجاتي هی اور جسوقت آفتاب نکلتا هی اُسوقت تین رکعت نماز پڑھتے هیں اور آفتاب کو سجده کرتے هیں *

اِس قطعه کي نہروں میں سے فرات اور دجله اور خابور هیں اور یہه خابور اُس خابور کے علاوہ هی جو بالا مذکور هوئي او یہہ راس‌العین کے قریب سے نکلي هی جسکو عین ورده بھي کہتے هیں ابن حوقل نے لکھا هی که شہر راس‌العین جو دشت هموار پر شہر حران سے دو منزل کے فاصله سے واقع هی دیار ربیعه کے شہروں میں سے هی اور بعضے کہتے هیں که دیار بکر میں سے هی یہاں سے تین سو سے زیاده چشمے نکلے هیں اِن سب چشموں کا پاني صاف هی اور اِن سب کے مجتمع هونے سے نہر خابور بني هی اور یہہ جنوب شرقي کي جانب بہتي هی پھر جنوب مغرب کي طرف پھر کر شہر قرقیسیا کے قریب نہر فرات میں گرتي هی اسکے دونوں کناروں پر بہت سے درخت هیں زمین

اسکي سير حاصل هی خصوصاً نہروں کے قرب و جوار کي يہاں تک کہ اگر تھوڑا سا بھي ترددّ اُسمیں کیا جاوے تو خوب آباد ھوجاتي هی لیکن ھوا اِسکي نہایت خراب هی کیونکہ یہاں باد سموم یعني لو بہت چلتي رهتي هی اور جنگل میں یہاں کے شیر اور اَوْر درندے اور گورخر هرن شتر مرغ بہي ھوتے هیں اور نباتات میں سے سرو اور بید سفید اور الوبالو کے درخت اور لیموں پرتگالي اور شہتوت اور املي کے درخت بہي بہت هیں اور افسنتین اِس کثرت سے هوتي هی کہ دور دور تک روے زمین اُس سے چھپ جاتي هی *

یہاں قلت پاني اور بڑي بڑي منزلوں کے باعث سےسفر بہت دشواري سے کیا جاتا هی چنانچہ جو قافلے بصرہ سے حلب کو جاتے ھیں وہ اِس مسافت دور و دراز کو جو آٹھہ سو میل کي مسافت هی حتی‌الامکان فرات کے کنارے کنارے قطع منازل کرتے ھوئے چلے جاتے هیں باشندے یہاں کے قوم اکراد نساطرہ ارمن ترک یزیدیہ اور عرب ھیں اِن عربوں میں سے بعضے بدوي هیں یعني جیسے ھندوستان میں بہیل کي قوم هی یہہ لوگ گھوڑے بہیڑ اور اونٹ سے اوقات اپني بسر کرتے ھیں اور بعضے حاضرہ ھیں یہہ لوگ گانوں میں رہتے ھیں اگرچہ یہہ بہي گھوڑے بہیڑ اونٹ پالتے ھیں لیکن انکے پاس اونٹ بدویوں کي نسبت کم هوتے ھیں اور عرب کے کئي قبیلے هیں ازانجملہ زحا اور ماردین میں بني‌ملان ایک قبیلہ بستا هی جسمیں بیس هزار سوار ڈاکو رهتے ھیں اور دوسرا بني ایوب هی اِن لوگوں کے اَسي هزار گھر ھیں *

موصل سے جانب جنوب طي ایک قبیلہ هی جسمیں سے حاتم بن عبداللہ طائي تھا جو سخاوت میں مشہور و معروف هی اور عوس بن‌حبیب معروف بہ ابي‌تمام‌طائي کہ شعر گوئي میں مشہور تھا یہہ قبیلہ قبیلہ بني‌مضر میں سے هی چنانچہ بني‌ملان اور بني‌ایوب قبیلہ بکر اور ربیعہ میں سے هیں *

جزیرہ کے شہروں میں سے سروج ایک شہر هی بیرہ سے شمال اور مشرق کي طرف ایک منزل کے فاصلہ سے بستا هی ابوزیدسروجي اُسي کي طرف منسوب هی سابق میں باغات اور فواکھہ اِس شہر میں بہت تھے اور آب و ہوا یہاں کي بہت اچھي تھي لیکن اب تباہ اور خراب ہوگیا اور قابل ذکر کے نہیں رہا *

دوسرا شہر رہا هی جسکو عرفا بھي کہتے هیں اور یہہ وهي انکلدایتین هی جو حضرت ابراهیم خلیل‌الله کا مسکن تھا بعدہ حکم خدا تعالی کا ہوا کہ اِس سر زمین اور اِس قبیلے سے نکل جاؤ یہہ حال سفرتکوین کے ص ۱۱ ا ع ۲۸ میں بخوبي لکھا هی یہہ بہت بڑا شہر هی پاني یہاں کا بہت میٹھا هی اور یہہ پاني اُس چشمہ کا هی جو اِس شہر سے جنوب غربي کي طرف هی اور پاني اِسکا بہکر اُس بحیرہ میں جسکا نام برکہ ابراهیم هی گرتا هی کنارہ پر اِس بحیرہ کے ایک مسجد هی جسکا نام جامع ابراهیم هی نہایت عمدہ اور مستحکم بني هی اِس پر تین گنبد برابر برابر هیں اور چاروں طرف اِس جامع کے سرو کے درخت هیں بلکہ شہر کے گرد بھي تین چار میل تک سرو کے درخت بہت هیں مکانات اِس شہر کے بہت مستحکم اور بازار اسکے تنگ جنمیں هر قسم کي چیزیں اور میوے وغیرہ کثرت سے دستیاب هوتے هیں باشندے اِسکے پچاس هزار کے قریب هیں انمیں سے دوهزار ارمن اور یعقوبي هیں اور باقي سب مسلمان *

یہہ شہر یعقوب برادیوس کي دارالسلطنت تھا جس نے عیسائیوں کو بچایا اور حضرت مسیح پر یہہ اعتقاد رکھتا تھا کہ انکے واسطے طبیعت واحدہ هی فرقہ یعقوبیہ اِسي یعقوب برادیوس کي طرف منسوب هی‌اور وے لوگ دعوی کرتے هیں کہ هم حضرت یعقوب پیغمبر کي اولاد میں سے هیں لیکن یہہ دعوی اُنکا صحیح معلوم نہیں هوتا *

رہا سے آٹھہ گھنٹہ کي راہ پر شہر حران ہی جسمیں حضرت ابراهیم نے انکلدایئین سے ھجرت کرکے بودوباش اختیار کي تھي چنانچہ سفرتکوین کے ص ۱۱ میں لکھا ہی کہ فيزمانانا یہہ شہر بھي خراب اور تباہ ہوگیا ہی *

یہہ شہر اعمال دیار مصر میں سے ہی باشندے اِسکے فرقہ صائبیہ ہی جنکے سترہ سدنہ یعني اُنکے ہیکلوں کے خادم اِس شہر میں رہتے ہیں *

اِسمیں ایک بلند تیلہ ہی میزانہ وار اُسپر صائبیوں کا مصلی یعني عبادتخانہ بنا ہوا ہی وے لوگ اُسکو بہت بزرگ جانتے ہیں اور اسکو حضرت ابراهیم کي طرف منسوب کرتے ہیں اور انھي صائبیوں کي اسمیں ایک شکل بھي بني ہوئي ہی جسکا نام ہرمس ہی یہاں کي ساري شکلیں ابتک قایم ہیں اُنمیں سے ایک بھي خراب نہیں ہوئي *

شہر حران سے قریب رقہ ایک شہر ہی جسکو بیضا بھي کہتے ہیں یہہ شہر دیار مصر کي دارالامارۃ تھا قاضي ناصرالدین بیضاوي جنھوں نے تفسیر بیضاوي لکھي ہی اِسي شہر کي طرف منسوب ہیں اور کبھي اِس شہر کو رافقہ بھي کہتے ہیں شہر رہا سے پورب کي طرف جبل ماردین پر دو میل کي بلندي پر شہر ماردین آباد ہی اِسپر چڑھنے کے واسطے پتھروں کو کات کر ایک سڑک بنائي ہی باشندے اِسکے گیارہ ہزار کے قریب ہیں اِنمیں سے بعضے مسیحائي ہیں اور بعضے مسلمان اور بعض مجوسي جو آگ اور سورج کو پوجتے ہیں اور دامن کوہ ماردین پر مارایلیا ایک گانو ہی اور لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ایلیا نبي یہیں سے آسمان پر گئے تھے اور مقبرہ مالک بن طوق کے قریب جو قوادرشید عباسي کا بیٹا تھا نہر فرات سے پچھم طرف کو شہر رحبہ واقع ہی اور جہاں رحبہ قدیم آباد تھا وہاں بلند مکانوں کے نشان ابتک موجود ہیں اور فرات سے ایک فرسخ پر حدیبہ ہی یہہ مقام عراق اور

شام کے قافلوں کے مسافروں کا فرودگاہ هی اور یہہ دیار بکر کے اعمال میں سے هی *

فرات اور خابور پر شہر قرقیسیا آباد هی جسکا ذکر سابق هوچکا هی یہہ شہر هذیبذ سریانی کا آباد کردہ هی جسنے جذیمةالابرش کو قتل کیا تھا اور یہہ دیار مضر کے توابع میں سے هی اور جبل ماردین کی تلیٹی میں شہر دارہ واقع هی اِسکے اور جبل ماردین کے بیچ میں ایک بڑا قبرستان هی جسمیں اکثر قبروں پر یونانی میں کچھہ لکھا هوا هی لیکن بباعث محو هوجانے کے کسي سے پڑھا نہیں جاتا اور بلاد بني عامر میں دارہ ایک وادي کا نام بھي هی اور بلاد عرب میں بہت سے دارے هیں چنانچہ یاقوت نے مشترک میں لکھا هی کہ چالیس سے زیادہ هیں اور مجدالدین فیروزآبادي صاحب قاموس نے ایک سو دس سے زیادہ لکھے هیں اور دارہ ایک کتاب کا بھي نام هی جو شیخ ابوالحسین احمد بن فارس نے اِس نام سے مشہور مقامات کے بیان میں تالیف کي هی *

دیار بکر کے مکانات سب سیاہ پتھر کے بنے هوئے هیں اور اِسي سبب سے ترکوں نے نام اسکا قرہ آمید رکھا هی یہہ شہر تین میل کے گرد میں آباد هی اِسکا ایک قلعہ دجلہ پر بنا هوا هی باشندے اِس شہر کے ترک اور یعقوبیہ اور نساطرہ هیں سوتي اور ریشمي کپڑے یہاں بنے جاتے هیں اور دجلہ ایک ایسي چھوٹي نہر هی کہ جب تک بارش کا پاني اِسمیں جمع نہیں هوتا تو بے پل کے لوگ اِسپر سے گذر جاتے هیں طول شرقي اِس شہر کا (۵۲ ' ۵۹) اور عرض شمالي (۵۵ ' ۳۷) جبل ماردین سے اتھارہ گھنٹہ کي راہ پر واقع هی *

دارہ سے جنوب شرقي کي طرف اتھارہ میل کے فاصلہ پر شہر نصیبین هی جو دیار ربیعہ میں سے بہت بڑا اور وسیع اور نہایت آباد هی اِسمیں زهریلے بچھو بہت پڑے هوتے هیں اور وبا اور اور بیماریاں اکثر بہت آتي جاتي هیں سفید پھول کا گلاب اِس کثرت سے هوتا هی کہ لوگ دور دور تک لیجاتے هیں اور سرخ پھول کا گلاب مطلقاً یہاں نہیں هوتا *

اُس سے اُوپر جودي ايک پهاڑ هی کہتے هيں کہ کشتي حضرت نوح کي اسي پر ٹهري تهي اور اسکے ايک جانب ثمانين ايک گانو هی جودي سے ايک نهر نکلي هی جو نصيبين کي شهر پناه کے نيچے سے گذر کر ايک دوسري نهر ميں جاملتي هی اور نهر خابور ميں جاکر گرتي هی نام اُس نهر کا هرماس هی *

دجله سے مغرب کي طرف شهر موصل آباد هی جو بلادالجزيره کي دارالامارة هی باشندے اِسکے پچاس هزار کے قريب هيں اور اسکے مقابل دجله سے مشرق کي طرف شهر نينوي واقع هی جسميں حضرت يونس پيغمبر سکونت رکهتے تهے اور جب اسکے قرب و جوار کے ٹيلے کهودے جاتے هيں تو آثار قديمه مثل بناء مکان اور تصويريں اور نقش و نگار نکلتے هيں اور موصل سے شمال غربي کي طرف اور دجله سے مغرب کي جانب جزيرة ابن‌عمر ايک قصبه هی گرد اُسکے نهر محيط هی اکثر اهل علم اس جزيره کي طرف منسوب هيں چنانچه ابن‌اثير مبارک جسنے کتاب جامع‌الاصول في احاديث‌الرسول تصنيف کي هی اور نصراللّه مصنف کتاب انشاءالبلاغت اور علي مورخ اُسي جزيرة سے منسوب هيں پس يهه سب لوگ جزرے کے نام سے معروف هيں اور جو جزيرة مذکورة سے منسوب هی *

وسط فرات ميں جزيرة پر بابل قديم کے قريب قصبه عانه واقع هی شراب يهاں کي نهايت عمده هوتي هی اور شهر برازيبج اِربل اور تکريت کے درميان ميں هی بعض علماء اِس شهر کي طرف بهي منسوب هيں *

شهر السن دجله پر زاب‌اسفل کے مصب کے قريب واقع هی اِسکا ذکر پهلے بهي هوچکا هی *

شهر تکريت دجله سے مغرب کي طرف موصل سے چهه روز کي راه پر اور جزيرة کي اِنتها پر عراق عرب سے قريب واقع هی اِس سے جنوب کي جانب ايک نهر هی جسکا نام نهر اسحاقي هی يهه نهر سواد عراق کي حد هی *

شہر تکریت کو بعضے کہتے ہیں کہ تکریت بنت وائل بکربن وائل کی بہن کے نام سے موسوم ہی شاپور بن آردشیر بن بابک نے اسمیں ایک قلعہ بنایا تھا فی زماننا وہ خراب ہو گیا ہی *

عراق عرب کا بیان

وجہہ تسمیہ عراق کی یہہ ہی کہ لفظ عراق کے معنی کنارہ دریا کے ہیں اور چونکہ یہہ ملک دجلہ کے دونوں کناروں پر واقع ہی جیسے بلادمصر رود نیل کے کناروں پر بستا ہی اِس سبب سے عراق کے نام سے موسوم ہی *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ عراق کے معنے نزدیکی کے ہیں اِس ملک کو بباعث نزدیک واقع ہونے کے نجد اور بحر خضر سے عراق کہتے ہیں *

حدود اربعہ اِس ملک کی یہہ ہیں کہ شمال کو الجزیرہ اور کردستان اور شرق کو بلاد عجم اور جنوب کو خلیج عجم جسکو بحر فارس بھی کہتے ہیں اور غرب کو بادیہ عرب واقع ہی اور اُس خط سے شمالاً شہر فلوجہ سے جو انبار کے قریب فرات پر واقع ہی بغداد تک اور وہاں سے شرقاً مصب زاب اسفل تک مفروض ہی یہہ ملک شروع ہوا ہی اِسمیں اور بلاد فارس میں سلسلہ جبال خوزستان فاصل ہی جو جبال کردستان سے شروع ہوکر جنوباً لنبا چلا گیا ہی وہ قطعہ زمین کہ جو فرات کے جنوب غربی واقع ہی اور زمانہ قدیم میں اُسکا نام ارض انکلدائیین تھا اور نیز وہ قطعہ جو دجلہ اور فرات کے درمیان میں واقع ہی یہہ سب اِسی ملک میں شامل ہی سر زمین عراق اور خصوصاً فرات اور دجلہ کے درمیان میں نہریں وغیرہ بہت سی ہیں جنکے باعث اُسکی سر زمین سبز حاصل اور شاداب ہی اور فالیزین بھی خوب ہوتی ہیں اُن نہروں میں سے ایک نہر عیسیٰ ہی جو عیسیٰ بن عبداللہ عباسی کی طرف منسوب ہی یہہ نہر فرات میں سے

انبار کے قریب جو کوفہ کے مقابل هی نکل کر وسط بغداد میں دجلہ کے اندر گرتي هی دوسري نہر صرصر هی جو نہر عیسی کي جانب جنوب واقع هی تیسرے مالکہ جو نہر صرصر سے جنوب کي طرف هی یہہ سب نہریں فرات اور دجلہ میں جاکر ملي هیں بعضي اِنمیں سے همیشہ جاري رهتي هیں اور نہر شطالحیہ بهي جو قریہ‌عمارۃ واقع ساحل دجلہ کے نزدیک سے نکل کر فرات میں شہر عرکہ کے قریب جاملي هی اور نہرشطالواسط شطالحیہ کے مشرق طرف واقع هی اسکو شطابراهیم بهي کہتے هیں یہہ نہر ایک مدت سے بند پڑي هی *

عراق کے شہروں میں سے ایک شہر بغداد هی جو اُسکا دارالامارۃ هی وجہہ تسمیہ اسکي یہہ هی کہ زمانہ سابق میں بلاد شرقي میں ایک بت تها جسکو بغ کہا کرتے تهے اور باشندے وهاں کے اُسکي پرستش کیا کرتے تهے جبکہ نوشیرواں نے اپنے عہد میں ایک خصي یعني خواجہ سرا کو وهاں سے بلا کے یہہ شہر اُسکو مرحمت کیا اُسنے یہہ لفظ کہا کہ بغداد یعني بغ نے مجهے عطا فرمایا تب سے یہہ شہر اِس نام سے موسوم هوا ابن‌مبارک نے کہا هی کہ اُسکو بغداذ بذال معجمہ نہ لکها چاهیئے بلکہ بدال مہملہ کیونکہ داد کے معني بخشش کے هیں بعضے اِس نام کو اِسي سبب سے کہ اُسکے معني (بت کا دیا هوا) هیں مکروہ جانتے هیں منصور عباسي نے اسکا نام مدینۃالسلام رکها هی کیونکہ دجلہ کو نہرالسلم کہتے هیں اور بعضوں نے کہا هی کہ بغ زبان عجمي میں مخفف باغ کا هی اور داذ نام تها ایک شخص کا یعني باغ داذ کا *

یہہ شہر دجلہ کے دونوں کناروں پر (۳۳° ۱۹' ۴۰") عرض شمالیہ اور (۴۴° ۴۵' ۳۵") طول شرقي میں واقع هی اسکے نصف حصہ غربي کو کرخ کہتے هیں ابوجعفر منصور اِسي میں رهتے تهے *

جب شہر بغداد بسا تو اُسکے اندر کے دروازوں کو باهر کے دروازوں سے مقوس یعني گول بنایا چونکہ زوراء کے معني مقوس کے هیں تو اِس باعث

سے اِس شہر کا لقب زوراء بھي ھی -- یاقوت نے کتاب مشترک میں لکھا ھی کہ دجلہ کو بغداد میں زوراء کہتے ھیں پس بہ سبب قریب واقع ھونے کے اِس شہر کو بھي اِس نام سے نامي گرامي کیا اور نصف حصہ شرقي کا نام رصافہ ھی یہہ نام ھارون رشید نے رکھا تھا اور اِسمیں ایک قصر بھي بنایا تھا اُس زمانہ میں یہہ حصہ بڑي عشرت‌گاہ تھا خلفاے عباسیہ کے عہد خلافت میں وہ ویسے ھي رھا جبکہ اُنکي سلطنت کو زوال آیا تو یہہ بھي اپني شان و شوکت پر نرھا قرمید † ایک قسم کي اینٹ وھاں ھوتي ھی اُس سے اِس شہر کي شہر پناہ بني ھوئي ھی باشندے اِس شہر کے دنکو گرمي کے مارے تہہ خانوں میں رھتے ھیں اور راتکو بالاخانوں پر سوتے ھیں خلفاے عباسیہ کے عہد کے محل ابتک موجود ھیں اُن محلوں میں سے ایک بي بي زبیدہ کا محل ھی جو متوکل عباسي کي بیٹي اور ھارون رشید کي بي بي تھي اور وھاں مسجدیں اور مکانات اور حمام وغیرہ بھي بہت بنے ھیں باشندے اِس شہر کے ساٹھہ ھزار کے قریب ھیں یہہ شہر علماء اور شعراء اور فقہاؤں کا مولد اور مسکن ھی اور ھر ایک علم و فن کے اھل کمال اِس شہر میں پیدا ھوئے ھیں *

اشیاے تجارت بغداد کي وہ اشیا ھیں جو اکثر ھندوستان اور بنگالہ سے اُس طرف کو جاتي ھیں اور نجد اور کردستان اور سوریا اور الجزیرۃ میں فروخت ھوتي ھیں باشندے اس شہر کے عرب عجمي ترک اور ھندو ھیں *

فرات سے مغرب کي طرف شہر انبار سے اوپر شہر ہیت اور شہر حلہ بستے ھیں منجملہ اُنکے شیخ صفي‌الدین حلي جنکا دیوان عربي اور کتاب محبوکات‌الارتقیہ مشہور ھی حلہ سے منسوب ھیں کہتے ھیں کہ یہہ پرانے شہر بابل کے پتھروں سے جو داراشاہ ایران کا دارالخلافت تھا بنایا گیا ھی جو یہاں سے مشرق طرف پر قریب اِسکے واقع ھی *

† اصل یہہ ھی کہ وہ ایک قسم کا پتھر ھی -- فیض‌الحسن

حله بغداد سے جنوب اور غرب کي سمت پر اٹھاون میل کے فاصلہ سے آباد هی اِسمیں بهي بہت سے نشان ٹیلے اور کهنڈر وغیرہ کے موجود هیں جو شہر قدیم یعني بابل کي عظمت پر دلالت کرتے هیں اگرچه علما اور سیاحوں کو اِسباب میں شک شبہه اور گونه اختلاف هی که وہ خاص کس جگهه میں واقع تها مگر اِسمیں سب کو یقین هی که وہ حله کي شرقي طرف پر بستا تها *

بادیه اور سواد عراق کے کنارہ پر شہر قادسیه جو اب خادیه کے نام سے مشهور هی اور شہر حیرہ جو نقشه میں هیت لکها جاتا هی واقع هیں *

حیرہ بڑا شہر هی نہریں اور باغیچے اِسمیں بہت هیں یہه شہر ملوک لخم یعني آل نعمان بن منذر کي دارالسلطنت هی اور یهیں سے منذر بن امرءالقیس کو مدد ملي تهي اُس نے اسمیں بڑے بڑے کلیسے بنائے هیں خصوصاً ایک قصر بنایا هی اُسکا نام زوراء رکها هی وجهه تسمیه اِس شہر کي بعضوں نے یوں بیان کي هی که منذر بن امرءالقیس یمن سے خراسان کي طرف چلا جب اس مقام حیرت ناک پر پہونچا تو متحیر هو کے وهیں مقام کیا اور حکم دیا که یہاں شہر آباد کیا جاوے بعد آباد هونے کے نام اسکا حیرہ هي مشهور هوا اور اب یہه بهي ویران هو گیا هی *

کوفه اس شہر کو سعد ابن ابي وقاص صحابي نے عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں آباد کیا اور حیرہ کے باشندوں کو یہاں لاکر بسایا یہه شہر فرات کے قریب واقع هی اور خورنق کوفه میں ایک نہر هی اور ایک قصر کا نام بهي هی جو نعمان بن منذر بادشاہ نے بنایا تها اور وہ قصر بہرام گور مشهور تها سعد بن ابي وقاص افسوس کرتے تهے که کوفه کا نام بهي خورنق رکها جاتا *

کوفه اور قادسیه کے بیچمیں ملک عرب اور فارس کے درمیان وقعه ایک موضع هی اور وقعه اور واسط کے درمیان ذوقار هی جہاں اهل فارس اور عرب میں بڑي لڑائي واقع هوئي تهي *

نحویوں کی ایک جماعت کوفہ کیطرف منسوب هی یہاں کے باشندوں کی عربی کو معتبر اور مستند جانتے هیں احمد بن حسین متنبی جو شاعر معروف هی سنہ ۳۰۳ هجری میں یہیں پیدا هوا تھا *

کوفہ کے قریب مسجد علی هی جس میں حضرت علی بن ابی طالب والد ماجد امام حسین کے مدفون هیں جہاں اکثر شیعہ فارس وغیرہ کے زیارت کے واسطے جاتے هیں *

اس سر زمین میں مذهب باطنیہ اور قرامطہ کے لوگ بستے تھے جن میں سے فرقہ نصیریہ نکلا هی اور طائفہ باطنیہ میں سے ایک طائفہ نکلا هی جس کو دروز کہتے هیں *

انبار ایک شہر هی جو فرات سے مشرق کی طرف نہر عیسی کے مخرج کے قریب واقع هی هر ایک فن کے اهل حرفہ اس شہر سے منسوب هیں اور سفاح جو خلفاے عباسیہ کا اول خلیفہ تھا وہ بھی یہیں رهتا تھا اور عکبری ایک چھوٹا سا قصبہ دجلہ پر بغداد سے اوپر واقع هی اور اسکے قریب قطربل بغداد کی جانب هی یہہ جگہہ بھی خلیفوں کا مجمع تھی شراب یہاں کی بہت مشہور هی *

بغداد کے قریب جانب شمال سر من راہ ایک موضع هی مگر لوگ اسکو مخفف کرکے سامری کہنے لگے معتصم عباسی نے اسکو آباد کیا تھا اب یہہ بھی ویران هوگیا هی کچھہ کھنڈر باقی رهگئے هیں *

دجلہ کے کنارہ مشرقی پر بروان ایک قصبہ هی اور اس کے قریب بغداد اور مکہ کی راہ میں صرصر ایک قصبہ هی اور بغداد سے جانب جنوب ایک منزل کے فاصلہ پر دجلہ کے اوپر مدائن هی جو پہلے زمانہ میں طیسفون کے نام سے مشہور تھا بعضے قدما نے یہہ لکھا هی کہ کسری نے اس میں ایک محل بنایا تھا جو ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک پنچانوہ گز وسیع اور اسی گز بلند تھا *

واسط بھي ايک شہر دجلہ قديم پر يعني جہاں پہلے دجلہ بہتا تھا اور اب بالکل خشک ہوگیا ھی واقع ھی *

فرات اور دجلہ کے سنگم کے قريب ايک قلعہ بنا ہوا ھی جسکو قرنہ کہتے ھيں اور اِس سنگم سے ايک نہر جسکو شطالعرب کہتے ھيں نکل کر بہتي ہوئي خليج عجم ميں جاکر ملي ھی اِس نہر کے غربي کنارہ پر اُس کے مصب سے ستر ميل کے فاصلہ پر شہر بصرہ آباد ھی کہتے ھيں کہ يہہ شہر عمر بن خطاب کے عہد خلافت ميں کوفہ کے آباد ہونے سے ايک برس پہلے آباد ہوا تھا کوفہ اور بصرہ کو عراقين کہتے تھے باشندے اِس شہر کے پچاس ہزار ھيں اِس ميں کھجور کے درخت بہت ھيں لوگ عرب کي طرف سے يہاں گھوڑے لايا کرتے ھيں يہہ شہر بھي صحت عربيت ميں کوفہ کي مانند مستند ھی مگر دونوں ميں لغات و مسائل کي بابت اختلاف ھی بعض علما نے لکھا ھی کہ جس مقام پر اہل بصرہ اور کوفہ ميں خلاف پايا جاوے پس بصرہ والے لفظ ميں اور کوفي والے معني ميں اعتبار کيئے جاوينگے يعني اُن دونوں کے خلاف لفظ ميں بصرے والوں کو ترجيح ديجاويگي اور خلاف معني ميں کوفي والوں کو غالب رکھا جاويگا اکثر صرفي نحوي مثل کتاب صاحب مقامات حريري وغيرہ کے اِس شہر کي طرف منسوب ھيں *

جانب اُس کے جنوب سنام ايک پہاڑ ھی اور اُس کے جنوب غربي کي طرف وادي النسا ايک ميدان ھی جس ميں مستورات آکر سير کيا کرتي ھيں اور وھاں ايک بہت بڑا مکان بنا ہوا ھی جنگل کي طرف اُس کو مريدالبصرہ کہتے ھيں عرب لوگ وھاں چاروں طرف سے آکر جمع ہوتے ھيں اور مشاعرہ اور بيع اور شرا کرتے ھيں جيسيکہ بازار عکاظ ميں دستور تھا *

بصرہ کے قريب مغرب کي طرف اُبلہ ايک قصبہ ھی اِس ميں باغات اور نہريں بہت ھيں اور فرات ھوں سے ايک نہر نکل کر اِس

میں آتی ہی جس کے پانی سے تمامي باغات سیراب و شاداب رهتے هیں پانی اِس کا سیلاب کي فراواني سے اِسقدر بڑہ جاتا هی کہ کل باغ اور درخت چھپ جاتے هیں پھر بعد اُس کے تھوڑا تھوڑا کم هو جاتا هی *

بصرہ کے نیچے مقام محمرہ کے قریب اِس نہر کي دو بڑي بڑي شاخیں هوگئي هیں اور وہ دونوں خلیج عجم میں جاکر گرتي هیں اور بغداد اور واسط کے بیچ میں جبل ایک شہر هی جس کے بعض شاعر مشہور هیں *

بر شام کا بیان

اِس کي حدشمالي پر کوچک ایشیا اور شرقي پر نہر فرات اور بادیہ اور حد جنوبي پر کچھہ بلاد عرب کا حصہ جس کو تیہہ بني اسرائیل کہتے هیں اور حد غربي پر بحر روم واقع هی *

زمانہ قدیم میں یہہ ملک دو حصوں میں منقسم تھا سوریا اور فلسطین لیکن جب کہ تھوڑي مدت پہلے حضرت مسیح علیہ‌السلام سے جبکہ یہہ ملک مملکت رومانیہ میں داخل هوا اِن دونوں کو سوریا کہنے لگے بعد اُس کے جب سنہ ۶۲۲ ع میں مسلمان عربوں نے اِس کو فتح کیا تب سے نام اِس کا شام هوا وجہہ تسمیہ اِس کي کیئي هیں ازانجملہ ایک یہہ هی کہ یہہ ملک منسوب هی شام بن نوح علیہ‌السلام کي طرف اور اُنکا نام زبان سریاني اور عبراني میں شام بہ شین منقوطہ هی یہہ ملک حلب اور دمشق اور بیروت اور اورشلیم یعنے بیت‌المقدس چار ضلعوں پر منقسم هی اب هم قبل از تفصیل اِن اضلاع کے بیان اُس سلسلہ کوهستان کا جو اس ملک میں شمال سے جنوب تک واقع هی لکھتے هیں *

اُن میں سے ایک جبل لکام هی جو جبل طوروس سے جو کوچک ایشیا میں واقع هی شروع هوکر برشام میں چلا آیا هی غرض کہ

اُس کو جبل طوروس سے لاذقیہ تک جبل لکام کہتے ہیں اور لاذقیہ سے حمص تک جبل بہراء اور تنوخ اور حمص سے انتہا تک جبل لبنان بولتے ہیں اور حق یہہ ہی کہ جبل لکام مصب نہر عاصي کے نزدیک بطرف شمال سویدیہ کے قریب تمام ہوا ہی *

مصب نہر عاصي کے جانب جنوب جبل شامخ واقع ہی جس کو جبل اقرع بھي کہتے ہیں اور یہہ وہاں سے شروع ہوکر جنوباً وادي قملة الحصن اور دیر الحمیراء تک چلا گیا ہی یہانتک تو جبال نصیریہ ہی باقي یہاں سے جبل لبنان شروع ہوا ہی جسکي سب چوٹیوں سے بلند چوٹي جو طرابلس سے اوپر ہی اور اُس کو قم المیزاب کہتے ہیں گیارہ ہزار فٹ بلند ہی اور راس صنین اِس سے کچھہ نیچے ہی اور وادي لیطاني میں قلعہ شقیف کے اطراف کے نزدیک سلسلہ مذکور تمام ہوا ہی ملک صلاح الدین ایوبي نے سنہ ۱۱۹۰ع میں قلعہ مذکورہ افرنج سے لیا تھا پھر افرنج نے باتفاق ملک اسمعیل کے ان کے قبض و تسلط سے نکالا بعد اس کے سنہ ۱۲۶۸ع میں ملک ظاهر بیبرس نے اهل افرنج میں فساد ڈال کے اپنے قبضے میں کرلیا اس سر زمین کو جبل عاملہ کہتے ہیں یہاں سے سلسلۂ مذکور جنوباً اطراف صفد اور ناصرہ تک جاکر شرقاً اطراف نابلس کي طرف موڑ گیا ہی *

ناصرہ سے جانب جنوب دشت مرج ابن عامر ہی جو جبال مذکورہ اور جبل کرمل کے بیچ میں فاصل ہی اِس دشت کا ایک قطعہ طبریہ اور اردن کي طرف بھي ہی اور اس میں ایک پہاڑ ہی جسکا نام جبل طور ہی کہتے ہیں کہ اِسي پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلي ہوئي تھي اور جبل کرمل دریا کے نزدیک حیفا سے شروع ہوکر جنوب شرقي کي طرف سیدھا جاکے جبال نابلس سے جا ملا ہی اور وہاں سے جنوب کي طرف بحیرہ لوط سے جانب جنوب جبل شراۃ تک جاکر تمام ہوگیا ہی *

وہ پہاڑ جو جبل شرقي کے نام سے معروف ھی شہر حمص کے ایک منزل جانب جنوب سے حسیاء اور شمسین کے بیچ میں سے شروع ہوکے انتہاے جبال نصیریہ تک جاکر جنوب غربي کي طرف پھر گیا ھی *

اِس جبل اور جبل لبنان کے بیچ میں ایک دشت وسیع واقع ھی جسکا نام بقاع ھی اور سب سے بلند ٹیلہ اِس سلسلہ کا حاصبیا کے اوپر جبل شیخ ھی جو دس ہزار فٹ بلند ھی اور وھاں سے ایک شاخ نکلکر اولاً جنوب شرقي کي طرف اور بعد اُس کے سیدھي جنوب کیطرف جاکر مقام تل الفرس میں تمام ہوئي ھی اس کے اور جبل شیخ کے بیچ میں ایک وادي ھی جس کو تیم اسفل کہتے ھیں اور اُس شاخ مذکور کا نام جبل حسن ھی اِس شعبہ کي جانب جنوب اردن سے مشرق کیطرف جبل عجلون ھی اور اُس سے جنوب کي طرف جبل جلعاد ھی جسکو جبل صلت بھي کہتے ھیں اور اِس سے جنوباً جبل بلقاء اور اُس سے سمت جنوب جبال مواب اور جبال قوم لوط ھی جو بحیرہ لوط سے مشرق کي طرف ھیں اور بحیرے کے کنارہ جنوبي پر غور ایک وادي ھی جو دوپہاڑوں کے بیچ میں واقع ھی اگر کوئي اِس وادي میں جنوباً سفر کرے تو اُبلہ کو جو بحر احمر کے خلیج کابا کي انتہا پر ھی پہنچ جاے *

ملک شام کي نہروں کا بیان

یہاں کي نہروں میں سے ایک نہر حلب ھی اسکا مخرج اُن پہاڑوں میں ھی جو عین تاب کے قریب ھیں یہہ نہر جنوب کي طرف بہتي ہوئي شہر حلب پر سے گذرکر اجمہ میں جو حلب سے جانب جنوب ھی بیس میل کے فاصلہ سے گرتي ھی اسکو نہر فویق کہتے ھیں اور یہہ منسوب ھی فویق آغا کي طرف جو اسکا مہتمم تھا اور جس نے اپني جگہہ سے اس نہر تک سنگین سڑک بنوائي تھي *

دوسري نهر عاصي جسکو ارنط بهي کهتے هيں يهه نهر موضع منبع‌اللبنه سے جو شهر بعلبک سے شمال کي طرف چهه گهنته کي راه پر هی نکلي هی اور يهه نهر انطاکيه کے قريب تک شمال کي طرف بهکر غرب و جنوب کي جانب کو پهر جاتي هی اور جبل لکام اور جبل‌اقرع ميں سے گذرکر سويديه کے قريب بحر روم ميں گرتي هی اِس نهر پر کهيت اور باغ اور پن‌چکي اور رهٹ وغيره بهت هيں *

نهر عفرين اور نهر لغيرا اور نهر اسود جبل‌لکام کے مشرق کي طرف سے نکل کر جنوب کي جانب مايل بمغرب بهتي هوئيں بحيره انطاکيه ميں گرتي هيں اِن تينوں نهروں ميں سے نهر عفرين بڑي نهر هی جو بطرف مشرق هی اور نهر اسود بطرف مغرب *

نهر کبير يهه نهر جبال نصيريه سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي لاذقيه کے قريب بحر روم ميں گرتي هی اِسکے جانب جنوب نهر صنوبر هی اور اِس سے جنوباً نهر ملک بهي هی اور اس سے جانب جنوب نهر حسين پهر نهر کبير سوائے نهر کبير مذکور کے پهر نهر عکار پهر نهر بارد هی يهه سب نهريں جبال نصيريه سے نکل کر بحر روم ميں جاکر گرتي هيں *

نهر ابي‌علي نشره سے اوپر جبل لبنان سے نکلي هی اور شمال غربي کي طرف بهکر شهر طرابلس کے قريب بحر روم ميں گرتي هی *

نهر ابراهيم عاقوره کے قريب جبل لبنان سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي شهر جبيل سے جنوب کي طرف بحر روم ميں گرتي هی اسپر ايک هي در کا ايک پل بنا هوا هی اور يهه پل اسقدر بلند هی که اس ملک شام کے پلوں ميں بے نظير هی کهتے هيں که اميرابراهيم نے جو مردلالبنان يعني قوم لبنان کے اميروں سے ميں تها يهه پل بنايا تها اِسي سبب سے يهه نهر اُس کي طرف منسوب هوئي *

نہر کلب جعبنا سے جو جبل لبنان کي ایک کوچز هی نکل کر جانب جنوب غربي بہتي هوئي جونهکسروان سے جنوب کي طرف کو بحر روم میں گرتي هی زمانه قدیم میں اسپر ایک پل تھا جو ملک انطیوخوس قیصر نے کنارہ بحر کے قریب بنایا تھا لیکن به سبب کثرت اشجار اور سیلاب کے توت گیا پھر اِس مقام سے الگ امیربشیرشہابي نے دوسرا پل سنه ۱۲۲۳ هجري میں بنایا یہه ابتک ثابت هی *

نہر بیروت یہه نہر دونہروں سے مجتمع هی ایک کا مخرج جبل لبنان میں ترشیش اور کفر سلوان کے قریب هی اور دوسرے کا فالوغا اور حمانا کے قریب یہه دونوں قلعه کے نیچے ایک وادي میں ملي هیں بعده غرب کي طرف بہکر شمال کي طرف مڑ کر شہر بیروت کے نزدیک خلیج مارجرجیس میں جاملي هی *

نہر دامور یہه کئي نہروں سے مجتمع هی ایک نہر غابون هی جو بعقلون کے قریب ایک مقام سے نکلي هی دوسري نہر صفا جو عین زحلتا کے قریب ایک جگہه سے خارج هوئي هی اور بیم القاعه جو یہاں ایک غار هی اسمیں سے بھي پاني نکل کر اس نہر میں آملتا هی تیسري ایک چھوٹي سي نہر هی جو وادي عین دارہ سے نکلي هی پس یہه سب نہریں قاضي کے پل کے قریب باهم ملکر جانب غروب مائل به جنوب بہتي هوئي معلقه دامور کے قریب بحر روم میں جاملي هیں اِس نہر پر ایک مضبوط پل امیر بشیرشہابي نے ۱۲۳۰ هجري میں بنایا تھا اب توت گیا هی مگر ابتک اُسکي موریوں میں بڑي بڑي چٹانیں جالیدار لگي هوئي هیں *

نہر اولی قطعه باروک کے قریب جو قطعات عرقوب میں سے ایک قطعه هی جبل لبنان سے نکل کر جنوب غربي کي طرف بہتي هی پھر پچھم کي طرف مڑکر شہر صیداہ کے قریب بحر روم میں گرتي هی اِس شہر کے باغات اِس نہر کے پاني سے تروتازہ اور سیراب هوتے هیں اور اهل شہر بھي اِسي کا پاني پیتے هیں *

نہر لیطانی شہر بعلبک کے قریب سے نکلی ہی زمین و دشت ہموار میں بہتی ہوئی قلعہ شقیف کے نیچے سے گذرکر جبل لبنان اور جبل شیخ کی گھاٹیوں میں سے ہوکر شہر صور کے قریب بحر روم میں جاملی ہی اِس نہر کا نام اُس جگہہ نہرقاسمیہ ہی *

نہر مقطع مرج ابن عامر کے مشرق کی طرف کے پہاڑوں سے نکلی ہی اور شمال غربی کی طرف بہکر حیفا کے قریب بحر روم میں گرتی ہی اور یہہ وہ نہر ہی جسپر حضرت ایلیا نبی انبیاء بعل میں سے قتل کیئے گئے تھے چنانچہ سفر ملوک ثالث کے (ص ۱۸ عـــ ۴۰) میں لکھا ہی *

نہر اعوج اسکا مخرج لد کے قریب ہی اور شمال کی طرف بہکر جانب جنوب غربی پھر کر یافا سے شمال کی طرف نہایت بلندی سے بحر روم میں گرتی ہی *

نہر بردے زبدانی کے قریب اسکا مخرج ہی اور جنوب شرقی کی طرف بہتی ہی عین‌فیجہ کا پانی بھی اسمیں آملا ہی اور پھر غوطۂ دمشق اور دمشق کے بیچ میں آس پاس ہوتی ہوئی بحیرہ مرج میں جاملی ہی اور دوسری نہر اعوج جو اول کے سوا دوسری نہر ہی مینج کے قریب عین دوریہ سے جو جبل شیخ کے دامن شرقی میں ہی نکل کر شمال شرقی میں بہکر بحیرہ مرج میں گرتی ہی *

نہر اردن یہہ نہر اور کئی نہروں سے مجتمع ہی ازانجملہ ایک نہر حاصبانی ہی جسکا مخرج حاصبیا کے قریب ہی اور جانب جنوب بہتی ہوئی بحیرہ حولہ میں گرتی ہی *

بانیاس اور تل‌القاضی کا پانی بھی بحیرہ حولہ کی طرف بہتا ہی اور یہہ سب پانی بحیرہ حولہ سے بحیرہ طبریہ میں گرتا ہی اور اس بحیرہ سے نہر اردن نکل کر ایچ پیچ سے جانب جنوب بہتی ہوئی بحیرہ لوطا میں گرتی ہی اور بہت سی چھوتی چھوتی نہریں جانب

مشرق اور سمت مغرب سے آکر بحیرہ لوط میں ملي هیں اُنمیں سے
یرموک اور زرقا بڑي نهریں هیں اور نهر محجب بهي اُس پهاڑ سے جو
اِسکے مشرق کي طرف هی نکل کر بحیرہ لوط میں گرتي هی *

بر شام کے بحیروں کا بیان

ازانجمله ایک بحیرہ انطاکیه هی جو شهر انطاکیه سے جانب شمال
شرقي هی اور یهه وہ بحیرہ هی جسمیں نهر اسود اور نهر لفیرا اور نهر
عفرین گرتي هیں اسکا ذکر پهلے بهي مذکور هوچکا هی اور اسکے جنوب
کي طرف نهر براک ملي هی جو جبل اعلی کي طرف سے بهکر آتي
هی *

بحیرہ انطاکیه زمین هموار پر واقع هی لیکن گهرا بهت هی اسمیں
سے ایک نهر بهي نهر عاصي کے نزدیک اور اُس پل کے قریب سے جسکا
نام جسرالحدید هی نکلي هی *

بحیرہ اَفامیا حماۃ سے شمال غربي کي طرف هی اسمیں بهت
بحیرے آکر ملے هیں زمانه قدیم میں به نسبت زمانه حال کے یهه بهت
بڑا تها گرداگرد اسکے بانس نے اور جهاؤ کے درخت هیں اور بیچ میں
بهي اسکے نے اور بردي کے درخت جو ایک قسم کا خرما هوتا
هی نهایت عمدہ بکثرت پیدا هوتے هیں اور اسمیں انواع و اقسام کے دریائي
پرندے جیسے بطک مرغابي وغیرہ بهي هیں فصل ربیع میں اِس بحیرہ
میں زرد نیلوفر اس کثرت سے پیدا هوتا هی که گویا اُس سب بحیرے پر
چهایا هوا هوتا هی *

بحیرہ حمص شهر حمص سے جنوب غربي کي طرف واقع هی اُسکو
بحیرہ قدس بهي کهتے هیں یهه شهر حمص سے چند ساعت کي راہ پر
هی گرد اسکے نهر عاصي هی طول اِس بحیرہ کا دس میل اور عرض
چهه میل کے قریب هی بعضے کهتے هیں که نهر عاصي پر دیوار بنانے
سے یهه بحیرہ بنا هی یعني نهر کے پاني کے رکنے سے اِس بحیرہ میں

پاني جمع هوا هی اِس دیوار پر کئي برج تهے اب بجز ایک برج کے جسکا نام برج بلقیس هی اور کوئي باقي نهيں رها اس بحیره میں مچهلیاں اور خصوص افقلس ایک قسم کي مچهلي اور جونکیں بہت هیں *

بحیره مرج شهر دمشق سے جنوب شرقي کي طرف غوطہ کے اطراف میں هی نہر بردي اِسي بحیره میں گرتي هی *

بانیاس سے شمال شرقي کي طرف ایک بحیره هی جسکو برکهٔران کہتے هیں لوگ اسمیں سے اکثر جونکیں پکڑتے هیں *

بحیره حوله یہه وه بحیره هی جسمیں نہر حاصباني اور بانیاس کا پاني آکر ملا هی اور اسمیں سے نہر شریعت نکل کر بحیره طبریه میں گرتي هی *

بوشام کے سب بحیروں میں سے بحیره طبریه بڑا بحیره هی اِسکا نام کتب مقدسه میں بحرالجلیل اور بحیره جناشر اور کنرث مندرج هی اِسکے جنوب کي طرف سے نہر اردن نکلي هی *

بحیره لوط جسکو بحرالمیت اور بحیره منتنه اور بحیره زغر بهي کہتے هیں اُسمیں نہر اردن گرتي هی نہریں وغیره اسمیں آکر ملي هیں مگر اسمیں سے کوئي نہر نهیں نکلي بلکه یہه هر چاروں طرف کے پاني کے واسطے جو بہت کثرت سے آتا هی بمنزله ڈول کے هی پاني اِسکا تلخ اور ثقیل بهي هی اور جوشی اور جگہه ڈوبتي هی وه اسمیں اوچهل آتي هی طول اسکا پچاس میل اور عرض دس میل هی بعضے گمان کرتے هیں که اس بحیره میں شهر سدوم اور عاموره اور سبوائیم کي بهي زمین چهپ گئي هی یہه وه شهر هیں جو به سبب آگ اور گندک کے اوجڑ گئے هیں جیسا که سفر تکوین کے (ص ۱۹) میں یہه ذکر مذکور هی *

برشام کي هوا کا بيان

اِس ملک کي هوا حسب اختلاف مقام کے مختلف هی چنانچه کنارہ بحر کي هوا گرم و تر هی اِسميں سے بعض جگهه کي هوا وبا آميز هی جيسے اسکندريه کي نواح ميں کثرت نيستان اور جهاڑي کے سبب هوا خراب هوجاتي هی اور وبائي بخار پهيل جاتا هی گرتي هی اور جسقدر فصل صيف ميں بارش بکثرت هوتي هی جيسے شهر طرابلس اور صيداء ميں اُسيقدر وهاں بيماريان کثرت سے هوتي هيں مگر کوهستان کي هوا اچهي هی جس سے بدن کو قوت حاصل هوتي هی ايام سرما ميں سردي بهت هوتي هی *

جبل لبنان اور جبل شيخ کے اوپر کے بعضے واديوں ميں برف ايک سال سے دوسرے سال تک پڑتي رهتي هی اور اِسي ليئے ايام گرما ميں گرمي زيادہ نهيں هوتي مگر اِن بلاد کے جنگلوں کي هوا فصل ربيع اور خريف ميں نهايت خوب هوتي هی البته موسم زمستان ميں سردي اور موسم تابستان ميں گرمي بهت هوتي هی اور کبهي هواے گرم بهي جنگل کي طرف سے آنے لگتي هی ليکن پهر بهي هوا اِس ملک کي اچهي کهي جاتي هی *

برشام کے حيوانات کا بيان

حيوانات اِس ملک کے اونٹ بهينس هرن لومڑي بجو اور ايک قسم کے چيتے اور ريچهه بعضے پهاڑوں ميں هيں جيسے جبل صنين اور جبل شيخ اور جنگلي سوئر جبل ريحان اور اُسکي تلهٹي ميں هيں اور انواع و اقسام کے پرندے اهلي اور صحرائي بهي اکثر هوتے هيں اور کسي سال ميں تيڑهي بهي آجاتي هی اور کهيں ايک قسم کے چهوٹے پرندے سمرمر نام بهي پيدا هوجاتے هيں جو تيڑهي کو هلاک کرڈالتے هيں *

ملک شام کے باشندوں کا بیان

باشندے اسکے مختلف الاصول ہیں اُنمیں سے ایک قوم اصلی باشندوں سے ملگئی ہی زمانہ قدیم میں یہہ ملک کنعانیوں وغیرہ کا حام بن نوح کی نسل سے تھا پہلے اسکی اطراف میں اولاد سام بن نوح رہتی تھی بعدہ بنی اسرائیل نے یہاں آکے کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکالدیا اور خود قابض ہوگئے بعدہ ملک آثور انپر غالب آیا پھر ملوک بابل بعدہ ملوک مادی اور فارس پھر ملوک مصر پھر چند مدت وہ سلطنت بالاستقلال رہی پھر وہ مملکت مقدونیہ میں پھر مملکت رومانیہ میں داخل ہوئی مگر سنہ ۶۲۲ ع میں عربوں نے اُسکو فتح کیا بعد اُسکے تاتاری اور اتراک عثمانیہ مالک ہوئے *

باشندے یہاں کے بباعث انقلاب سلطنتوں کے باہم ملکر نئے فرقے ہوگئے لیکن باعتبار اصول مذہب کے وہاں گیارہ فرقے ہیں مسلمان اور متاولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور موارنہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ *

مسلمان دو قسم کے ہیں عرب اور ترک عرب نے بعد فتح کرنے کے بود و باش اپنی وہیں اختیار کی اور جمیع اطراف میں مالک اور قابض رہے قبل اسکے زبان اِس ملک کے باشندوں کی سریانی تھی بعد فتح اور سکونت اہل عرب کے عربی بولنے لگے ترک بھی دو قسم کے ہیں عثمانیہ اور ترکمان یہہ دونوں فرقے اصل میں تاتاری ہیں بلاد تاتار اور اطراف شمالی بحراخضر سے یہاں آئے تھے اور تاتاری دوفریق ہیں بعضے مقیم ہیں اور بعضے مسافر جنکو رحل بھی کہتے ہیں *

منقول ہی کہ رحل یعنی مسافر تاتاری خراسان میں آکر عورتیں وہاں کی لیگئے اُنسے جو اولاد پیدا ہوئی اُنکا نام اہل فارس نے بہ سبب مشابہت ترکوں کے ترکمان رکھا باقی ترک کا نام ماخوذ ہی ترک بن یافث بن نوح سے جنسے تاتاری پیدا ہوئے اتراک عثمانیہ کا ذکر کوچک ایشیا کے بیان میں مذکور ہوچکا ہی *

متاولہ جنکو شیعہ بھی کہتے ھیں انکی ھیئت اور اعتقاد سے ظاھر ھوتا ھی کہ اصل انکی فارس تھي اور فرقہ نصیریہ قرامطہ کي ایک شاخ ھی پہلے پہل سر زمین کوفہ میں یہہ طائفہ ظاھر ھوا اور اُسکا موجد حمدان بن قرمط تہا جسکو صاحب الخال اور مُدثر مطرق کہتے تھے اور سنہ ۲۶۴ ھجري میں یہہ شخص ظاھر ھوا اور نام اپنی تعلیم کا علم باطن رکہا اسي سبب اِس طائفہ کو طائفہ باطنیہ بھي کہتے ھیں اکثر شہروں کے باشندوں کو اپنے مذھب میں داخل ھونے کي دعوت کي اور بڑي سعي اور کوشش برتي چنانچہ کثر لوگوں نے اُسکا مذھب اختیار کیا اُس طائفہ میں ایک شخص پیدا ھوا کہ اُسکو نصیر نصري کہتے تھے نماز اور روزہ بہت ادا کیا کرتا تہا اُس طائفہ کے نزدیک وہ شخص اولیا سے تہا اُس شخص نے اپنے یاروں میں سے بارہ شخصوں کو انتخاب کرکے دعوت خلایق کے واسطے مقرر کیا چنانچہ اُنہوں نے مطابق اُسکي تعلیم کے لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کیا جبکہ اُسکا مذھب بہت شائع ذائع ھوا تو حاکم وقت نے نصیر مذکور کو پکڑکے قید کیا اتفاقاً محافظ جیلخانہ کي ایک لونڈي کو شیخ پر شفقت آئي ایک روز محافظ کو کوئي نشہ کي شی کہلاکے سلایا اور دروازہ بندیخانہ کا کہولکر شیخ کو نکالدیا اور پہر دروازہ بند کرکے کنجیاں جہاں سے لي تہیں وھیں رکہہ دیں جبکہ محافظ بیدار ھوا اور شیخ کو قید خانہ میں نہ پایا اور کوئي علامت بھي جیلخانہ کے کہلنے کي نہ معلوم ھوئي گمان کیا کہ فرشتوں نے شیخ کو قید سے چہڑا دیا اور اِسي طرح پر سب میں خبر کردي تاکہ حاکم کے غصہ سے نجات پاوے بعد اِسکے جب شیخ نے اپني کرامت کي خبر مشہور پائي تو لوگوں کو اپنے مطیع کرنے میں زیادہ تر کوشش کرنے لگا اور ایک کتاب ایسي لکہي جسمیں یہہ لکہا ھی کہ میں وہ ھوں (جو لوگ گمان کرتے ھیں مجہہ پر کہ یہہ عثمان کا بیٹا ھی) میں نے مسیح کلمتہ اللہ احمد بن محمد بن حنفیہ

کو (جو حضرت علي کي اولاد میں سے ہیں) پایا اور وهي جبرئیل هیں اُنهوں نے مجهکو کہا که انت القاري انت الصادق انت الجمل الحافظ الغضب علی الکافرین انت البقر الحامل خطایا المومنین انت الروح انت یوحنا † بن ذکریا پس اب تو لوگوں کو تعلیم کر که هر روز اورشلیم یعني بیت المقدس کي طرف مونهه کرکے چار رکعت نماز پڑها کریں اور دو رکعت قبل طلوع آفتاب اور دو رکعت بعد غروب کے *

کہتے هیں که یهه شخص کوفه سے بر شام تک گیا اور وهاں کے سادہ لوح لوگوں میں اپني تعلیم کو شایع کیا آخر کو پوشیدہ هوگیا پهر کسیکو اُسکا حال معلوم نہوا اور ابوالفدا لکهتا هی که نصیریه منسوب هیں نصیر مولی علي بن ابي طالب سے اور گمان کرتے هیں که سورج علي کے واسطے ٹهہر گیا تها جیسے حضرت یشوع بن نون کي خاطر ٹهہرا تها ‡ اور انسان کي کهوپڑي نے اُنسے کلام کیا جیسے حضرت مسیح عیسی بن مریم سے کلام کیا تها اور اُنمیں الوهیت نے حلول کیا تها انتہا کلامه *

غرضکه فرقه نصیریه فرع هی طائفه قرامطه کي یعني طائفه باطنیه کي اور فرقه اسماعیلیه بهي طائفه باطنیه میں سے هی عراق عجم میں فرقه اسماعیلیه کي اکهتر برس بادشاهي رهي اور اِنمیں سے آٹهه بادشاهوں نے اُس ملک میں بادشاهي کي اهل فارس انکو اشیاخ الجبل کہتے هیں اور مسلمان انکو به سبب فساد تعلیم کے ملاحدہ بولتے هیں اب بهي ایک قوم اس طائفه میں سے برشام میں باقي هی اور اتفاق سے مصر میں دوبارہ بهي وہ بادشاہ هوگئي تهي اُسکا فرقه دولت فاطمیه فاطمه زهرا سے منسوب هی غرض که طائفه باطنیه قرامطه اور اسماعیلیه فاطمیه اور رافضیه در حقیقت ایک هي طائفه هیں یا فرع هیں ایک طائفه کي جنکا اعتقاد یهه هی که قدرے الوهیت علي بن ابي طالب میں بهي هی اور ائمه اُنکي اولاد میں سے هیں اور وہ بارہ تن هیں جنکے نام و القاب مشهور و معروف هیں *

† یعني یحیی علیه السلام — فیض الحسن

‡ یعني عمالقه کي لڑائي میں — منه

چھٹا خلیفہ دولت فاطمیہ میں سے مصر میں حاکم بامراللہ ابوعلی منصور بن عزیز باللہ تھا اور یہہ اول بادشاہ ہوا جو سنہ ۳۸۶ ھجری میں گیارہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا کبھی دین اسلام کی نہایت طرفداری کرتا اور کبھی مسلمانوں کو قتل کرتا اور حج سے باز رکھتا اور لوگوں پر نہایت ظلم کرتا علی‌ھذاالقیاس ایسی ہی اور بہت سی باتیں اُسکی تھیں جنکا بیان قطویل کتاب کا باعث ہی اور وہ دعوی علم غیب کا بھی کرتا تھا اُسنے جاسوس مقرر کیئے تھے کہ وہ لوگوں کے گھر کے حالات معلوم کرکے اُس سے کہتے اور وہ اُس گھر کے آدمیوں کو بلا کے جو کچھہ کہ اُنکے گھروں میں گذرتا اُن سے اِس طور پر بیان کرتا گویا یہہ وہیں موجود تھا *

سنہ ۳۹۵ ھجری میں ایک شخص معروف بہ ابی رکوۃ ظاہر ہوا لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف دعوت کرتا اور یہہ دعوی کرتا تھا کہ میں بنی امیہ میں سے ہوں پس اُن لوگوں نے جو حکومت حاکم بامراللہ سے ناخوش تھے دعوت اُسکی قبول کی حاکم نے فضل بن‌عبداللہ کو لڑائی کے واسطے بھیجا اول ابی رکوۃ غالب ہوا بعدہ فضل بن عبداللہ نے فتح پائی اور ابی‌رکوۃ کو قید کرکے قاھرہ میں لایا حاکم نے اُسکے واسطے حکم قتل کا دیا اِس بات کو بھی لوگ حاکم کا معجزہ سمجھتے ہیں کہ اُسنے اپنی قدرت الوھیت سے کیا اور فضل بن عبداللہ کو انعام دیکر مقرب اپنا بنایا *

نقل ہی کہ ایک روز فضل مذکور حاکم کے حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت اُسکے پاس بیٹھا ہی اور ایک پیش‌قبض اُسکے ھاتھہ میں ہی جوں ہی کہ فضل داخل ہوا تو حاکم نے وہ چھری اُس لڑکے کے پیٹ میں مار کر آنتیں اور اوجھڑی نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیں جب کہ فضل نے یہہ ماجرا دیکھا علامت غضب کی آپ میں پاکر گھر کو واپس آیا اور اولاد کو وصیت کرکے منتظر موت کا رہا ایک

ساعت نگذري هوگي كه بموجب حكم حاكم كے جلاد نے آكر سر اُسكا تن سے جدا كيا *

جعفري نے لكها هى كه آخر سنه ۴۰۷ هجري ميں ايک شخص مصر ميں آيا اُسكو لوگ محمد بن اسماعيل درزي كهتے تهے قبل اِسكے وه عجمي تها اور لوگوں كو دعوت طرف طائفه باطنيه كے كيا كرتا تها اور نام اسكا دروز كي كتابوں ميں نشتگين درزي لكها هى يهه شخص حاكم كي خدمت ميں آيا اور حاكم كے ساتهه موافق هوكر علانيه لوگوں كو الوهيت حاكم كي تعليم كرنے لگا اور ايک كتاب ايسي تصنيف كي جسميں لكها كه نفس آدم كا علي بن ابي طالب ميں آيا اور اُنسے ايک دوسرے ميں هوتا هوا حاكم بامرالله ميں آكر منتهي هوا پس خالق تمامي موجودات كا يهي هى پهر اُس كتاب كو ايک مجمع ميں پڑها لوگ اُسكے قتل كرنے كے واسطے جمع هوئے اور قاهره ميں بلواے عظيم واقع هوا اگرچه وه تو جان اپني لبكر بهاگ گيا ليكن لوگوں نے اُسكے گهر كو لوٹ ليا اور اُسكے دوستوں كو قتل كرڈالا حاكم نے يهه حال ديكهكر اُسكو پوشيده برشام كي طرف بهيجديا وه شخص وهاں وادي تيم ميں جبل شيخ كے قريب پهونچكر پهر حاكم كے خدا هونے كا دعوى كرتا رها *

تنوخ كے اميروں نے جو عراق سے آكر برشام ميں بسے تهے اور مذهب باطنيه ركهتے تهے اُسكي دعوت كو قبول كركے اُسكي اطاعت كو اختيار كيا جب سے اُس طائفه كا نام دروز هوا سنه ۴۱۰ هجري ميں يهه شخص ايک لڑائي ميں تاتاريوں كے هاتهه سے مارا گيا اور كتب دروز كي ايک كتاب كے حاشيه پر لكها ديكها كه وه سنه ۴۱۱ هجري ميں مارا گيا حاكم كے نزديک ايک اَور شخص عجمي حمزه بن علي بن احمد مصاحب تها اور وه اسماعيل درزي سے مخالفت ركهتا تها جبكه اسماعيل درزي مارا گيا حاكم نے اُسكو ديار شام كي طرف بجاے اسماعيل كے بهيجا وه بهي وهيں جاكر سنه ۴۰۸ هجري ميں حاكم كي الوهيت يعني خدا

هونے کي تعليم کرنے لگا اور اپنے آپ کو اُسکا نفس ثاني يعني نائب
قرار ديا قوم مذکور نے اُسکا بہت اعزاز و اکرام کيا اور اسماعيل درزي سے
پھر گئے بلکه اُس پر لعنت کرنے لگے يہاں تک که درز کے نام کو اُنھوں نے
برا جانکر چھوڑ ديا اور بجاے اُسکے موحدين بتوحيد الحاکم اپنے آپ کو
کہلانے لگے سنه ۴۱۱ هجري ميں اُسکي بہن نے جو سيدةالملک مشہور
تھي کچھه حيله اوٹھاکر حاکم کو ايک شخص کے هاتھه سے جسکا نام
ابن دواس تھا اور يہه اُسکو نہايت چاهتي تھي مروا ڈالا اور آپ اپنے
بھائي کے اِس خوف سے که مبادا هم دونوں کو قتل کرڈالے اُس شخص کے
همراه کسي طرف کو چلي گئي يہه واقعه سنه مذکور کے اخير ميں شوال
کے مہينے ميں واقع هوا بعد وفات حاکم کے حمزه نے ايک رساله تصنيف
کيا اور اُسکا نام سجل معلق رکھا اور جامع مسجد کے دروازه پر لٹکا يا
اُسميں لکھا تھا که حاکم بامرالله بغرض امتحان ايمان مومنوں کے
پوشيده هوگيا هے غرض که طائفه دروز کي اصل و حقيقت يہه تھي که جو
مذکور هوئي اِس ليئے برشام ميں وه قوم زياده هے اُنکے خاص عقائد کے
ذکر کرنے کي يہاں کچھه ضرورت نہيں کيونکه في زماننا اُنکے مذهب کي
کتابيں اکثر لوگوں ميں منتشر هوگئي هيں اور جس شخص کو اُنکے عقائد
پر تفصيل وار آگاهي منظور هو کتاب کشف ديانته الدروز جو مقام باريس
ميں مطبوع هوئي هے اور کتاب مختصرالبيان في مجري الزمان کو
مطالعه کرے رسائل حاکم اور رسائل حمزه اور تعليقات آخر شيخ بهاءالدين
صابري اور تعليقات شيخ زين الدين معضاد فلجيني اور تعليقات شيخ يوسف
کفر فوقي متوطن وادي تيم طائفه مذکورالصدر کي کتابيں هيں اِن
رسالوں پر امير عبدالله تنوخي نے جو جبل شوف سے مغربي جانب کو
قريه عبيه کا رهنے والا هے چوڑي چکلي شرحيں لکھي هيں طائفه دروز
کے نزديک يہه شخص سيد مشہور هے بلکه منجمله اولياء کبار کے مسلم
هے چنانچه قريه مذکور ميں جس جگهه وه مدفون هے وهاں اکثر

لوگ زیارت کو جاتے هیں اور کچهه بطور نذر و نیاز کے ایجهایا کرتے هیں *

دروز کے بلاد جبل لبنان سے جانب جنوب کي واقع هیں اور اکثر وہ لوگ جبل شیخ اور حوران اور جبل اعلی میں بهي جو نہر عاصي کے قریب عملداري حلب الشهباء کے هیں رهتے هیں *

یهه لوگ بعضے عالم هیں اور بعضے جاهل هیں منجمله اِن کے عالم لوگ اپنے دین و مذهب سے خوب بخوبي واقف هیں اور جاهل درحقیقت بے دین اور لامذهب هیں یهه بیان تاریخ جعفري اور کتاب ابي المحاسن جمال الدین کي هی اور تاریخ مصر اسحاقي اور کتاب السکروان تلمساني اور زبدة الحلب في تاریخ حلب اور کتاب وفیات الاعیان ابن خلکان اور کتاب البیان في مجري الزمان اور علاوہ اُنکے اور کئي تاریخوں اور طائفه دروز کي چند کتابوں سے لکها گیا هی *

یهود اِس ملک یعني برشام کے قدیم باشندے تهے بیان اُنکي اصل و حقیقت کا تحریر سے اِس لیئے مستغني هی که وہ اکثروں کو معلوم هی *

سامرہ کي اصل کا بیان بهي سفرالملوک رابع کے (ص ۱۷) میں لکها هی که آثور کے پادشاہ شلمنا صرسامري نے اَسباط بني اسرائیل میں سے سترہ فرقے آثور میں لاکر بسائے اور اپني مملکت کے باشندوں کو بهي یهاں آباد کیا جبکه عرب نے اُن میں سے بعضوں کو مارڈالا اور یهه خبر بادشاہ کو پهونچي تو بادشاہ نے فرقه لادیه میں سے ایک کاهن کو بهیجا که اُنکو اله البلاد یعني حاکم کي عبادت کرنے کا طریقه سکهادے چنانچه اُنهوں نے خدا کو بهي ایک معبود اُن کے معبودوں میں سے مقرر کیا اور ایک مدت تک بموجب اُس کي تعلیم کے عبادت کرتے رهے بعد ایک مدت کے اِس عبادت باطله سے نجات پائي *

جب که یهود بعد جلاے وطن کے بابل میں پهر آئے تو سامري والوں نے چلها که یهودیوں کے ساتهه متفق هوکر اورشلیم یعني بیت المقدس

میں هیکل بناویں مگر یہود اِسبات پر راضي نہوئے یہاں تک کہ سامریوں نے شہر نابلس کے قریب جبل غزریم پر ایک هیکل بنائي اُسیوقت سے درمیان اِن دونوں فرقوں کے ایسي بڑي عداوت پڑي کہ وہ اب تک چلي جاتي هی سامري لوگ انقلابات زمانہ کے بعد بھي جو اُن میں حادث هوئے اطراف نابلس میں کچھہ باقي رهگئے هیں *

اُنھوں نے بہت سے فتنہ و فساد ملوک رومانیوں پر برپا کیئے تھے یہاں تک کہ سنہ ۵۲۹ ع میں ملک یوستینیانوس کے مقابل پر اپني قوم میں سے ایک شخص یولیانوس نام کو اپنا بادشاہ بنایا اور فلسطین میں بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا اور اُنکےمال و اسباب کو لوٹ کر گھروں اور گرجاؤں کو جلا دیا بعد اُس کے ملک یوستینیانوس نے عیسائیوں کي مدد کو لشکر بھیجکر ملک یولیانوس کو قتل کرایا چنانچہ اکثر سامریوں نے بھاگ کر کسرىٰ یعني خسرو بادشاہ فارس کے ملک میں جاکر پناہ لي یہہ حال کتب تواریخ میں بالتفصیل لکھا هی اِن میں سے کچھہ لوگ مصر اور غزۃ اور دمشق شام میں بھي بستے تھے مگر اب بجز نابلس کے کہ کل قریب ڈیڑہ سو آدمیوں کے هیں اور کہیں نہیں رهے اور نہ اُن کي هیکل کا کہیں نشان باقي رها یہہ لوگ اسفار موسىٰ کي صرف پانچ باتوں پر اعتقاد رکھتے هیں ایک یہہ کہ حضرت مسیح کے آنیکے منتظر هیں دوسرے هر برس میں جبل غزریم پر تین مرتبہ ایک عیدالفصح دوسرے عیدالخمسین تیسرے عیدالمظال کے روز عبادت کے واسطے جایا کرتے هیں اور عیدالفصح کے روز وهاں پر سات بکري کے بچے ذبح کرتے هیں وهاں کے آثار قدیمہ میں سے صرف ایک قلعہ باقي رها هی جو ملک یوستینیا نوس نے بنایا تھا *

ارمن اصل اِنکي آرمینیہ میں سے هی انہوں نے سنہ ۳۰۰ ع میں دین مسیحائي کو اختیار کیا اور بعد انقضاے کچھہ مدت کے انہوں نے یہہ تعلیم قبول کي کہ حضرت مسیح کیواسطے طبیعت واحدہ هی جسکا ذکر آگے آویگا *

سریان اِنکو یعاقبہ بھي کھتے ھیں اصل اِنکي یہہ ھی کہ سنہ ۴۲۸ ع میں ایک شخص مسمی افتیخس پیدا ھوا اور لوگوں کو یہہ تعلیم کي کہ حضرت مسیح کے واسطے طبیعت واحدہ ھی شہر اَفسس میں ملک ثاوذوسیوس نے اِس امر کي تحقیق کے واسطے کونسل کي چنانچہ سنہ ۴۴۹ میں اھالیان کونسل کے نزدیک یہہ بات ثابت ھوئي بعدہ شہر خلکیدون میں ملک مرسیانوس نے سنہ ۴۵۱ میں مجلس کونسل منعقد کي جو مشرق والوں کے نزدیک چوتھي کونسل ھی پس اور اِس کونسل کے اھالیوں نے تعلیم مذکور حرام ٹھرائي چنانچہ ملک مرسیانوس نے اِس تعلیم کے معلموں کو سخت سزائیں دیں اور اِس مذھب کے سردارونکو اُن کے مرتبوں سے گرایا یہہ لوگ اِس مذھب کے پیشوا کے متلاشي ھي تھے کہ ایک شخص مسمی یعقوب براذیوس جس کا ذکر شہر رحا کے ذکر میں مذکور ھوا ھی ظاھر ھوا اِس نے کل ملک مشرق میں پھر کر تعلیم افتیخس کو زندہ کیا یہاں تک کہ عیسائي سرداروں اور تمام ارمن نے بھي تعلیم مذکور کو تسلیم کیا وہ لوگ بھي اِس سے ملگئے یہاں تک کہ اِس طائفہ کے لوگ برشام اور بلاد ارمن اور مصر اور بلادالصعید اور حبش میں بہت سے ھوگئے *

اِس وقت میں جبل لبنان میں ایک قوم بستي تھي جسکو مَردہ لبنان کھتے تھے اور وجھہ تسمیہ اِس کي یہہ ھی کہ تمرد کے معني سرکشي کے ھیں چونکہ یہہ قیاصرہ روم سے باغي تھے اور سرکشي کیا کرتے تھے اور اپني ھي قوم میں سے اکثروں کو لقب ملک کا دیا کرتے تھے اِس سبب سے یہہ قوم بنام مردہ لبنان مشہور ھوئے *

یہہ قوم انطاکیہ سے جبل کرمل تک اور بعضے کھتے ھیں اورشلیم تک پھیل گئي *

قس سمعاني نے کتاب مکتسبہ شرقیہ میں ایک تاریخ کي کتاب سے جسکا مولف نامعلوم ھی لکھا ھی کہ ابتداء سلطنت اھل اسلام میں

یوسف جبیل کا بادشاہ اور کسروی کسروان کا بادشاہ تھا اور عہد خلافت خلیفہ عمر بن خطاب میں ایوب قیساریہ کا اور فیلبس بیت‌المقدس کا حاکم تھا بعد ایوب کے قایم مقام اُس کا والیاس ہوا *

ملک هرقل نے جبکہ بلاد شام کي طرف فوج کشي کي یوسف کو جبیل اوز جبل لبنان دونوں کا حاکم کردیا *

بعد وفات ملک هرقل کے امیر یوحنا قایم مقام اُس کا ہوا بعضے سریاني مورخوں نے لکھا ھی کہ ملک یوسف نے اُن لوگوں سے جو بیت‌المقدس کي زیارت کرنیوالوں سے متعرض ہوتے تھے لڑائي باندھي چنانچہ فتح یابي کے بعد بہت سي غنیمت کے ساتھہ لوٹ کر قریہ بسکنتا میں آکو سکونت اختیار کي اور وهیں بوڑھا ہوکر مرگیا طائفہ رومانیہ نے جو قس یوحنا روماں کي طرف منسوب ھی سلاطین آل عثمان سے بغاوت اختیار کرکے جبل لبنان میں سکونت اختیار کي اور بار اول سنہ ۹۸۱ ھجري میں سلطان سلیم کے لشکر کو شکست دي لیکن سنہ ۹۹۲ میں سلطان مرادثالث نے ابراھیم بادشاہ والي قاھرہ کے ہاتھہ سے اُنکو مغلوب کرایا جب کہ مسلمانوں اور افرنج میں لڑائیاں ہوئیں تب یہہ طائفہ پھر سنہ ۱۱۸۰ میں رومانیہ والوں کے ساتھہ ملگیا چنانچہ جب سے اب تک انمیں وهي اتحاد چلا جاتا ھی *

شہر حلب اور سوریا کے اکثر شہروں میں بھي اِس قوم کے لوگ قریب دو لاکھہ بیس هزار کے ھیں اِن میں سے ایک لاکھہ اسي ھزار جبل لبنان میں بستے ھیں *

طائفہ روم کي اصل سریانیوں کي اصل کي مانند ھی مگر دین وملت کي بابت کل کونسلوں میں سے سات کونسلوں کے حکم و احکام کوجس کا نام مجامع مسکونیہ رکھا ھی پسند کرکے اُن پر چلنے لگے باقي اور کونسلوں کو نہیں مانا تاریخ امیر حیدر شہابي میں لکھا ھی کہ سنہ ۱۱۷۵ ھجري میں شہر حلب میں منجملہ اس طائفہ کے ایک اَوْر طائفہ جکسا نام

طائفه روم ملکیه هی نکل کر کنیسه رومانیه والوں سے مل گیا جبکه بطارقه روم اِس طائفه سے مزاحم هوئے تو اُنکے واسطے ممانعت کي گئي که اِن سے کوئي اَوْر کسي صورت سے مزاحم نهوں *

طائفه انجیلیه کے لوگ جسکو پروتستانت بهي کہتے هیں برشام کے عین تاب اور بیروت اور حاصبیا میں پائے جاتے هیں اور کچهه لوگ حلب طرابلس دمشق اورشلیم اور جبل‌لبنان میں بهي بستے هیں سب باشندے مختلف‌المذاهب برشام میں بالاجمال سوله لاکهه ساتهه‌هزار کے قریب هیں اِنمیں سے ایک لاکهه کے قریب بدوي یعني جنگلي هیں اور باقي شهري *

تفصیل اهل مذاهب برشام

مسلمان آٹهه لاکهه پندره هزار — روم دو لاکهه چالیس هزار — موارنه دو لاکهه بیس هزار — روم ملکیه وغیره اور طوائف رومانیه چالیس هزار دروز ایک لاکهه — متاوله پچیس هزار — نصیریه اور اسماعیلیه دو لاکهه اور باقي طوائف بیس هزار *

حاصلات برشام

برشام کي لکڑي قابل تعمیر مکانات اور جلانے کے خصوصاً اطراف شمالیه میں بڑے بڑے وسیع جنگل صنوبر اور شاه بلوط کے هیں جسکا پهل مازو هی اور اسکے سب اطراف میں صنوبر حور آزا درخت جسکو آزاد درخت بهي کہتے هیں زیتون خرما یعني کهجور گولر انگور اخروت شهتوت بادام جهاؤ چانول اور سرو کے درخت بہت هوتے هیں *

فواکهات میں سے انجیر سیب زردآلو شفتالو ناشپاتي آڑو ترنج انار لیموں وغیره *

اقسام غله میں سے گیہوں جو مسور ماش متر چنا جوار چانول اور تل اور بہت اشیاے غیر معدوده پیدا هوتي هیں اور درخت ارنڈ ملهٹي گلنار عناب نیشکر مهندي اور انواع و اقسام کے گلاب کے پهول

اور چنبیلی زنبق لونگ کالی‌مرچ اور نرگس وغیرہ اور کئی قسم کی ترکاریاں اور بقولات کھانے کی بھی پیدا ہوتی ہیں اور چونکہ وہاں کپڑا بُنا جاتا ہی اِسی سبب وہاں کے باشندے روئی کی کشتکاری میں زیادہ تر مشغول رہتے ہیں چنانچہ ہر سال ساڑھے سات ہزار من روئی پیدا ہوتی ہی اُسمیں سے پانچ ہزار من ملک فرانس اور اطالیہ کی طرف بھیجی جاتی ہی *

حریر برشام میں بہت اچھا اور مضبوط ہوتا ہی لیکن قصور کم صفائی اور موٹے باریک ہونے کے باعث سے بلاد فرنگ کے حریر کو نہیں پہونچتا اِسی سبب سے اہل فرنگ نے بلاد شام کے بعض مقامات میں حریر کے کارخانے مقرر کیئے ہیں کہ اُنمیں بلاد فرنگ کے کارخانوں کی مانند حریر بنتا ہی اور برشام میں بکری کے بال بہت عمدہ بکثرت ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی رغبت اُس کی طرف نہیں بعض لوگ کمل وغیرہ بُنتے ہیں ہر سال لوگ بلاد ارمن اور اکراد کی طرف سے قریب اسی ہزار بکریوں کے اس ملک میں لاکر فروخت کرتے ہیں اور اکثر اسکے اطراف و جوانب میں زیتون اور تل کا تیل اور بعضے مقامات میں ارنڈی اور زردآلو کے بیجوں کا بھی تیل نکالتے ہیں *

شراب برشام کی اچھی کم ہوتی ہی لیکن اسود مریمی جو ایک قسم کی شراب ہی اور اُسمیں عفوصت کم ہوتی ہی اور زرد رنگ کی شراب اور کسروان کے قرب و جوار کی اور طرابلس خصوصاً سبعل کی بہت عمدہ ہوتی ہی چنانچہ بعض شاعروں نے شراب سبعلی کی تعریف میں یہہ شعر لکھا ہی — کل النبیذ محترم * الاالنبیذالسبعلی *

حلب اور حماۃ اور حمص اور دمشق کے اطراف کے میدانوں میں زعفران اور مجیٹھہ کے درخت بہت ہوتے ہیں اور بعضی جگہوں میں عشبہ بھی بوتے ہیں *

ابراهیم پاشا والي مصر نے ابریشم کے کیڑے اِس ملک میں بھیجے تھے چنانچہ وہ اطراف طرابلس میں پھیل گئے عین تاب اور انطاکیہ کے اطراف میں بھیڑ کے بالوں کے کمل وغیرہ بہت بُنے جاتے ھیں اور اِس ملک میں تبغ بلاد جبیل اور تبرون اور جبل ریحان سے بہت عمدہ ھوتا ھی لوگ اکثر وھاں سے قسطنطنیہ اور مصر اور دمشق کي طرف تجارت کے واسطے لیجاتے ھیں اور بعض قطعہ زمین میں قنب ایک قسم کي گھانس ھوتي ھی جسکيا رسي بناکرتے ھیں اور لوگ جبال عین تاب اور انطاکیہ سے ھر سال کئي سو من موم لاکر اکثر بلاد یورپ کي طرف بھیجتے ھیں *

سر زمین حلب اور جبال تبرون میں سقمونیا جو اُس ملک میں محمودہ کے نام سے مشہور ھی بہت ھوتي ھی مگر نشاستے اور مُر سے ملاکر بناتے ھیں اور خالص کم ھاتھہ آتي ھی *

نہر فرات کے اطراف سے سجي لاکر یہاں فروخت کرتے ھیں کیونکہ یہاں کے شہروں میں خصوصاً بلاد نابلس میں صابون بنانے کے واسطے بہت کام آتي ھی چنانچہ پہلے نابلس میں سجي کے آٹھہ سو کارخانے تھے اور جس سال زیتون بوتے ھیں تو اُس سال میں صابون کرید اور مصر اور الجزیرہ کي طرف بہت بھیجا جاتا ھی اور کنارہ بحر کے باشندے سمندرپھین جمع کرکے ازمیر کي طرف بھیجتے ھیں *

برشام کے معدنیات میں سے اُن پہاڑوں میں جو اسکندرونہ سے شمال کي طرف ھیں چاندي اور رانگ کي کانیں ھیں اور جبل اقرع اور جبل لبنان میں لوھے کي کان ھی اور جبل لبنان میں قرنابل کے قریب جو بیروت کے متعلقات میں سے ھی پتھر کے کوئیلوں کي کان بھي ھی اور بعض مقامات میں نمک بھي نکلتا ھی لوگ اکثر نمک اور شورہ تدمر اور فرات کے اطراف سے یہاں لاتے ھیں *

اشیاے تجارت یہاں کي ببول کا گوند ھی جو لوگ بغداد اور مصر کیطرف سے لاتے ھیں مگر اُسمیں پستے اور زرد آلو کا گوند بہت ملاتے ھیں *

براناضول اور مرعش اور الجزیرہ کے اطراف سے کتیرا اور ہندوستان اور مسقط سے ہینگ بغداد کي راہ سے وہاں جاتي ہی اور سناء مکي اور لوبان مصر سے اور افیون کوچک ایشیا سے اور اِس ملک کے اطراف شمالي سے لومڑي اور خرگوش کي پوستین بلاد فرانس کي طرف لیجاتے ہیں موصل اور کردستان کے اطراف سے مازو لاکر دور دور کے شہروں کو بهیجتے ہیں *

اشیاے مصنوعہ برشام کے سوتي اور ریشمي کپڑے اور اوني اور چاندي سونے کے برتن ہیں اور اطراف اورشلیم اور بیت‌المقدس میں سنکهہ اور موتي کي سیپ کي تسبیحیں بناتے ہیں جو عرق‌اللولو کہلاتي ہی بحر احمر سے آتي ہی اور اکثر لوگ زیور وغیرہ جڑکر بلاد اطالیہ اور فرانس کي طرف کو بهیجتے ہیں *

برشام کے شہروں کا بیان

اِس ملک کے شہروں میں سے ایک شہر حلبُ‌الشہباء ہی جسکي وجہہ تسمیہ یہہ ہی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کي ایک گاے تهي شہباء یعني کبري اُس ٹیلہ پر جہاں اب حلب کا قلعہ بنا ہوا ہی دودہ اُسکا دوہتے اور ایک آدمي اُس پر سے فقیروں کو اِس طرح آواز دیتا کہ ابراہیم حلب‌الشہباء یعني حضرت ابراہیم نے گاے دوہي ہی پس فقیر یہہ سنکر وہاں آکر جمع ہوتے اور وہ دودہ اُنکو خیرات دیاجاتا مگر صحیح یہہ ہی کہ وجہہ تسمیہ اسکي معلوم نہیں" لیکن لقب شہباء اِس سبب سے ہی کہ مکانات اِس شہر کے سنگ سفید اور سیاہ کے بنے ہوئے ہیں یا یہہ شہر زمین سفید پر آباد ہی یہہ شہر قدیم ہی اور ایک کفِ‌دست میدان پر جسمیں جهاڑي نہیں ہی واقع ہی اِسکے قریب نہر قویق ایک نہر ہی جسکے پاني کے باعث یہاں کے باغات خوب سیراب رہتے ہیں مگر باشندے اِسکے وہ پاني پیتے ہیں جو

اِس شہر کي جانب شمال آٹھہ میل کے فاصلہ پر دوچشمہ سے نکلا هی اور نلوں کي راہ شہر سے تمام مکانوں اور بازار اور کارخانوں اور حماموں میں جاري هی *

یہاں کے باغوں میں پستے کے درخت بہت هیں اور شہتوت کے عجب طرح کے موٹے درخت هوتے هیں کہ بعضے درختوں کے تنہ کا محیط چار هاتھہ موٹا هوتا هی پھل اُسکا چھوارے کے برابر اور نہایت هي میٹھا *

بازار اِس شہر کے تنگ اور مکانات بہت خوش قطع هیں لیکن جو کہ وهاں کا پتھر کچا هی اور چھوٹا اور پتلا هی اِس لیئے اکثر مکان قایم نہیں رهتے *

شہر پناہ اِسکي نہایت مستحکم تھي مگر بباعث زلزلوں کے گر پڑي هی محیط اسکا سات میل کے قریب هی *

زمین میں گڑھے بہت پائے جاتے هیں اور یہہ زلزلوں کي علامت هی کہ بہ سبب متوتر آنے زلزلوں کے یہہ شہر کئي بار خراب هوا سنہ ۱۸۲۲ ع میں ایک ایسا زلزلہ عظیم آیا تھا جس سے حلب اور انطاکیہ نصف شہر سے زیادہ اور اُن دونوں شہروں کے قرب و جوار کے گانوں علاوہ انکے تیرہ شہراَور خراب اور ویران هوگئے تھے جنمیں قریب بیس هزار آدمیوں کے هلاک هوئے تھے اور سنہ ۱۸۵۰ ع میں بعضے اهل حلب نے فساد برپا کیا تھا پس حاکم نے اُنکے عاجز کرنے کے واسطے تاکہ وہ اِس شرارت سے باز آئیں اُنکے اور جو اُنکے شریک تھے سب کے مکان توڑواڈالے *

قلعہ اِس شہر سے شمال شرقي کي طرف ایک مدور ٹیلے پر بنا هوا هی اور گرد اسکے ایک خلیج محیط هی *

حلب کي مشہور عمارات میں سے ایک پرانا برج هی جسکا نام سرابہ هی حنبلاط نے اُن مشائخ سلف کے واسطے بنوایا تھا جو

جبل لبنان میں بني حنبلاط کے نام سے مشہور هیں اور جبل شوف کے مشایخوں سے زیادہ معزز و ممتاز هیں *

هوا حلب کي نہایت اچھي هی جس سے بدن کو صحت حاصل هوتي هی لیکن اهل حلب اور جو لوگ اِس سے مغرب کي طرف رهتے هیں اُن کے واسطے یہہ هوا همیشه چاهیئے کیونکه وهاں ایک پھوڑیه نکلتي هی جسکو وہ لوگ حبةالسنه کہتے هیں اِس سبب سے که جب وہ نکلتي هی تو قبل ایک برس کے اچھي نہیں هوتي اور اس عوصه میں کوئي علاج بھي موثر نہیں هوتا اور اَوْر ملک کے لوگ اسکو حبة الحلب کہتے هیں اِسواسطے که یہہ اسي شہر سے مخصوص هی حالانکه عین‌تاب اور فرات کے کناروں پر بغداد تک یہہ پھوڑیا هوتي هی لیکن یہہ حلب هي کے نام سے مشہور هی اور ایک شخص جو طائفه دروز میں سے قریه بشاهون کا رهنے والا تھا اور ابراهیم باشا والي حلب کے لشکر میں نوکر تھا اِس پھوڑیا کو حلب سے جبل لبنان تک لیگیا اب اس قریه کے قرب و جوار میں بھي کبھي نکل آتي هی وہ لوگ اسکو حب بشاهون کہتے هیں *

اهل حلب حسن و صورت اور خوش آوازي اور خوشنویسي میں مشہور اور ان اوصاف میں برشام کے لوگوں سے ممتاز هیں *

تجارت یہاں به نسبت زمانه قدیم کے فيزماننا بہت کم هوتي هی اب بھي بغداد دمشق موصل دیاربکر اور کوچک ایشیا کے بعض شہروں سے قافلے تجاروں کے اِسمیں آکر جمع هوتے هیں باشندے وسط جبل کے سنه ۱۸۰۰ ع میں دولاکھه تیس هزار کے قریب تھے مگر اب نصف سے بھي کم هیں یہہ شہر (۳۶° ۱۱' ۲۵") عرض شمالي اور (۳۷°) طول شرقي میں واقع هی اِس سے جانب جنوب مایل بغروب چھوٹي منزل کے فاصله سے شہر قنسرین هی جو ابتداے ظہور اسلام میں شہر حلب سے بھي بڑا تھا لیکن اب ویران اور خراب هوگیا هی *

ابن حوقل نے لکھا ھی کہ اولاً ملک باسیلیوس نے اسکو خراب کیا پھر بنی بسیس تنوخیہ کے امیروں نے اسکو آباد کیا دوبارہ پھر سنہ ۱۰۰۰ ع کے آخر میں تاج الدولہ نے ویران کرڈالا اور اُسکے قریب ایک گانوں ھی جسکو حاضر قنسرین کہتے ھیں اور اسکے قریب قریہ فرادیس ھی اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف بیس میل کے فاصلہ پر قریہ صیفرہ ھی جسمیں کل تیس پینتیس گھر ھیں اِس سے مشرق کي طرف چھہ میل دور دشت نمکین ھی محیط اسکا چار دن کي راہ ھی زمین اسکي بتمامہ نمک سے چھپ گئي ھی چنانچہ دیکھنے والوں کو دور سے صاف پاني کا ایک بحیرہ معلوم ھوتا ھی ھرن کے سینگوں پر لوھے کي نوکیں لگاکر اُس نمک کو کھودتے ھیں اور ایام بارش میں قرب و جوار کے پاني سے جو بہکر آتا ھی یہہ سب چھپ جاتا ھی عمق اُس نمک کا ایک بالشت سے زیادہ نہیں ھی *

اِس نمک کو حلب اور اسکے آس پاس کے موضعوں میں لیجاتے ھیں اور وھاں کے لوگ نمک معدني سے کہ جو بہ سبب سیلاب کے یہاں کے وادیوں میں آکر بعد پاني کے خشک ھونے کے جم کر رھجاتا ھی ملاتے ھیں جسقدر کہ بارش ایام زمستان میں زیادہ ھوتي ھی اُسیقدر اس نمک کا گھراؤ زیادہ ھوجاتا ھی *

اِس دشت سے جنوب شرقي کي طرف زوبا ایک جنگل ھی سفر ملوک ثاني کے (ص ۸) میں اسي زوبا کي طرف اشارہ ھی اور قدیم مورخوں میں سے ایک مورخ نے لکھا ھی کہ فرات پر کعب ایک شہر تھا بني اسرائیل اُسي میں رھتے تھے نو مرتبہ اُسمیں سے وہ نکالے گئے لیکن اُنھوں نے پھر اُس ھي میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُسکو نہ چھوڑا *

دشت مذکور سے فرات مشرق کي طرف بہت قریب ھی اور بعضے کہتے ھیں کہ اِس طرف شہر قنسرین ھی اور قنسرین کے قریب شہر

خناصرہ هی خلیفه عمر بن عبدالعزیز جو خلفاے بني اُمیه میں سے تها اِسي شهر میں رهتا تها اس نے اس وادي کے کنارے پر ایک قلعه بهي بنایا تها *

اس اطراف میں فيزماننا ایک عرب کي قوم هی جسکا لقب سلیب هی کہتے هیں که یهه همیشه سے جاهل هیں اور انکا کچهه دین و مذهب بهي معلوم نهیں هی چارپاؤں اور کشتکاري کي پروا نهیں رکهتے اور نه روٹي کهاتے هیں نه بجز اپني قوم کے اَوْر لوگوں سے اختلاط کرتے هیں چارپایوں میں سے گدهے کے سوا کوئي جانور نهیں پالتے کهانا اُنکا هرن کا گوشت اور پہنا اُنکا هرن کا پوست هی *

حلب سے شمال کي طرف تین منزل کے فاصله پر شهر عین‌تاب هی جسمیں نهریں اور باغات بهت سے هیں باشندے اسکے ارمن اور ترک اور پروٹستانت یعني عیسائي سب باشندے قریب بیس هزار کے هیں *

اِس سے جنوب شرقي کي طرف نزب ایک گانوں هی اُس لڑائي کے سبب سے جو مابین لشکر سلطان روم کے بسرکردگي حافظ پاشا اور فوج والي مصر کے بسپه سالاري ابراهیم پاشا اِس گانوں کے قریب جون مهینے کي ۲۳ تاریخ سنه ۱۸۳۹ ع میں واقع هوئي تهي مشهور هو گیا هی *

عین تاب سے جنوب غربي کي طرف شهر کلس هی حلب اور نهر اسود کے درمیان اور حلب کے گرد و نواح میں گانوں بهت بستے هیں باشندے اسکے عرب اکراد ترکمان یزیدیه نصیریه اور نصاری هیں نصاری اکثر طائفه ارمن میں سے هیں اور عین تاب اور کلس کے گرد بهي املاک اور گانوں بهت سے هیں *

شهر انطاکیه زمانه سابق میں تمام عالم کے شهروں سے زیادہ تر مشهور تها اور سلاطین سلوقیه کے عهد سلطنت میں مملکت سوریه کا دارالمملکت تها ملک سلوقس نے جسکا لقب غالب تها اِس شهر کو

آباد کیا تھا اُس زمانه میں باشندے اسکے سات لاکھه تھے اور ابتدا میں دین مسیحي کو قوت اسي شهر میں هوئي سنه ۶۳۷ ع میں مسلمانوں نے اِسے فتح کیا پھر سنه ۱۰۹۸ ع میں فرنگ نے لیا بعد اسکے سنه ۱۲۶۸ ع میں سلطان مصر نے افرنج کو برشام سے نکال کر اِس شهر کے بهت سے باشندوں کو قتل کیا اور اُنکے کنیسوں کو ڈھادیا اور پھر باوصف اسکے متواتر زلزلوں کے باعث سے باقي باشندے هلاک هوگئے چنانچه فيزماننا بهت ویران اور خراب هی بڑي عمارتوں میں سے بجز شهر پناه کے کوئي عمارت باقي نهیں رهي یهه شهر پناه تین طرف هی اور چوتھي طرف جانب شمال پر نهر عاصي جاري هی اِس شهر کے غرب میں ایک پهاڑ هی یهه شهر پناه مغرب سے اُس پهاڑ کي اِنتهاے بلندي تک جاکر پھر بطرف مشرق پھر کر نهر مذکور کے کنارے پر تمام هوگئي هی ابراهیم پاشاے مصر نے اسکو ایک طرف سے توڑکر اُسکے پتھروں سے اپنے لشکر کے واسطے بارگیں بنائیں اب باشندے اسکے ترک روم ارمن نصیریه اور یهود سب نوهزار کے قریب قریب هیں اِس شهر کے آس پاس بھي کانوں وغیره بهت سے هیں *

اِس سے مغرب طرف پانچ گھنٹه کي راه پر شهر دفنه هی جسکو اب بیت الماء کهتے هیں یهه شهر نهر عاصي سے دکن کي طرف واقع هی اور قریب اِسکے کئي پهاڑ هیں جنمیں سے چشمیں بهت نکلے هیں اور هیکلیں بھي بتوں کي پرستش کے واسطے اُسمیں بهت سي بني هوئي هیں موسم بهار میں یهه مقام اَوْر مقاموں کي نسبت نهایت پر فضا اور سرسبز اور شاداب هوتا هی اور بعد اسکے جاري پاني کے سوا جو سدا بها کرتا هی اَوْر کچھه باقي نهیں رهتا *

نهر عاصي کے مصب کے قریب شهر سویدیه هی جسکے تمام باشندے نصیریه اور ارمن اور روم سب قریب نوهزار کے هیں *

اِس سے شمال غربي کي طرف چھہ میل کے فاصلہ پر شہر سلوقیہ واقع ھی جسکو ملک سلوقس نے جسکا ذکر پہلے مذکور ھوچکا آباد کیا تھا یہہ شہر دامن کوہ موسیٰ میں آباد ھی اسمیں نہر عاصي کے کنارے پر کشتیوں کے واسطے گھاٹ بنا ھوا ھی *

اِنطاکیہ سے شمال کي طرف کنارہ بحر پر شہر اسکندرونہ ھی اور حلب سے جو جہاز آتے جاتے ھیں اُنکا لنگر یہیں ھوتا ھی انطاکیہ اور اسکندرونہ کے بیچ میں بیلان ایک گانو ھی اسکندرونہ سے شمال کي طرف بایاس اور بایاس سے شمال کي جانب کنیسۂ سوداء اور کنیسۂ ھارونیہ ھی جو ھارون رشید کي طرف منسوب ھی اور یہہ دونوں جبل اکام کي طرف ثغور سے متعلق تھے *

انطاکیہ سے مشرق کي طرف ایک منزل پر جبل‌اعلیٰ کے ایک شعبہ پر حارم ایک گانو ھی جو کثرت کشتکاري اور باغات اور پاني سے خوب سیراب و شاداب ھی چونکہ یہاں فرنگیوں اور مسلمانوں میں بہت سي لڑائیاں واقع ھوئي تھیں اِس سبب سے یہہ زیادہ مشہور ھو گیا ھی اُسکي پراني عمارتوں میں سے اب قلعہ کے سوا اور کچھہ باقي نہیں رھا *

اِس سے بطرف مشرق مائل بہ شمال قریہ‌وانا ھی جسکے قرب و جوار میں آثار قدیمہ مثل ھیکلوں وغیرہ کے بہت سے پائے جاتے ھیں مگر اب بباعث ویراني کے ذکر کے قابل نہیں رھا *

اِس سے جانب شمال جبل سمعان ھی جسمیں پرانے کھنڈرات بہت سے ھیں بعضے لوگ اسکو قلعہ بھي کہتے ھیں یہاں زمانہ قدیم میں ھیکلیں تھیں اب لوگوں نے بعضي ھیکلوں کے کنیسے بنائے ھیں اکثر باشندے اِس اطراف کے چرواے ھیں اور مذھب اُنکا یزیدیہ ھی *

قریہ حارم سے ایک پہاڑ شروع ھو کے جنوب کي جانب نہر عاصي کے مشرق تک چلا گیا ھی اِس پہاڑ میں بڑي بہت سے گانوں آباد ھیں

ازانجمله ایک سفاد هی جسمیں کل پچاس گهر هیں اور نصیري لوگ اُسمیں بستے هیں دوسرا سلقیس جسمیں چارسو گهر کے قریب آباد هیں تیسرا علاتي جسمیں سو گهر بستے هیں چوتها حمری جسمیں تیس گهر پانچواں تل‌عماو جسمیں اسیقدر گهر آباد هیں چهٹے دویله جسمیں کل بیس گهر اور ایک قلعه عظیم‌الشان هی ساتواں قریه دیوکوش جسمیں سو گهر کي بستي هی مگر ان سارے دیهات میں نصیري رهتے هیں *

اِس پهاڑ سے مشرق کي طرف روج ایک خطه هی جسمیں کئي گانوں آباد هیں مگر سب میں باره سو گهر کے قریب آباد هیں باشندے اُسکے بهي نصیري هیں *

روج سے مشرق کي طرف جبل‌اعلی هی جسمیں اور اسکے تمام ضلع میں پچاس گانوں هیں جنکے باشندے دروز هیں پهلے آبادي خوب تهي لیکن اب تهوڑا عرصه هوا که کچهه لوگ یهاں سے جبل لبنان کي طرف چلے گئے *

اُن دیهات میں سے کفتین ایک گانوں هی جو قنسرین سے بطرف مغرب ایک دشت میں واقع هی اس میں پالتو کبوتر بهت سے هیں وهاں کے لوگ اُن کو پالتے هیں اور اُن کے جو بچے نکلتے هیں اُن کو حلب میں لیجا کر فروخت کرتے هیں دشت مذکور میں زیتون کے درخت بهت هیں اور وه دشت قنسرین کي مغرب کي طرف سے شروع هوکے حماة تک جنوباً چلا گیا هی کفتین سے جانب جنوب چهه میل کے فاصله پر معرة مصرین هی جس کو معرة نسرین بهي کهتے هیں زمانه قدیم میں اس میں ایک قلعه اور گرد اُس کے ایک شهر پناه تهي اب کهنڈروں کے سواے اور کچهه باقي نهیں باشندے اس کے تین هزار هیں اور اس میں ایک بازار هی هر جمعه کے روز اس میں بازار لگا کرتا هی جبل اعلی میں مقامات مذکوره سے مشرق کي طرف کو بڑے وسیع وسیع

جنگل هیں اور اِن سے جانب جنوب قریه بشندلابهه هی اس میں بعد اُس لڑائي کے جو سنه ۱۸۳۰ ع میں مابین ابراهیم پاشاے والي مصر اور لشکر عثمانیه کے هوئي تهي مشایخ بني جنبلاط اور نکد نے بود و باش اختیار کي تهي اس پہاڑ میں جنگلي سوئر اور ریچهه اور چیتے بہت پائے جاتے هیں *

کفتین سے جانب جنوب اٹهاره میل کے فاصله پر قریه اِدلب هی جو بہت بڑا قریه هی صابون یہاں اچها بنتا هی باشندے اس کے آٹهه هزار هیں جس میں سے سو گهر روم کے هیں کہتے هیں که سو برس کا عرصه منقضي هوا که اس اطراف میں برف اس کثرت سے پڑا تها که نهر عاصي جم گئي تهي اور ایک مدت جمي رهي اور جتنے درخت زیتون کے وهاں تهے سب خشک هوگئے تهے اب جو اُن اطراف میں زیتون کے درخت هیں سب نئے جمے هوئے هیں *

ادلب سے تین گهنته کي راه پر ریحا هی کل حلب میں یهه قصبه نہایت صاف و پاکیزه اور با رونق هی جس میں باغات بہت سے هیں یهه قصبه جبل اربعین کے دامن شمالي پر واقع هی جس میں جا بجا شیرین پاني بهرا هی اور سیر و تماشے کے لیئے کئي خوش مقام اُس میں بنے هوئے هیں اور اس میں بڑے وسیع گہورے اور پتهروں میں کهدي هوئیں قبریں بہت سي هیں اور باشندے اس کے سب مسلمان اور قریب تین هزار کے هیں اس کے قریب ایک بڑا غار هی جس کي نسبت یهه گمان کرتے هیں که رات کو چالیس ولي اس میں آکر جمع هوا کرتے هیں اور اس لیئے یهه پہاڑ جبل اربعین کہلاتا هی *

اس سے آدهي منزل کے فاصله پر البارة هی جو ویرانه کے سبب سے قابل ذکر نہیں هی آثار قدیمه میں سے کنیسے اور هیکلیں اور برج اور ایسے مکانات اُس میں موجود هیں جن کي صرف چار دیواریں قایم ره گئي هیں زمین یہاں کي نہایت اچهي هی *

اس سے جنوب شرقي کي طرف معرہ نعمان هی جو نعمان بن بشیرانصاري کي طرف منسوب هی کہتے هیں که یہه نعمان یہاں سے هو کر گذرا تہا اور لڑکا اُس کا وهاں مرگیا تہا اور جب که نعمان اس میں تہر گیا تو اس لیئے یہه قصبه اُس کے نام سے مشہور هوا یہه نعمان بهي سنه ٦٥ هجري میں اهل حمص کے هاتهوں سے مارا گیا *

اکثر فاضل اس معرہ کي طرف منسوب هیں ازاں جمله ابو علا احمد بن عبدالله بن سلیمان تنوخي اور معري شاعر جو شاعر اعمی کے نام سے اَوْروں کي نسبت زیادہ تر مشہور هی اس شخص نے ماہ ربیع‌الاول سنه ۴۹۴ هجري میں وفات پائي *

اس معرہ سے جنوب غربي کي طرف کفر طاب ایک بستي هی اور اس کے قریب معرہ حرمه هی یاقوت نے لکها هی که اس کے اطراف میں کئي مقام معرہ کے نام سے نامي گرامي هیں جیسے معرہ بیطر اور معرہ علیا اور معرہ بجولین *

ابوالفدا نے لکها هی که کفر طاب زمانه قدیم میں اس ولایت کي دارالامارت تها گمان کرتے هیں که وہ عرض طوب یهي هی جس کا اشارہ سفرالقضاۃ کے (ص ۱۱ عــــ ۳) میں پایا جاتا هی *

بحیرہ اقامیه کے قریب جسکا ذکر پہلے هوچکا بطرف مغرب شہر اقامیه هی جسمیں ستونوں اور مکانات اور هیکلوں کے کهنڈر بہت سے هیں اور اُسکي شہر پناہ بهي بالکل منهدم هوگئي اُسمیں ایک قلعه هی جسکو قلعه مضیق کہتے هیں اندر اُسکے ایک گانو آباد هی جو بلند ٹیکرے پر بنا هوا هی اور اُسکے قریب سے کئي چشمے نکلے هیں پاني اُنکا نہر عاصي میں جاملتا هی ایک قسم کي مچهلي جسکو سلور کہتے هیں اسمیں بہت هیں اِس سے جنوب کي جانب نہر عاصي سے ۹ چہم کي طرف چار گهنٹه کي راہ پر قلعه شیزر هی جسکے اندر بهي آبادي هی *

قلعہ شیزر سے جنوب شرقي کي طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر حماۃ هی جو نہر عاصي کے کنارے پر واقع هی اور نہریں اور باغات اِسمیں بہت هیں باشندے اِسکے تیس هزار هیں ابوالفداحموي نے لکھا هی کہ شہر حماۃ اور شیزر بہ سبب کثرت نہروں اور باغات اور آبادي کے تمامي بلاد ملک شام سے ممتاز هیں شہر حماۃ بہت پرانا هی چنانچہ یوسیفوس مورخ یہودي نے لکھا هی کہ اِس شہر کو حمئت بن کنعان بن حام بن نوح نے آباد کیا تھا چنانچہ اِسي سبب سے اسکا نام توریت میں سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۱۸) اور ملوک ثاني کے (ص ۸ عـــ ۱۰) اور ایام ثاني کے (ص ۸ عـــ ۳ و ۴) میں یهي حمئت لکھا هی گرد اسکے شہر پناہ بہت بڑي اور عمدہ بني هوئي هی اکثر فضلا مثل یاقوت اور ابوالفدا مورخ اور شیخ تقي الدین اور شیخ الشیوخ وغیرہ اسي شہر کي طرف منسوب هیں *

حمص اور حماۃ کے بیچ میں شہر رستان واقع هی جو اب ویران اور خراب هوگیا هی اس شہر سے مشرق کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر شہر زفرون هی جسکا اشارہ سفرالعدو کے (ص ۳۴) میں لکھا هی حماۃ سے مشرق کي طرف چارگھنٹہ کي راہ پر شہر سلمیہ هی جو یونانیوں میں اور نیز ابتداے ظہور اسلام میں نہایت مشہور و معروف تھا اگرچہ نہریں اور باغ اِسمیں بہت سے هیں لیکن اب یہہ بھي ویران هی *

حمص کا شہر حماۃ سے جنوب شرقي کي طرف پچیس میل کے فاصلہ پر نہر عاصي کے قریب آباد هی وهاں کے لوگ اسکو مقلوب و مقلب کہتے هیں سنہ ۶۳۶ ع میں خالد بن ولید اور ابوعبیدہ بن جراح نے اِس شہر کو فتح کیا آبادي اسکي کثرت سے هی اور آب و هوا وهاں کي أوْر بلاد شام کي نسبت نہایت عمدہ باشندے اسکے بہت خوبصورت هوتے هیں اور سانپ بچھو اسمیں کہیں پائے نہیں جاتے اور اِسمیں ایک قلعہ هی جو بےغوري کي مار مار سے خراب هونے والا هی باشندے اسکے

بیس ہزار ہیں جنمیں سے چھہ ہزار رومي ہیں حمص سے جانب جنوب غربي ۲۵ میل کے فاصلہ پر نہر عاصي سے مشرق کي طرف ایک دشت وسیع اور سرسبز اور شاداب میں قریہ ربلہ واقع ہی جسکي نسبت یہہ کہتے ہیں کہ یہہ وہ قریہ ہی جسکا اشارہ سفر ملوک رابع کے (ص ۱۳ عــــ ۲۵) میں لکھا ہی *

اِس قریہ کے جنوب غربي کي طرف قریہ ہومل خوب سیراب و تازہ ہی جسکے قریب ایک تیلے پر ایک مکان عظیم‌الشان زمانہ قدیم سے بنا ہوا ہی جسکو قاموع‌الهرقل کہتے ہیں اسکے پتھروں پر تصویریں کھودي ہوئي ہیں اور یہي مکان حماة اور بقاع کے درمیان میں فاصل ہی اسکے اطراف میں ایک چشمہ ہی جسے عین‌اللبنہ کہتے ہیں نہر عاصي اِسي سے نکلي ہی *

دیر مار مارون جسکا نام ابوالفدا نے مغارة‌الراهب رکھا ہی اسکے قریب ایک چشمہ ہی اُسکا پاني بھي اُس نہر میں آملتا ہی یہہ دیر زمانہ قدیم سے ویران ہی اور اُس دیر مارمارون سے علاوہ ہی جو حمص کے قریب واقع ہی *

اِس ضلع کے مشہور مقامات میں سے ایک بستي تدمر ہی جو شہر حمص سے پورب طرف نوے میل دور اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف ایکسو نوے میل پر اور دمشق سے شمال شرقي کي جانب ڈیڑہ سو میل کي مسافت پر ایک بیابان میں واقع ہی کہتے ہیں کہ اسکو حضرت سلیمان بن داؤد نے بسایا تھا چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۹ عــــ ۱۸) میں لکھا ہی مگر یہہ خیال اُسکي خوبي عمارت پر کیا گیا ہی اور عرب گمان کرتے ہیں کہ یہہ شہر جنوں نے بنایا ہی اسکے زیادہ تر مشہور ہونے کا باعث یہہ ہی کہ جو قافلے کہ مابین راس خلیج عجم اور اُن شہروں کے جو بحر متوسط پر واقع ہیں جاتے آتے ہیں یہہ مقام اُنکي راہ میں پڑتا ہی عہد ملکہ زینوبیہ سنہ ۳۰۰ ع کے آخر میں

یہہ نہایت آباد تھا مگر جب کہ ملک اوریلیانوس رومانی نے ملکۂ زینوبیہ پر فتح پائی اور اُسکو قید کرکے رومیہ کی طرف لے گیا تو وہ ویران ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ہیکلوں اور عمارتوں قدیمہ کے کھنڈروں کے سوا کچھہ باقی نہیں رہا *

دمشق کے شہروں کا بیان

دمشق کے مشہور شہروں میں سے اصل شہر جو نہایت مشہور و معروف ہی دمشق شام ہی جو (۳۶° ۳۰) طول شرقی اور (۳۳° ۲۰) عرض شمالی میں واقع ہی سفر تکوین کے (ص ۱۴ عـ ۱۵) میں لکھا ہی کہ یہہ شہر تمام عالم کے شہروں سے قدیم ہی سنہ ۱۳ ھجریہ عہد خلافت عمر بن خطاب میں مسلمانوں نے بسپہ سالاری خالدبن ولید اسکو فتح کیا بعد اُسکے خلفاے بنی اُمیہ نے اپنا دارالخلافت اسیکو مقرر کیا یہہ شہر ایک نیچی زمین کے قطعہ میں جو نہر بردی سے نہایت سوسبز اور شاداب اور غوطہ کے نام سے مشہور ہی بستا ہی اور اُس نہر کا پانی گرد شہر کے چاروں طرف اور مسجدوں اور راستوں میں جاری رہتا ہی اور بباعث ہواے خوش اور فضاے دلکش کے غوطہ مذکور کو بہشت دنیا بھی کہتے ہیں ایسی ہی روے زمین پر تین بہشتیں اَور ہیں شعب بوان اور نہرالابلہ اور سغد سمرقند لیکن یہہ مقام اِن تینوں سے افضل ہی *

اِس سے شمال کی طرف ایک پہاڑ ہی جسے جبل قلسیون کہتے ہیں منجملہ اُنکے شعب بوان سر زمین فارس میں ارجان اور نوبندہ جان کے بیچ میں واقع ہی اور نہر اُبلہ دجلہ کی ایک شاخ ہی جو سرزمین بصرہ میں پھوٹ کر نکلی ہی اس سے بصرہ کی طرف اُبلہ ایک شہر ہی جسکی طرف یہہ نہر منسوب ہی اور سغد سمرقند کا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی کہ صوبہ سغدیانہ یعنی سرزمین سمرقند کی تمامی مملکت توران کی نسبت خوب سیراب و شاداب ہی اور اہل عجم میں ضرب المثل ہی *

شہر دمشق میں کوئي عمارت قابل ذکر کے نہیں هی اکثر مکانات اسکے کچي اینٹوں کے هیں جنمیں دریچے و تابدان وغیرہ نہیں لیکن اندر سے نقش و نگار سے خوب آراستہ پیراستہ هیں بازار اس شہر کے اور شہروں کي نسبت اچھے هیں لباس ریشمي وغیرہ اور گھوڑے کا اسباب اور ملمع کا کام اسمیں خوب تیار ہوتا هی زمانہ قدیم میں تلوار یہاں بہت عمدہ بنتي تھي لیکن اب وہ بات معدوم و مفقود هوگئي باشندے اسکے ڈیڑہ لاکھہ کے قریب اور امانتداري اور نیک نیتي میں معروف هیں زمین یہاں کي سیر حاصل هی لیکن هوا بہ سبب کثرت نہروں اور درختوں کے خراب هی کہتے هیں که وهاں کے پاني میں یہہ تاثیر هی کہ اُس سے جذام اچھا هو جاتا هی اور پھر کبھي نہیں عود کرتا اور اگر کوئي جذامي مسافر یہاں آکر رهے تو اس پاني کي تاثیر سے اُسکا مرض تھم جاتا هی زیادہ نہیں هونے پاتا اکثر علماء صرفي و نحوي جیسے شیخ محمد بن مالک اندلسي مولف الفیہ اور شیخ محمد حریري محشي شرح فاکہي اور شیخ حسن بوریني شارح دیوان ابن فارض اور شیخ عبدالغني نابلسي اور عائشہ باعونیہ مصنفہ بدیعیہ اور علاوہ انکے بہت سے عالم و شاعر وهاں پیدا هوئے هیں یہہ شہر قبل ظہور اسلام کے اولاد جفنہ ملوک غسان کے تحت حکومت تھا *

دمشق کے آس پاس بہت سے شہر و دیہات آباد هیں منجملہ انکے ایک قریہ صالحیہ بہت اچھا قریہ هی جسکي تعریف میں شیخ عبدالغني نابلسي نے لکھا هی (الصالحیۃ جنۃ والصالحون بها اقاموا) یعني صالحیہ جنت هی اور صالحین اُسمیں رهتے هیں دمشق سے اُتر کي طرف ایک قطعہ هی جسے جبہ عسال کہتے هیں اور یہہ منسوب هی مقام عسال کي طرف جو بباعث کثرت گلاب کے پھولوں کے عسال الورد کے نام سے مشہور هی اور اسکے مشہور قریوں میں سے صیدنایا ایک قریہ هی جسمیں رومي راهبوں کا دیر بنا هوا هی اور شمال شرقي کي طرف

ایک قطعہ معلولا ھی جو قریہ معلولا کي طرف منسوب ھی جسمیں ایک قلعہ نہایت بلندي پر بنا ہوا ھی اُسپر بہ سبب تنگي راہ اور شدت حرارت کے کوئي چڑہ نہیں سکتا اسمیں بھي رومیوں کا ایک بڑا دیر بنا ہوا ھی سنہ ۱۸۵۰ ع میں بادشاهي لشکر دمشق سے آیا تھا کہ اُنمیں اور بني‌الحرفوش اهل بعلبک کے امیروں میں لڑائي واقع هوئي چنانچہ وہ بادشاهي لشکر کي ٹکر نہ اوٹھا سکے اور قلعہ معلولا میں پناہ گزین هوئے بادشاهي لشکر نے تعاقب کرکے بوسیلہ معلولا کے چند باشندوں کے قلعہ کو لیا اور مخالفوں میں سے بعضوں کو قتل کیا اور بعضوں کو قید کرلائے اور قریہ معلولا اور دیر کو خوب لوٹا آس پاس معلولا کے کئي گانوں هیں جیسے عین‌التینہ اور نجعہ وغیرہ باشندے اِس اطراف کے ابتک سریاني زبان بولتے هیں لیکن اصل زبان میں بہت سا فرق اور تغیر آگیا ھی جیسے في‌زماننا عرب کے عوام‌الناس کي عربي میں تبدل پیدا ہوا ھی *

معلولا سے شمال شرقي کي طرف قطعہ یبرود ھی یہہ قریہ یبرود کي طرف منسوب ھی جو اِس قطعہ میں ایک قصبہ ھی اور اُسمیں چند آثار قدیمہ تاحال موجود هیں اسکے قریب راس‌العین اور معرہ باش‌کردي اور فلیطا اور سحل اور قسطل دیہات هیں اور قسطل سے شمال شرقي کي طرف نبک ھی اور مابین نبک اور غوط دمشق کے جو زمین ھی اُسکا نام ارض تحیہ ھی اسمیں ایک سڑک جاري ھی جو دمشق سے بغداد کو گئي ھی اور نبک کے قریب قارہ ھی اور یہہ دونوں مکان آب و ہوا کي خوبي میں ضرب‌المثل هیں اور نبک سے شمال شرقي کي طرف دیرعطیہ ھی اور دیرعطیہ اور تدمر کے بیچمیں حمیرہ اور خضر اور صدد هیں جنکا ذکر سفرالعدد کے (ص ۳۴ عـــ ۸) میں مذکور ھی اور ایک مقام ھی جو قریتین کے نام سے مشہور ھی اور تدمر اور دیر کے بیچمیں فرات پر حلبي اور طیبہ اور سخنہ اور ارک ھی اور وادي فرات کا نام زور ھی *

نہر فرات کے مغرب طرف مسکنا حمام اور رصافہ هشام اور رحبہ وغیرہ هیں اور نہر بردی کے وادي میں اور اُسکے شمال و جنوب کي جانب گانو اور آبادیاں بہت هیں اُنمیں سے ایک فیجہ هی اسمیں سے نہر بردی کي ایک بڑي شاخ نکلي هی اور بلودان اور زبداني هیں اِس اطراف میں سیب بہت هوتا هی یہاں سے دمشق تک باغات قریب قریب هیں اور بہ نسبت اَوْر شہروں کے آب و هوا اور میوے اور سبزہ و نباتات شہر صالحیہ اور قارہ اور نبک اور نیراب اور ربوہ منشار اور بیت‌الراس کي بہت اچھے هیں بیت‌الراس میں حبابہ یزید بن ملک اُموي کي حرم مرگئي تھي جسکے غم و اندوہ میں یزید بن ملک بھي وهیں مرگیا تفصیل اُسکي یہہ هی کہ یزید مذکور تفریح طبع کے لیئے حبابہ کے ساتھہ بیت‌الراس میں آیا تھا اُسنے کہا کہ لوگ کہتے هیں کہ یہاں کے ایک دن کے عیش و عشرت کا وصف احاطہ بیان سے باهر هی اب میں اِسکا تجربہ کرتا هوں غرض کہ جب صبح هوئي تو اُسنے حکم کیا کہ آج صبح سے شام تک کوئي کام مہمات ملکي میں سے پیش نکیا جاوے اور خود حبابہ کے ساتھہ خلوت میں گانا سننے اور عیش عشرت کرنے میں مشغول هوا یہاں تک کہ دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا یزید اپني معشوقہ کو ساتھہ لیکر خاصہ تناول کرنے کو بیٹھا اور جب وہ کھانا کھا چکي تو اُسنے بیت‌الراس کا ایک انار جو دسترخوان پر موجود تھا اور اُسکا دانہ نہایت بڑا تھا یزید کي خواهش سے توڑا اور توڑتے هي اچانک مرگئي یزید کو یہاں تک الم هوا کہ اِسي رنج و غم میں وہ بھي بیمار هوکے اُسي مہینے میں مرگیا *

شہر بعلبک فيزمانناقابل‌الذکر نہیں مگر بباعث چند عمارات قدیمہ کے مشہور هی البتہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا بعد غلبہ مسلمانوں کے بھي سنہ ٧٠٠ هجري تک کچھہ حصہ اُسکا اُسي شان و شوکت پر قایم رها بازار اور جامع مسجد اور دوکانیں اِسمیں بہت تھیں اور گرد

اِسکے بڑي شہر پناہ تھي ایک بار جانب جنوب سے پاني کا سیلاب آیا اور شہر پناہ کو توڑکر شہر میں آگیا اُسکے صدمہ سے پندرہ سو مکان ڈہ گئے اور بہت سي مخلوق ھلاک ھوگئي اب وھاں کي پراني عمارتوں میں سے ایک قلعہ باقي رھا ھی فصیل اور ستون بڑے بڑے پتھروں کے عجیب طرح کے بنے ھوئے ھیں اور چھتیں اُنکي پتھر کي چٹانوں سے پٹي ھوئیں نقش و نگار مختلف الاشکال سے آراستہ ھیں اور اوپر چڑھنے کے واسطے اُنمیں گول سیڑھیاں مناروں کے اندر بني ھوئي ھیں اُسمیں ایک محل قصرالملک کے نام سے مشہور ھی سنگین مکانات بہ سبب شدت وصل کے ایک ھي پتھر کے معلوم ھوتے ھیں جن لوگوں نے اسکو بارھا دیکھا ھی وہ بیان کرتے ھیں کہ ھربار کے جانے میں بباعث کثرت صناعي اور نقش و نگار کے ایک شی نئي دیکھنے میں آئي جو قبل اسکے کبھي نہیں دیکھي تھي باوجود اسکے کہ بباعث انقضاے مدت دراز اکثر مکانات منہدم ھوگئے ھیں لیکن اب بھي کئي مکان عجیب و غریب موجود ھیں لوگ گمان کرتے ھیں کہ یہہ قلعہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا بنایا ھوا ھی رومانیوں نے سنہ ۲۰۰ ع عہد ملک انطونیوس پیوس میں جو مکان اُنکے زمانہ سے پیشتر کے بنے ھوئے شکستہ ریختہ ھوگئے تھے اُنپر اور نئے مکانات بنائے *

شہر بعلبک وادي بقاع سے شمال شرقي کي طرف واقع ھی اور قریب اسکے نہر لیطاني کا بھي مخرج ھی جسکا پاني نہر برزولي سے جو جبل لبنان سے نکلي ھی اِس نہر میں آکر ملتا ھی اور یہہ رحلہ اور معلقہ کے بیچ میں بہتي ھی اور جبل شرقي کي طرف سے نہر تحفوفہ اور نہر عنجر کا پاني بھي جبل شرقي کي طرف سے لیطاني میں آملا ھی اور عنجر ایک شہر بھي ھی جسکا نام ابوالفدا نے عین الجر رکھا ھی اور قریب اِسکے مجدل ایک گانو ھی جو بہت سے مجدلوں کے باعث سے بغرض امتیاز مجدل عنجر کے نام سے نامي گرامي ھی *

بعلبک کے اکثر باشندے متاوله هیں زمانه قدیم سے حکام اُنکے بني الحرفوش تھے جنھوں سے معلولا میں بادشاهي لشکر سے لڑائي هوئي تھي اور انمیں سے دو امیر گرفتار هوکر قسطنطنیه کي طرف بھیجے گئے تھے *

جبل شرقي عنجر کي طرف سے شروع هوکے کئي وادیوں میں سے هوتا هوا گذرا هی اُنمیں سے ایک وادي حربر هی جو سر زمین عنجر سے شروع هوا هی اور نشیب اس وادي کا مغرب کي طرف چلا گیا هی بعد اسکے ایک کم وسیع وادي قرن هی جسمیں چور اور رهزن چھپے بیٹھے رهتے هیں اِس سے جنوب کي طرف وادي بکه هی اور نشیب ان دونوں وادیوں کا مشرق کي طرف هی وادي بکه میں مابین ابراهیم باشا والي مصر اور طائفه دروز کے جنگ عظیم واقع هوئي تھي مگر ابراهیم باشا نے فتح پائي اِس وادي کے جنوب کي طرف جبل شرقي کے دوشعبی هوگئے هیں جنمیں سے شعبه غربي نهر لیطاني کے کناره شرقي پر اور شعبه شرقي جبل شیخ کے قریب تمام هوا هی اور ان دونوں کے بیچمیں ایک وادی هی جسکو وادي تیم اعلی کہتے هیں دیرالعشا بنطه کفرقوق بکیفا راشیا یهه سارے تیم اعلی کے گانوں هیں مگر دارالامارة انکا راشیا هی اِس وادي کے قریب دوسرا وادي تیم اسفل هی دیهات متعلقه اُسکے میمس کفیر اور حاصبیا هیں اور حاصبیا اِس ولایت کا دارالحکومت هی اور عین جرفا سبعه راشیا الفخار اور هباریه هیں هباریه میں هیکل قدیم کے دو احاطے هیں طول اُنکے ستون کا ساٹھه فت اور عرض تیس فت هی حاصبیا کے قریب طائفه دروز کي خلوتیں بني هوئي هیں جو بیاضه کے نام سے معروف هیں بعد فتحیابي کے ابراهیم باشا والي مصر نے کتابیں وهاں کي خوب لوتیں اسمیں سے مذهب دروز کي کچھه کتابیں ملک فرانس کي طرف بھیجیں جنکي استعانت سے معلم دساسي نے ایک کتاب مذهب دروز کے بیان میں تالیف کي اور کچھه کتابیں لوگوں میں منتشر هوگئیں

جنسے مذهب دروز کا حال و اسرار پوشیدہ کہل گیا ان سب بلاد کے حاکم بلکه بلاد شوف کے بهي شہاب کے امیر هیں باشندے ان بلاد کے مسلمانوں اور عیسائیوں اور دروز سے ملے هوئے هیں حاصبیا کے قریب لعل کي کان هی اِس سے جنوب کي طرف پانچ گهنته کي راه پر ایک ٹیله هی جسکو تل قاضي کہتے هیں بني‌اسرائیل کا شہر وان جسکا ذکر سفرالقضاة کے (ص ۱۸ عـــ ۷ سے عـــ ۲۹) تک مذکور هی اسیٓ ٹیله پر آباد هی اِس سے مشرق کي طرف شہر بانیناس هی جسکا نام انجیل میں قیساریه فیلس هی چنانچه انجیل کے (ص ۱۶ عـــ ۱۲) میں لکها هی اور وهاں ایک غار سے نہر نکل کر بحیره حوله کي طرف بہتي هی وجہه تسمیه شہر بانیناس کي یهه هی که رومانیوں کے معبودوں میں سے ایک معبود کا مندر بنا هوا تها جو بانیا کے نام سے نامي تها چنانچه وه شہر اسي کے نام پر بانیناس کے نام سے مشہور هوا اسمیں ملک هیرودس نے ایک هیکل قیصر اغسطس کے نام پر بنائي تهي اُسکے کهنڈر ابتک باقي هیں اِس شہر میں اهل اسلام کا بنایا هوا ایک قلعه هی جسکا نام صبیبه هی جبل شیخ کا نام کتب مقدسه میں جبل حرمون هی اور ابوالفدا نے اُسکا نام جبل سنیر اور ثلج رکها هی *

اِس جبل کے جانب شرقي میں اقلیم بولان هی عرنه بیستاجن دربل اور قلعه جندل وغیره اِس اقلیم کے قریے هیں دمشق سے جنوب کي طرف وادي عجم هی اسکے گانوں جدیده قطنا عرطور داریا دیر علي عادلیه اور صحنایا هیں *

وادي عجم سے جنوب کي طرف قطعه جیدور هی بواریث دیرالبخت اور دیرالعدس صنمین کفر شمس وغیره اسکے گانوں هیں بحیره حوله اور بحیره طبریه سے مشرق کي طرف اور قطعه جیدور سے جنوب غربي کي طرف ارض جولان هی *

دمشق سے جنوب شرقي کي طرف ارض حوران هى اور يهه تين ضلعوں پر منقسم هى نقرہ لجاۃ اور جبل حوران يعني کوهستان پس ضلع نقرہ ايک بيابان نهايت وسيع هى وادي عجم سے باديه تک طول حد غربي پر اسکے جيدور جولان اور جبل عجلون هى اور حد شرقي پر لجاۃ اور جبل حوران يهه ضلع بباعث کثرت کشتکاري کے خوب آباد اور سرسبز و شاداب هى ليکن اشجار اور درخت اسميں نهيں هيں گانوں اور آباديان اسميں بهت هيں ازانجمله شمسکين هى يهه شهر ارض حوران کي دارالامارۃ هى دوسرا غسان بادشاہ اسکے قياصر روم کي طرف سے عرب شام کے عامل تهے باشندے اسکے ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن ادو بن زيد بن کهلان بن سبا کي اولاد ميں سے هيں يمن سے متفرق هوکر رود غسان پر آکر بود و باش اختيار کي اور اُس رود کے نام سے اِس قريه کو موسوم کيا تيسرا قريه بصري هى ابوالفدا نے لکها هى که يهه قريه ديار بني فزارہ اور بني مُرہ وغيرہ ميں سے هى *

ضلع لجاۃ کي زمين هموار هى ليکن بسبب کثرت پتهروں وغيرہ کے دشوار گذار اور اِسکے گرد کو لحف اللجاۃ کهتے هيں اسکے حصه شرقي وادي لوا ميں قريه ام الزيتون براق اور صورہ آباد هيں اور اطراف شماليه ميں شعارہ کرنيم اور خيب اور غربيه ميں جنين اور اذرع هى جسکا ذکر يشوع کے (ص ۱۲ عــــ ۱۲) ميں مذکور هى اور عرب اسکو اذرعات کهتے هيں اور جهات جنوبيه ميں بصرالحريري نجران ديرالسمر اور ام العلق آباد هيں داما اسکي دارالامارۃ هى جدله سور حران جديا سلاخد خرساء صميد اور دور بني اسرائيل اِسکے گانوں هيں *

جبل حوران کے سب سے بلند تيلے کا نام جبل کلب هى بعض گمان کرتے هيں که برکات وهي هى جنينه عمرہ ثمرہ شهباء غنيل اور قنوات جو کتاب عدد کے (ص ۳۲ عــــ ۴۲) ميں مرقوم هى اور سويداء جسميں نعمان بن عمر بن منذر نے جو غسان کے بادشاهوں ميں

سے ھی ایک قصر بنایا ھی یہہ سب جبل حوران کے قریب ھیں اور
اِس جبل سے مشرق کي طرف ارض بثنیہ ھی جسکا نام کتب قدسیہ
میں ارض باسان ھی اور ابوالفدا نے اسکا نام بثنیہ رکھا ھی اور لکھا ھی
کہ یہہ زمین حضرت ایوب صدیق کي ملک تھي بثنیہ دومہ عیون
مجدل صلخد جسکو صرخد بھي کہتے ھیں ارض بثنیہ کے گانوں ھیں *

شہر صرخد جبل بني ھلال کي دارالحکومت ھی اور اسمیں ایک
قلعہ ھی بلند اور مستحکم مگر اسکے حوضوں اور تالاب وغیرہ میں بجز
بارش کے پاني کے اَور جگہہ سے پاني نہیں آتا ھی اور اسکے جانب
جنوب اور مشرق میں سواے جنگل کے اَور آبادي نہیں ھی اور مشرق
کي طرف سے ایک راستہ عراق کي طرف جاتا ھی اور یہہ راستہ رصیف
کے نام سے مشہور ھی اِس راستہ کي راہ صرخد اور بغداد میں دس منزل
کا فاصلہ ھی صرخد کا قلعہ بہت دور سے نظر آتا ھی اُن مقامات میں
سے جنکا ھمنے ذکر کیا بعضے ایسے ویران ھوگئے ھیں کہ صرف نام اُنکا
باقي ھی مکان اِن شہروں کے سنگ سیاہ سے خوب مستحکم بنے ھوئے
ھیں یہہ سیاہ پتھر مقام ارجیہ طواحین سے لوگ اکثر شہروں کے طرف
لیجاتے ھیں اور چھتیں اُن مکانوں کي بجاے تختوں کے جسور کے
عمدہ پتھروں کي چٹانوں سے پٹي ھوئي ھیں کہتے ھیں کہ شہر بصریت
میں ایک مکان ھی جو سرکیس راھب کي طرف منسوب ھی جسکو
بحیراء کہتے ھیں صرف پانچ پتھروں سے بنا ھوا ھی چار پتھروں کي
چار دیواریں اور ایک پتھر کي چھت اور دروازہ بھي اُسکا پتھر کا ھی
لیکن کھلنے اور بند ھونے میں لکڑي کے دروازہ کي مانند سہولت سے
کھلتا اور بند ھوتا ھی اکثر مکانوں میں وھاں کے تہہ خانے بنے ھوئے
ھیں *

اِن بلاد کے قلب مقاموں میں سے ارض وغیرہ ھی جہاں طائفہ دروز
کے لوگ ابراھیم پاشا حاکم مصر سے بھاگ کر جا چھپے تھے اور باوجودیکہ

بہت سے لوگ ابراهیم باشا کے هلاک هوئے لیکن بسبب تنگی راہ کے ارض مذکور میں داخل نہوسکے ارض وعرہ ایک وسیع میدان هی بلند پہاڑوں کے بیچمیں ایک منزل طویل اور اُسمیں جانے کا راستہ نہایت تنگ اور دونوں طرف اِس راستہ کے غار بہت هیں باشندے ان شہروں کے عرب نصاری اور دروز هیں خور و پوش اور نازک بدنی میں سب ایک دوسرے سے ملتے هوئے هیں *

عرب کي بہت سي قومیں هیں منجملہ اُنکے چار قومیں یعني سرویہ فحیلیہ عیسیہ اور بنوصخر یہہ سب اهل شمال کہلاتے هیں اِنکے ماتحت اور بہت سي قومیں هیں لیکن اُنکے حال بیان کرنے کي یہاں کچھہ حاجت نہیں هی اور اکابرالدروز وهاں ایک قوم هی جسکو بني حمدان کہتے هیں وطن اصلي اِن کا غرب اعلی میں سے قریہ کفرہ هی جو جبل شوف میں عیناب سے اوپر واقع هی آپس کے فتنہ و فساد کے باعث جلاے وطن اختیار کرکے جبل حوران میں آکر بود و باش اختیار کي اب قریہ مذکورہ نیست و نابود هو گیا بجز نام کے اَور کچھہ باقي نہیں رها *

قطعۂ جبل عجلون کا بیان

یہہ قطعہ نہر یرموک اور نہر زرقا کے بیچمیں واقع هی منجملہ اِنکے نہر یرموک بطرف شمال اور زرقا بجانب جنوب جاري هی اور اِسي سبب سے خوب آباد اور کثرت کشتکاري سے نہایت سرسبز و شاداب هی اور ایک طرف کو اِسمیں سندیان کے درخت بہت سے هیں یہہ آٹھہ ضلعوں میں منقسم هی کفارات سرو جیامنہ جسکو بطین بھي کہتے هیں اور واسطیہ بنوعبید کورہ جبل عجلون اور معراض اِن ضلعوں میں قصبے اور گانوں بہت تھے مگر اب اکثر ویران هوگئے هیں اور بعضے آباد هیں ازانجملہ ایک کدارہ هی جسکو اب اُم قیس کہتے هیں اور اَبیلا جسکا نام اب بیلا هی اور اربیلا جو اربد کے نام سے معروف هی اور بیلا

کو کفربیل اور محنایم کو محدنه اور ارعوب کو راعب اور کراسا کو جرش کہتے هیں جرش میں تدمر کي طرح کے آثار قدیمه بنے هوئے هیں *

قریه عجلون کے قریب پچھم کي طرف ریض ایک قلعه هی جسکو باعوثه بهي کهتے هیں *

نہر زرقا کي جانب جنوب نہر موجب کي طرف بلقاء اور اسکے شمال کي طرف جبل صلت واقع هی اور ان دونوں مقاموں کے بیچمیں بجز قریه صلت کے اَوْر کوئي موضع آباد نہیں هی اور اُسکے قدیم موضعوں میں سے جلعاد اور عمون جسے اب عمان کہتے هیں اور حشبون جسے اب حسبان کہتے هیں اور عال بنا ماعین عراعر اور ذیبان هیں اور اِس قطعه کي جانب جنوب زمانه قدیم میں ارض بني عمون تهي *

نہر موجب کي جانب جنوب جسے نہر ارنون بهي کہتے هیں احساء کیطرف ارض کرک هی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بهي کہتے هیں کرک جسے اب نیرمواب اور ربه جسے رابه مواب اور زعراء جسے صاغر کہتے هیں ارض قوم لوط کے دیہات هیں منجمله اُنکے صاغر وہ گانو هی جسمیں حضرت لوط پیغمبر نے آکر اُس عذاب سے جو اُنکي قوم پر نازل هوا تها نجات پائي تهي اور مابین جبال نصیریه اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کي طرف واقع هیں اور مابین بحر کے جو مغرب کي طرف هی ایک دشت مختلف العرض واقع هی اِس دشت کے پہاڑ لادقیه اور مصب نہر عاصي کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نہر کلب کے قریب اور مصب نہر دامور اور نہراولی کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کي طرف شہر حیفاء کے قریب کنارہ بحر سے مل گئے هیں *

وہ قطعه زمین کا جو مابین طنطورہ کے جنوبي راس کرمل تک اور درمیان نہر کبیر کے شمالي طرابلس تک واقع هی نام اُسکا جغرافیه بطلمیوس مصري کے مطابق فینیقیه هی *

بیان اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر ہیں

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالب بادشاہ نے آباد کرکے نام اسکا اپني ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس راس سے جو بحر میں داخل ہی شمال غربي کي طرف واقع ہی اِس شہر اور جہازوں کے لنگرگاہ میں آدہ گھنٹہ کي راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور دیر اور کنیسوں کے کھنڈر جو سنہ ۶۰۰ ع میں بنائے گئے تھے ابتک موجود ہیں *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھي کہتے ہیں زمانہ قدیم میں یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تہا اور شراب کي تجارت وہاں بہت ہوتي تھي امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارۃ تہا امیر محمد بن اسحق تنوخي نے بھي اسي شہر میں وفات پائي اِس شہر کو بنابر تمیز لاذقیۃالعرب کہا کرتے ہیں فيزماننا تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے آتا ہی اور حریر — روئي — تل — گیہوں جو — جوار — زیت — شہد — گھي — موم اور اُون وغیرہ کي تجارت وہاں ہوتي ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ بباعث زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہوگیا باشندے اسکے مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم‌النفس ہیں کہ مسافروں اور غرباؤں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبلہ ہی اسمیں کوئي عمارت قابل ذکر کے نہیں مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراہیم نے بنائي تھي اور ایک مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ کے بنا ہوا ہی اُسکے دروني میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف دوسري صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا ڈیڑہ سو فٹ کا ہی

اور محیط خارجی اُسکا ساڑھے چار سو فٹ کا اور اُن نشستگاہوں کے نیچے
ایک ایسی جگہہ بنی ہوئی ہی جہاں وہ جانور جو کھیل کے واسطے
لاتے ہیں کھڑے کرتے ہیں فی‌زماننا باشندے جبلہ کے آٹھہ سو کے قریب
ہیں مابین جبلہ اور طارسوس کے ایک دشت ہی خوب سرسبز و شاداب
اُسمیں آثار قدیمہ بھی بہت ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ یہہ شہر زمانہ
سابق میں خوب آباد تھا اور باشندے یہاں کے نہایت مالدار تھے *

تیسرا شہر طرطوس ہی زمانہ قدیم میں اسکا نام بہ سبب قرب
ارادوس کے جسکو جزیرۂ رواد کہتے ہیں انترادوس تھا اور ابوالفدا نے
نام اُسکا انطرطوس لکھا ہی مگر اب اُسکا نام بجز طرطوس کے اَور کچھہ
مشہور نہیں ہی یہہ شہر بھی اب ویران ہوتے کے قریب ہی باشندے
اِسکے کل چھہ سو ہیں یہہ لوگ قلعہ کے درونی مکانوں میں رہتے ہیں
یہہ قلعہ فینیقیہ قدیم کی عمارتوں میں سے باقی رہگیا ہی اور اُسکے
قریب سنہ ۱۲۰۰ ع کا نہایت عمدہ بنا ہوا ایک کنیسہ ہی مگر
فی‌زماننا لوگ اُسمیں چار پائے باندھتے ہیں طرطوس سے شمال شرقی
کی طرف چھہ گھنٹہ کی راہ پر مرقب ایک قلعہ ہی ابن منقذ نے
تاریخ القلاع و الحصون میں لکھا ہی کہ یہہ قلعہ مسلمانوں نے سنہ ۴۵۴
هجری میں پہاڑ کی چوٹی پر بنایا تھا اور وہ پہاڑ سطح سمندر سے ہزار
قدم کے قدر بلند ہی اِس قلعہ میں چشمے اور حوض بہت سے ہیں پہلے
انگریزوں نے مسلمانوں سے لیا تھا لیکن پھر سلطان مصر نے سنہ ۱۲۸۲
هجری میں اُنھوں سے مانگ لیا *

مرقب کے قریب کنارہ بحر پر شہر بلیناس واقع ہی مگر اب اسمیں
بجز پرانے کھنڈروں کے اَور کچھہ باقی نہیں *

جزیرۂ رواد شہر طرطوس سے بجانب مغرب تین میل کے فاصلہ پر
واقع ہی یہہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہی محیط اسکا ۱۵۰۰ خط کا ہی
اور اسمیں فنیقین کی عمارات میں سے مثل قلعہ اور شہر پناہ کے بہت

بني هوئي هيں اور اُسکے دونوں طرف بحر کے کنارہ پر دو ديواريں بہت بلند بني هوئي هيں إسي سبب سے يہہ جزيرہ جہازوں کي لنگرگاہ هی بارش کا پاني جمع هوجاتا هی جس سے کام اُنکا چلتا هی باشندے إسکے بہت تهوڑے هيں اکثر ملاحي اور چرواہي کرتے هيں اور چارپايوں کي ليد اور گوبر کشتيوں ميں بهرکر باغوں ميں ڈالنے کے واسطے دور دور ليجاتے هيں قديم باشندے اسکے علم ملاحي ميں مشہور تهے چنانچہ ذکر اُسکا کتب مقدسہ ميں ملوک رابع کے (ص ۱۸ و ص ۱۹) ميں اور اشعيا کے (ص ۱۰ و ۳٦ و ۳۷) اور ارميانيا کے (ص ۴۹) ميں حز قيال کے (ص ۲۷) ميں مذکور هی *

جبال نصيريہ کا بيان

جبال نصيريہ مقامات مذکورہ کے بجانب مشرق واقع هيں اور يہہ کئي قطعے هيں جنميں سے ايک قطعہ خوابي هی حکام إس قطعہ نے مسلمان بني عذراء ميں سے هيں اور يہہ سب لوگ خوابي کے قلعہ ميں رهتے هيں لقب اُنکا اغادات هی يہہ قطعہ مرقب اور قريہ زمري سے جنوب شرقي کي طرف واقع هی إس قطعہ ميں نوے گانوں هيں باشندے إسکے نصيريہ اور مسلمان اور نصاری طائفہ موارنہ اور روم هيں *

دوسرا قطعہ قدموس هی حاکم يہاں کے اسماعيليہ مذهب کے هيں اور منجملہ ان دونوں فرقوں حجاديہ اور سويدانيہ کے اکثر تو قريہ قدموس ميں اور بعضے قدموس کے قلعہ ميں رهتے هيں اور لقب انکا امراء اور صاحب الولايت هی إس قطعہ ميں ايکسو ستتر گانوں هيں باشندے انکے سب اسماعيليہ اور نصيريہ هيں يہہ قطعہ قلعہ مرقب سے مشرق کي طرف واقع هی اور إس سے شمال کي طرف قطعہ قبلہ هی اور يہہ تين حلون پر منقسم هی جنميں سے ايک حلہ بني باشوط هی اور حاکم يہاں کے کئي فرقے هيں بني قطرہ اور بني عثمان جو قريہ حصان ميں رهتے هيں اور بني ابي عامي قريہ عين فيطو ميں بستے هيں *

دوسرا حلة الحمام هی جسکے حاکم بني حجاج هیں اور وہ قریہ حمام میں رهتے هیں *

تیسرا حلة السرامطه هی جسکے حاکم دو فرقے هیں ایک بشالده جو قریہ بعیدہ اور دویرہ بعیدہ میں رهتے هیں اور دوسرے بني غریب جو قریہ والیہ میں بستے هیں یہہ سب فرقے نصیري هیں اور لقب انکا مقدم هی اِس قطعه میں ستر گانوں هیں اور باشندے ان سب گانوں کے نصیري هیں *

چوتھا قطعہ بني علي هی جسکے حاکم بنو ابي شلخه هیں اور یہہ عین الشقاق میں رهتے هیں انکا بھي لقب مقدم هی اس قطعہ میں چھتیس گانوں هیں اور باشندے اسکے بھي نصیري هیں *

پانچواں قطعہ قرداحه هی جسکے حاکم کئي فرقے هیں بنواحمد جو قریہ بقنبون میں رهتے هیں اور بنوحرکس جو قریہ مرج معریات میں اور بنو علي اور بنوالعیله اور بنوشهاب العون جو قرداحه میں اور بنوحصون جو قریہ بشلامه اور براج میں اور بنوعلوش جو قریہ کلماخو میں رهتے هیں اور یہہ سب نصیري هیں اور لقب انکا مقدمین هی اِس قطعہ میں اسي گانوں هیں اور باشندے انکے نصیري هیں *

چھتا قطعہ جبل المهالبه هی جسکے حاکم بنوعصن هیں جو قریہ ادینه میں اور بنوخیبر جو نبک سرسالیه کے قلعه میں رهتے هیں اور انکا بھي لقب مقدمین هی اس قطعہ میں سینتالیس گانوں هیں اور باشندے اور حاکم یہاں کے سب نصیري هیں *

ساتواں قطعہ مزبرعه هی جسکے حاکم بنواحمد اور بنو محمد اور بنوعلي هیں جو مذهب کے نصیري اور لقب کے مقدمین هیں یہہ قطعہ تین ضلعوں پر منقسم هی مزبرعه اور عمارہ اور ساحل مزبرعه ان تینوں ضلعوں میں ایکسو دس گانوں هیں *

آٹھواں قطعہ صہیون ہی جسکے حاکم بنوجندي مصطفی ہیں یہہ لوگ قریہ لحفہ میں رہتے ہیں اور طائفہ ارشوکیہ قریہ شیرالفاق میں اور بنوجندي ابراهیم قریہ منجیلا میں اور طائفہ زناقفہ قریہ زنقوفہ میں رہتے ہیں یہہ سب مسلمان ہیں اور لقب انکا اجناد ہی اِس قطعہ میں ۴۷ گانوں ہیں *

ابوالفدا نے لکہا ہی کہ شہر صہیون میں ایک ایسا قلعہ مستحکم ہی کہ ملک شام کے مشہور قلعوں میں سے کوئی قلعہ اُسکے برابر مستحکم نہیں اس قلعہ میں بارش کا پانی چشموں میں بہت جمع ہوتا رہتا ہی اور یہہ قلعہ پتہر کے تیلے پر بنا ہوا ہی اور اسکے قریب ایک وادي ہی جسمیں ایسا نیزہ بہت عمدہ پیدا ہوتا ہی کہ اُسکي مانند اُس ملک میں کہیں پیدا نہیں ہوتا اور بلند اِسقدر ہوتا ہی کہ لاذقیہ سے نظر آتا ہی اُس وادي میں مصریوں کے عہد میں مابین ان بلاد کے باشندوں اور جبل لبنان کے باشندوں کے بڑي لڑائي واقع ہوئي تھي ساحل لاذقیہ میں ساتھہ گانوں ہیں جنکے باشندے سب نصیري ہیں *

نواں قطعہ بہلولیہ ہی جو لاذقیہ سے شمال شرقي کي طرف واقع ہی اور بنوعلي اور بنوشمسین اور بنومنصور اُسکے حاکم ہیں اور وہ سب نصیري ہیں اور اُسمیں سینتالیس گانو ہیں اِس سے شمال شرقي کي طرف دسواں قطعہ جبل‌الاکراد ہی جسکے حاکم کئي فرقے ہیں لیکن وہ سب مسلمان اِس قطعہ میں ایک سو بیس ملکیں اور اراضي مزروعہ اور گانوں ہیں اور باشندے انکے نصیري اکراد اور ارمن ہیں اِس سے مشرق کي طرف جبل اقرع ہی جسمیں ملکیں اور گانوں وغیرہ بہت سے ہیں اور باشندے اسکے ترکمان اکراد اور ارمن اور نصیري ہیں لیکن اِس اطراف کے سب باشندے دیہاتیوں کي مانند جاهل اور بیوقوف اور کند ذہن ہیں *

طرطوس سے مشرق کي طرف مائل بجنوب چهه گهنتے کي راہ پر مضيطه هی باشندے اسکے پانسو روم اور تين سو مسلمان هيں اور باشندے ان سب قطعوں کے پينتيس هزار کے قريب هيں اُنميں سے پانچهزار آتهه سو نصيري اور آتهه سو روم اور اَسي موارنه هيں اور باقي سب مسلمان هيں مضيطه ميں ايک تيله پر رومانيوں کے وقت کا ايک برج بنا هوا هی اِس سے جنوب شرقي کي طرف ديرالحميراء هی جو مارجاورجيوس کي طرف منسوب هی اور اسکے قريب دوريه ايک چشمه هی جسکا پاني چند روز تک جاري رهتا هی اور پهر بند هوجاتا هی اور يهه بهنا اور بند هوجانا بحسب اختلاف فصلوں کے مختلف رهتا هی اور يهه وه نهر سبتي هی جسکي طرف يوسيفوس مورخ يهودي نے اشاره کيا هی جس صاحب کو حال اُسکا مفصل معلوم کرنا منظور هو تاريخ اعمال الجمعية السوريه جو بيروت ميں چهپي هی مطالعه کرے *

اِس دير سے جنوب شرقي کي طرف چهه گهنتے کي راہ پر قلعه حصن هی جو زمانه قديم ميں حصن الاکراد کے نام سے مشهور تها اور قبل فتح طرابلس کے يهه دارالسلطنت تها اور اسکو حصن عکار بهي کهتے هيں اور وهاں عکا ايک حصار کا نام بهي هی جس زمانه ميں که ملک صلاح الدين يوسف بن ابي ايوب نے حصن عکار کا محاصره کيا تها حصار عکا پر بهي کچهه فوج بهيجي تهي چنانچه حصن عکار تو چند روز ميں فتح هوگيا ليکن حصار عکا مفتوح نهوا قلعه اور دير کے قريب ايک وادي هی جسميں نهر کبير بهتي هی وهاں جبل نصيريه تمام هوا هی اور جبل لبنان شروع *

بلاد عکار کا بيان

بلاد عکار اِس حصن سے جانب جنوب اور جبل لبنان سے بطرف شمال واقع هی اور يهه جبل لبنان سے بحر تک لنبا چلاگيا هی اور کرد

اس بلاد کے اور خصوصاً جون عکار کے حوالي میں وادیې سرسبز اور شاداب بہت هیں *

جبل لبنان میں ایک مقام هی جسے شعرة کہتے هیں اور اسمیں ایک بہت وسیع خندق هی جسمیں اکثر چور چہپے بیٹھے رهتے هیں *

اِس قطعه عکار میں ایکسو چالیس گانوں هیں جنکے باشندے سات هزار کے قریب متاوله اور تین هزار پانسو نصیري اور آٹھ هزار چهه سو روم اور چار هزار پانسو موارنه هیں اسکے مشہور قریوں میں سے قریه عکار هی زمانه قدیم میں امراء بني سیفا جو مسلمان اور ان بلاد کے حاکم تھے اُنکا یہي دارالحکومت تہا اور بعضے ان امراء میں سے قطعه کسروان کے بھي حاکم تھے جو جبل شوف کے اعمال میں سے هی بلکه بیروت تک اُنکي حکومت تهي اُن امیروں کے کچهه آثار مثل کاروان سراے وغیرہ کے ابتک موجود هیں چنانچه جامع السرایا امیر عساف سیفا کے نام سے مشہور هی اور شہر سے باهر بهي ایک مکان اُسیکے نام کا فقیروں کے ٹھہرنے کے واسطے بنا هوا هی پس جب که اِن امیروں نے سلاطین آلِ عثمان سے مخالفت کي تو طرابلس اور بعلبک کي طرف سے لشکر سلطاني آیا اور قریه مذکورہ پر قابض هوکر جلایا پهونکا اور امراء بني سیفا کو جو اُسمیں مجتمع تھے قتل کیا اور جب سے حکومت اِن امیروں کي منقطع هوگئي لوگ ابتک اُسکي تمثیل دیا کرتے هیں اور قریه عکار بھي جب هي سے ویران هوگیا یہاں تک که في زماننا اُسمیں تیس گھروں سے زیادہ نہیں هیں *

دوسرا قریه عرقه هی جو اگلے وقتوں میں بہت مشہور شہر تہا اُسمیں ایک هیکل زهرہ هی ملک تیطس رومايي نے جب شہر اورشلیم کو فتح کیا تو وہ قریه عرقه میں آیا اور هیکل مذکور میں طائفه یہود پر فتحیابي کا شکر خدا ادا کیا عمارات فینیقیین کے بھي اسمیں کچهه آثار باقي هیں اِس شہر کا حال سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۱۷)

میں اور سفر ایام اول کے (ص ۱ ع ۱۵) میں یہی مذکور ہی کہتے ہیں کہ ہیکل زہرہ اسکندر بن فیلبس مکدونی نے بنائی تھی قیصر رومانی اسکندر سقیروس اسی میں پیدا ہوا تھا سنہ ۱۰۹۹ ع میں انگریزوں نے اس شہر کا محاصرہ کیا لیکن فتح نکرسکے بعد اسکے سنہ ۱۱۰۹ ع میں شہر طرابلس کے فتح کرنے کے بعد اسپر بھی قابض ہوگئے *

عکار سے جنوب کی طرف جبل لبنان میں قطعہ صینہ ہی جسمیں مسلمان اور روم اور موارنہ رہتے ہیں اسمیں ایک قسم کا انگور سیاہ ہوتا ہی جسکا دانہ بہت بڑا اور نہایت لذیذ اور کمال سخت ہوتا ہی یہاں تک کہ اُنکو تھلیوں میں اخروٹ کی طرح بھرکر دور دور تک لیجاتے ہیں تو باوصف اسکے وہ خراب و خستہ نہیں ہوتے *

تیسرا شہر طرابلس ہی یہہ شہر (۳۵ ۴۳ ۲۰) طول شرقی اور (۳۴ ۲۶ ۲۶) عرض شمالی میں واقع ہی *

شمالی افریقہ میں ایک شہر ہی اُسکا نام بھی طرابلس ہی لیکن بعضے لوگوں نے بنابر تمیز اسکا نام جو شام میں واقع ہی اطرابلس بزیادتی ہمزہ رکھا ہی اور بعضے اسکو طرابلس شام اور اُسکو طرابلس مغرب کہتے ہیں اور یہی نام مشہور بھی ہی یہہ شہر کنارہ بحر پر آباد ہی اور اصل میں یہہ رومیوں کا تھا لیکن مسلمانوں نے سنہ ۶۸۸ ہجری میں فتح کرکے خراب کرڈالا اور اس سے ایک میل کے فاصلہ پر اَور شہر آباد کرکے اُسکا نام طرابلس رکھا یہہ دو حصوں پر منقسم ہی ایک مدینہ جو خاص شہر ہی پس یہہ شہر نہر ابی علی کے دونوں کناروں پر آباد ہی اور پانی اس نہر کا بازار اور مکانوں میں جا بجا جاری رہتا ہی باشندے اسکے تیرہ ہزار کے قریب ہیں انمیں سے تین ربع کے قریب مسلمان ہیں اور باقی نصاری اور طائفہ روم اور موارنہ ہیں اور دوسرا مینا راس لسان پر بحر کے اندر واقع ہی باشندے اسکے چار ہزار کے قریب ہیں پرانا شہر یہیں آباد تھا کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں صور اور

صیدا اور رواد کے لوگوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کی تھی اور
ہر ایک شہر والوں نے اپنا اپنا محلہ علحدہ آباد کیا تھا بعد اسکے کثرت
آبادی سے تینوں محلوں کے مکانات باہم ملکے ایک شہر آباد ہو گیا اور
چونکہ لفظ طرابلس کے معنی زبان یونانی میں تین شہر کے ہیں اِس
سبب سے اسکا نام طرابلس رکھا گیا باغات اسمیں بہت ہیں جنمیں پھل
پھلاری بہت پیدا ہوتی ہی خصوصاً بھی اور بردقان اور گلاب یہاں کا
مشہور ہی لیکن اِس شہر میں بسبب کثرت آب و اشجار کے تپ کا
عارضہ بہت ہوتا ہی خصوصاً آخر ایام گرما میں باشندے اسکے خوش
پوشاک اور تن پرور ہوتے ہیں اور علم و علماء سے بہت محبت رکھتے
ہیں جب کہ اہل فرنگ سنہ ۱۲۰۰ ع میں برشام میں آئے تو اُنھوں نے
طرابلس میں ایک قلعہ بنایا اور اُسکا نام ریموندمن ترلس رکھا اُس
زمانہ میں مینا میں ایک کتاب خانہ تھا جسمیں قاضی ابوطالب حسن
نے عربی فارسی یونانی کی تین لاکھہ کتابیں جمع کی تھیں مگر اہل
فرنگ نے اِس شہر کے فتح کرنے کے بعد سب کتابیں جلادالیں سنہ ۱۱۸۸
میں ملک صلاح الدین ایوبی نے اسکا محاصرہ کیا تھا لیکن مفتوح نہوا
بعد اسکے سنہ ۱۲۸۹ میں سلطان مصر نے اسکو فتح کیا اور بہت
باشندوں کو یہاں کے قتل کیا بعد اِسکے ملک قبرس نے سنہ ۱۳۲۲ میں لیا
اور شہر کو جلایا اور وہ مقامات مسمار کیئے جو بحر کے کنارہ پر لاذقیہ
کی طرف واقع تھے علاوہ اسکے قبل اسکے بھی بباعث زلزلوں کے سنہ ۱۲۰۲
میں اور سنہ ۱۷۸۵ میں بھی ایک حصہ اسکا خراب ہو چکا تھا
راس لسان سے بجانب شمال بحر کے کنارہ پر بنابر محافظت کے دشمنوں
سے چھہ برج بنے ہوئے ہیں اور راس مذکور سے شمال غربی کی طرف
دس میل کے فاصلہ تک چھوٹے چھوٹے کئی جزیرے ہیں اشیاے تجارت
شہر طرابلس کی بہت ہیں خصوصاً حریر اسفنج صابون مازو اور
صحیتہ اور بعض میوے نامی تبغ کی تجارت بہت ہوتی ہی جو حماۃ
اور حمص کے اطراف سے یہاں آتے ہیں *

شہر بیروں جسکو یونانی بتریس کہتے ہیں اتھوبعل نے جو شہر صور کا بادشاہ تھا حضرت ایلیا نبی کے زمانہ میں یہہ شہر آباد کیا تھا اب باشندے اسکے تین ہزار کے قریب ہیں اکثر اُنمیں سے موارنہ ہیں اور باقی روم — حریر اور زیت اسفنج یہاں سے لوگ تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اِس سے آدہ گھنٹہ کی راہ پر ایک بیابان وسیع میں پہاری کے تیلہ پر ایک پرانا قلعہ ہی جسکو قلعہ مسیلحہ کہتے ہیں اول یہہ طرابلس کی راہ پر تھا لیکن چونکہ اب اِس قلعہ میں چور چوٹے بیٹھے رہتے ہیں اِس سبب سے لوگوں نے طرابلس کا آڑ راستہ نکالا ہی طرابلس اور بتروں کے بیچمیں ایک پہاڑ حائل ہی جو بحر میں بہی داخل ہی اِس سے شمال کی طرف دیرالنوریہ ہی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہی لیکن بسبب دشواری راہ کے اُسپر بہت تکلیف سے چڑہا جاتا ہی *

شہر جبیل کو یونانی بیابوس کہتے ہیں اور توریت میں اسکا نام جیبال لکہا ہی چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۵ عـــ ۱۸) میں اور حزقیال کے (ص ۲۷ عـــ ۹) میں لکہا ہوا ہی آثار قدیمہ بہی ستون وغیرہ کے اسمیں کچھہ ہیں اور ایک قلعہ ہی نہایت بلند باشندے اسکے چھہ سو کے قریب ہیں تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے لوگ لاتے ہیں بہت اچھا ہوتا ہی *

لسان طویل سے شمال غربی کی طرف داخل بحر میں شہر بیروت آباد ہی اور راس لسان (۲۸° ۳۵') طول شرقی (۳۳° ۵۰') عرض شمالی میں واقع ہی اور راس سے یہہ شہر بطرف مشرق مائل بشمال ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی اور یہہ دمشق کا فرضہ ہی یعنی کشتیاں یہاں بنکر وہاں کے واسطے روانہ کیجاتی ہیں لیکن جہازوں کا لنگر اِس شہر میں نہیں ہوتا جب مغرب کی طرف سے ہوا چلتی ہی تو جہاز خارج مارجرجس میں مقصب نہر بیروت کے قریب جاکر ٹہرتا ہی اور

اگر وهاں هوا شمالي چلے تو بڑا خطرہ هوتا هی گرد اِس شهر کے شهر پناہ
هی مگر سنه ۱۸۴۰ میں لشکر انگلشیه کي توپوں سے (جو واسطے
اخراج دولت مصریه کے برشام میں آیا تھا) نئي برج اسکے گرگئے هیں
آثار قدیمه اِسمیں بهي بهت هیں اکثر کهنڈر اُنمیں سے مٹي سے پٹ
گئے هیں چنانچه جب وهاں کي زمین کهودتے هیں تو بڑے بڑے پتھر
اور ستون اور سنگ مرمر وغیرہ کي صورتیں اور پوجا کي مورتیں بني
هوئي نکلتي هیں اور بعض جگهه مکانات مٹي سے پٹے هوئے ویسے هي
ظاهر هوئے تھے اور قبل زمانه سلاطین عثمانیه کے عهد سلطنت وجیه باشا
سنه ۱۲٦۲ هجري میں بعضے دروازوں کے قریب پاني کے بنبے نکلے جو
نهایت سخت پتھروں میں تراشی هوئے اتنے فراخ هیں که اُسمیں ایک
آدمي طویل القامت کهڑا چلا جاے پس وجیه باشا نے حکم کیا که اسمیں
لوگ گهسیں اور اسکے پاني کا چشمه معلوم کریں غرض که لوگ اُسمیں
دور تک چلے گئے مگر بجز پاني کے کچهه نپایا اور وہ پاني بارش کا
جمع هوکر بهتا تها جبکه وہ سب نکال ڈالا گیا تو وہ بهنا پاني کا موقوف
هو گیا مکانات بیروت کے بهت خوش قطع بنے هوئے هیں فيزماننا شهر
سے باهر باغات میں مکانات لوگوں نے بهت بنائے هیں آب و هوا یهاں
کي بهت اچهي هی مگر اسکے گرد و نواح کي نهایت خراب هی
چنانچه ایام گرما میں بیماري بهت هوتي هی اور اسکے دیهات میں سے
موضع مسیطبه کي آب و هوا نهایت هي اچهي هی اسمیں بڑے بڑے
پتھر بهت سے هیں اُنکو تراش کر تعمیر کے واسطے شهر میں لاتے هیں
باغات بیروت اور دامن جبل لبنان کے بیچمیں ایک وادي هی
بهت وسیع اور نهایت سرسبز و شاداب جسمیں باغات بهت سے هیں
اور بیروت کے باغوں میں اکثر اس وادي کي نهروں کا پاني پهونچتا
هی اِس سے جنوب شرقي کي طرف زیتون کي جهاڑیه هی طول اِسکا
تین گهنټه کي راہ اور عرض ڈیڑہ گهنټه کي راہ هی اسکو صحراے شویفات

کہتے ہیں اسمیں زیتون کے درخت بہت پرانے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ رومانیوں کے وقت کے ہیں اِسي سبب سے اُنکو رومانیہ کہتے ہیں بلاد عرب میں اس صحرا کي مانند کوئي صحرا نہیں هی اسکے مغرب کي طرف ایک پرانا قریہ تہا جسکو قرطبہ کہتے تھے لیکن اب بباعث گذرنے مدت مدید کے اُسکا نشان بھي باقي نہیں رها هاں نام اُسکا دفتر اموال سلطاني میں لکہا هی اِس قریہ کي جانب جنوب ایک اَور قریہ تہا اُسکو قیجنیہ کہتے تھے وہ بھي ویران هوگیا هی بجز ایک کنوئیں کے جسکو بیرالقحامہ کہتے تھے اور کچھہ نشان بھي باقي نہیں رها اب ان دونوں گانوں کي جگہہ زیتون کے درخت جمگئے هیں اِس صحرا سے شمال کي طرف بحر کے کنارہ پر بیروت سے ایک گھنٹہ کي مسافت پر امام اوزاعي فقیہ کا مقام هی ابن خلکان نے لکہا هی کہ کنیت انکي ابو عمر اور نام اُسکا عبدالرحمن بیٹے عمر بیٹے یحمد اوزاعي تھے جو اهل شام کے امام تھے بیروت میں رهتے تھے سنہ ۸۸ هجري میں شہر بعلبک میں پیدا هوئے اور بقاع میں پرورش پائي اور سنہ ۱۵۷ میں بیروت میں وفات پائي بیروت کے دروازہ پر خنتوش ایک گانو هی جسمیں اُنکي قبر هی اور اوزاعي منسوب هی اوزاع کي طرف جو ایک قبیلہ هی ذي کلاع میں سے جو یمن میں هی اور بعضے کہتے هیں کہ اوزاع ایک قبیلہ هی همدان میں سے اور بعضوں نے کہا هی کہ اوزاع ایک گاوں هی دمشق کا جو باب‌الفرادیس کے راستہ پر واقع هی *

شہر بیروت مشہور شہروں میں سے تہا یہاں تک کہ اغسطس قیصر روم نے رومانیوں کے اصل شہروں کا صدر اسے مقرر کیا تہا اور اُسکا نام اپنے بیٹے کے نام پر جولیافیلکس رکہا اور ملک اغریفوس اکبر نے اِس شہر کو خوب رونق دي اور بازي گاهیں اور حمام وغیرہ اسمیں بنوائے سنہ ۲۰۰ هجري میں اسمیں ایک مدرسہ علم فقہ کا مقرر هوا اور بلاد یونان اور بلاد مصر سے طالب علم آئے چنانچہ اُس زمانہ میں اِس شہر کا

قصبه مدینة‌العلما تها بعد غلبه اهل اسلام کے سنه ۱۱۱۰ ع میں اهل فرنگ نے اسکو لیا لیکن سنه ۱۱۸۷ ع میں ملک صلاح‌الدین ایوبي نے نو روز تک اسکا محاصره کیا یہاں تک که دسویں دن اهل فرنگ نے خود دیدیا بعد اُسکے پهر سنه ۱۱۹۷ میں اهل فرنگ نے اسکو فتح کیا اور سنه ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رهے مگر پهر اهل اسلام اسپر غالب هوئے اور اهل فرنگ تواتر محاصرات سے ضعیف و مغلوب هوگئے اُسوقت سے سنه ۱۸۳۰ تک ویران هوتا گیا بعده یهه دارالوزارت برشام کا مقرر هوا پهر آبادي زیاده هونے لگي چنانچه دس برس کے عرصه میں باشندے اسکے دوچند هوگئے اب تیس هزار کے قریب هیں اور تجارت وغیره میں برشام کا ایک بڑا شهر هوگیا هی اشیاے تجارت وهاں کي وه هیں جو برشام میں پیدا هوتي هیں *

شهر صیدا بیروت سے جانب جنوب ایک روز کي راه پر کناره بحر پر آباد هی زمانه قدیم میں اسکا نام صیدون تها یوسیفوس یهودي نے لکها هی که اس شهر کا نام صیدون بکر کنعان بن‌حام بن‌نوح علیه‌السلام کے نام پر هی چنانچه اسکا ذکر سب سے مقدم تکوین کے (ص ۱۰ اور ص ۴۹) یشوع کے (ص ۱۱ اور ص ۱۹) قضاة کے (ص ۱) حزقیال کے (ص ۲۷) میں مرقوم هی اور اُسکي شهر پناه اور اُسمیں قلعه بهي هی مگر سنه ۱۸۴۰ ع میں اهل فرنگ کي توپوں سے ایک طرف سے گر پڑي هی جسکا بیان پہلے مذکور هوا مکانات اسکے بهت مستحکم هیں لیکن بازار اسکے تنگ باشندے اسکے چهه هزار کے قریب هیں زمانه سابق میں تجارت خوب هوتي تهي اب یہاں سے موقوف هوکر بیروت میں هوتي هی شهر مذکور زمانه قدیم میں احمد باشا جزار تک دارالوزارة تها بعد اسکے احمد باشا نے حصن عکا کو دارالوزارة مقرر کیا یہاں تک که اسمعیل باشا هوا سلیمان باشا اور عبدالله باشا تک یهي مقام دارالوزارة رها اور بعد انقطاع دولت مصریه کے شهر بیروت دارالوزارة

مقرر ہوا لیکن باعتبار وضع قدیم کے صیدا کي طرف منسوب رہا چنانچہ اسي سبب سے اُس ریاست کو ایالت صیدا اور وہاں کے رئیس کو وزیر صیدا ابتک کہتے ہیں اِس شہر میں باغ وغیرہ بہت ہیں جنمیں انواع و اقسام کے میوجات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ نہر کہ جسمیں سے سارے اہل شہر پاني پیتے ہیں اُسي میں سے باغوں میں بھي پاني پہونچتا هی پاني اِس نہر کا مخرج کے قریب باروک میں تو بہت اچھا هی لیکن صیدا کے نزدیک کا نہایت خراب اِس سبب سے که یہہ ایک منزل کي مسافت تک بہتي هی اور تابش آفتاب اُسپر پڑتي هی چار پائے اور آدمي اُسمیں نہاتے دھوتے ہیں اور شہر کے قریب اُن بنبوں میں سے ہوکر گذرتي هی جنکي سندہ لید گوبر وغیرہ سے بند کي جاتي ہیں اس لیئے صیدا کے قریب اسکا پاني نہایت غلیظ اور گندہ هی سبط اشیر ایک فرقہ هی اسباط بني اسرائیل میں سے یہہ شہر اُنکي جاگیر میں تھا چنانچہ یشوع کے (ص ۱۹ عــــ ۲۸) میں لکھا هی لیکن وہ کبھي اُسپر قابض نہوسکے چنانچہ قضاۃ کے (ص ۱ عــــ ۳۱ اور ص ۱۰ عــــ ۱۲) میں مرقوم هی که سنه ۷۲۰ برس قبل از مسیح شلمناصر ملک اثور نے اسکو لیا تھا اور سنه ۳۳۲ مسیح تک اہل شہر اسکندر بن فیلقوس مکدوني کے متحکوم رہے پھر ملوک مصر اور سوریا بعدہ رومانیین پھر مسلمانوں کے زیر حکم رہے بعد ازاں سنه ۱۱۱۱ ع میں اہل فرنگ نے اسکو اپنے قبضہ میں کیا پھر ملک صلاح‌الدین ایوبي نے بعد حطلین کي لڑائي کے سنه ۱۱۸۷ میں اسکو فتح کیا پھر بار دیگر اہل فرنگ اسپر قابض ہوئے اور سنه ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رہے سترھویں صدي کے شروع تک تباہ اور برباد رہا پھر اُسپر امیر فخرالدین معني نے اسکو لیکر بود و باش یہیں اختیار کي اور عمارات اسمیں مانند مکانات بیروت کے بنائیں بعد اُسکے اہل فرانس کا یہہ شہر بہت بڑي تجارتگاہ ہوا اور ابتک دمشق کا فرضہ هی یعني یہاں کشتیاں بنکر وہاں کے واسطے جاتي ہیں احمد پاشا جو یہاں کا

حاکم تھا اُسنے اهل فرانس کو سنه ۱۷۹۱ میں نکالا اور اِسیٔ سببٔ سۓ تجارت انکي بہت کم هوگئي یہاں تک که اب قابل ذکر کے نہیں رهي *

صیدا سے جنوب کي جانب صور کے راسته پر ایک قریه هی صرفند اور قریب اُسکے شہر صارفیه صیدا واقع هی جسکا ذکر کتب مقدسه میں ملوک ثالث (ص ۱۷) لوقا (ص ۴) میں مرقوم هی *

شہر صور راس لسان پر داخل بحر میں واقع هی یهه صیدا سے بطرف جنوب ایک منزل کي مسافت پر هی اور صور اور عکا کے درمیان میں ڈیرہ دن کا راسته هی یهه شہر بہت پرانا هی اور عہد حکومت فینیقیین میں امارت اور عظمت اور وسعت تجارت اور اهل شہر کے علم ناخدائي اور اَور صفتوں میں مشہور اور معروف تھا چنانچه نبوت اشعیا کے (ص۲۲) حزقیال (ص ۲۷) میں لکھا هی کہتے هیں که اِس شہر کو صیدون کے بعض باشندوں نے هیکل سلیمان علیه‌السلام کے بننے سے دوسو چالیس برس پہلے بسایا تھا چنانچه ذکر اُسکي آبادي کا سفر یشوع کے (ص ۱۹) اور سفر ملوک ثاني کے (ص ۲۴) میں مذکور هی اُن دنوں میں وہ راس لسان جو اب بیابان کے متصل هی ایک جزیرہ تھا اور یهه شہر قدیم بیابان میں واقع هی تھا تاریخ یوسیفوس کے مطابق اِس شہر کے باشندوں کے مکانات جزیرہ میں بھي بنے هوئے تھے عہد حکومت شلمناصر ملک اثور سنه ۷۲۰ قبل مسیح میں یهه شہر نصف سے زیادہ جزیرہ پر آباد تھا بخت نصر ملک بابل نے تیرہ برس تک اسکا محاصرہ کیا بعد اُسکے اسکندر بن فیلقوس نے قبل مسیح سنه ۳۳۲ میں اُسکو چاروں طرف سے گھیرا اور بعد سات مہینے کے اسکو فتح کیا اور شہر قدیم کے اکثر کھنڈروں کو کھدواکر اِس لیئے دریا میں ڈلوایا که جزیرہ جنگل کے قریب هوگیا اور ایک سڑک لشکر کي آمد و رفت کے واسطے بنوائي تھي چنانچه دریا کے بالو سے وہ سڑک زمین کے برابر هوگئي اور جزیرہ اِس بیابان سے نہایت هي متصل هوگیا اور یهه راس لسان جسپر

اب شہر صور واقع ہی بن گئي یہہ شہر کئي بار خراب اور کئي مرتبہ آباد ہوا عہد افرنج میں ایک راہب یعني عابد مسیحائي ارض فلسطین میں رہتا تہا سنہ ۱۲۹۱ کے آخر میں وہ وہاں سے چلا گیا بعد اُسکے یہہ شہر نہایت ہي خراب اور تباہ ہوا اور ایسے ہي ابوالفدا نے لکہا ہی کہ ملک حما کے وقت میں بہي خراب تہا چنانچہ کتاب تقویم البلدان میں مندرج ہی کہ یہہ اب خراب اور خالي ہی اسي شہر میں نبوت اشعیا (ص ۲۳) اور حزقیال (ص ۲۶ و ۲۷) کي تمام ہوئي ستون اور بنبہ پاني کے زمین کے نیچے اور کہنڈر وغیرہ کے نشان ابتک باقي ہیں اور بڑے بڑے کنیسوں کے احاطے بہي ابتک کہڑے ہوئے قایم ہیں اِس شہر کے اکثر باشندے اُن پتہروں کو نکال نکال کر جو عمارات سابق کي زمین میں دب گئے ہیں انکو بیروت میں لیجاتے ہیں اور فروخت کرکے اپني گذر کرتے ہیں *

اِس سے جنوب شرقي کي طرف ایک گہنٹہ کي راہ پر ایک مقام ہی جسکو راس العین کہتے ہیں اُس مقام میں پاني بہت ہی گرداگرد اُسکے چشمے بنے ہوئے ہیں جنکے ذریعہ سے پاني وہاں جاري رہتا ہی اور باغات کو پہونچتا ہی اور پن چکیاں بہي اُس سے پہرتي ہیں مگر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ سابق میں شہر صور میں بنبا پاني کا کسي نہر سے لائے تہے اُنمیں سے یہہ باقي رہ گئے ہیں اب شہر صور میں کچہہ تہوڑے تبغ اور روئي اور پتہر کے کوئیلون کي تجارت ہوتي ہی باشندے اُسکے تین ہزار آدمیوں کے قریب قوم متاولہ اور نصاری کاتو لیک اور روم ہیں *

شہر عکا شہر صور سے ڈیڑہ دنکي راہ پر جنوب کي طرف واقع ہی اور زمانہ قدیم میں ایک بیطلمسہ مصر کے نام پر اسکا نام بہي بطلومایس تہا چنانچہ (اعمال کے ص ۲۱ عـــ ۷) میں مرقوم ہی چونکہ اِس مقام میں ملک اشرف بن ملک طاہر برقوق کے عہد میں

اهل فرنگ اور مسلمانوں کے درمیان میں لڑائي هوئي تھي اِس سبب سے یہه شہر بہت مشہور هوگیا اهل اسلام نے اهل فرنگ پر فتح پائي اور سنہ ١٧٩٩ تک وهاں فرماں روا رهے بعد اُسکے نیپولین بوناپارت فرانسیسي نے آکر ایک مدت اسکا محاصرہ کیا اور اِس شہر میں احمد باشا جرار تھا جو بوناپارت سے مقابل هوا اور بحر قبطاں سمت انگلیزي کا پاني اُس پر بند کردیا چنانچہ اِس سبب سے بوناپارت جو احمد باشا پر غالب هوگیا تھا وهاں سے لوت آیا جب که ابراهیم باشا حاکم مصر یہاں سے چلا گیا سلطان محمود عثماني نے آتھہ مہینے تک اُسکا محاصرہ کرکے سنہ ١٢٤٨ هجري کي پہلي تاریخ اُسکو فتح کیا اور وهاں کے حاکم عبدالله باشا کو گرفتار کرکے قاهرہ کي طرف بھیجا اور خود اُسکے بندوبست اور استحکام آلات حرب اور مهمات حصار میں مصروف هوا یہاں تک که سنہ ١٨٤٠ ع میں فرنگیوں کا لشکر آیا اور لڑائي کرکے ایک گھنتہ میں فتح کیا اب یہه شہر اُن شہروں کي تجارت گاہ هی اور گرداگرد اُسکے سرسبز اور سیراب جنگل هیں اس شہر میں پاني بننے کي راہ سے چار گھنتہ کي مسافت سے بڑے بڑے پلوں کے اوپر سے جو ابتک باقي هیں آتا هی باشندے اسکے اهل اسلام اور نصاری اور روم اور کاتولیک اور موارنہ سب قریب چھہ هزار کے هیں *

جون عکا سے جنوب کي طرف ایک شہر حیفا هی جو اب ذکر کے قابل نہیں صرف اُسمیں ایک قلعہ شکستہ باقي رہ گیا هی یہاں سے هر سال کسیقدر گیہوں اور جو وغیرہ تجارت کے واسطے لیجاتے هیں *

حیفا سے اوپر جبل کرمل هی اور اُسکے مغرب کي طرف ایک بڑا دیر لاٹینیوں کے رهبانوں کا بنایا هوا هی یہه سب مقامات مذکورہ صیدا سے جانب شمال اور جبل کرمل سے بطرف جنوب واقع هیں اور یہه بھي سبط اشیر کے حصوں میں سے هیں جو اسباط بني اسرائیل میں سے ایک سبط هی *

اُن پہاڑوں کا بیان جو عکا سے مشرق کي طرف واقع هیں

اب هم اُن پہاڑوں کا ذکر کرتے هیں جو جبل لبنان سے آخر سلسلہ مرج ابن عامر کے نزدیک اور عکا سے بطرف مشرق واقع هیں *

واضح هو کہ وہ بلاد جو ولایت جبل لبنان کے تابع هیں اکیس قطعے هیں *

قطعہ اول زاویہ کے شمال کي طرف سے طرابلس کے مشرق تک هی اسمیں ایک پہاڑ هی جسے جبل تربل کہتے هیں *

دوسرا کورہ جانب جنوب طرابلس کے واقع هی اور یہہ دو قسم پر هی جسمیں سے کورۂ علیا پہاڑ میں هی اور کورۂ سفلي بحر کے کنارہ پر کورۂعلیا کے گانوں میں سے ایک امیون جو دارالحکومت هی اسمیں بني عازار کے مشایخ جو اِس قطعہ کے حاکم هیں رهتے هیں اور کسبا بزیزا اور بسرما اور کفرعقا اور کفرحزیر علاوہ اُسکے هیں اور کورہسفلي کے گانوں نخلہ قلموں فیع اور ملذن هیں منجملہ اُنکے ملذن میں طائفہ روم کا ایک بڑا دیر بنا هوا هی *

تیسرا قطعہ جبہ بشرہ هی یہہ طرابلس سے جانب جنوب اور کورہ سے اوپر جنوب شرقي کي طرف اونچے پہاڑ میں واقع هی بشرہ اس قطعہ کا صدر هی اور اهدن طرزا حصرون کرم‌سدہ بزعون حدشیت اور حدث اِسکے قریے هیں اِس قطعہ میں دو دیر هیں ایک دیر قنوبین جو وادي کے نشیب میں هی اور دوسرا دیر قزحیا جو کسي اَور جگہہ هی قریہ بشرہ سے اوپر ارزلبنان هی اور وهاں ایک درخت صنوبر کا تھا جو پرانے پن سے گرگیا اور اب اُس جگہہ ایک هیکل بن گئي هی *

چوتھا قطعہ جبۃالمنیطرہ هی جو جبل سے مشرق کي طرف راس جبل میں واقع هی منیطرہ میرویا عاقورہ اور تنورین جسکے قریے هیں *

پانچواں قطعہ بلاد تبرون هی اوربلاد تبرون وہ هی جو شہر تبرون سے جبل کي طرف قریب هی عرنہ کروخلس بقسمیا بسندلہ اور دوما وغیرہ

جسکے قریے ہیں اور صورات اور اصیا اور وحلتا اور حردین اور بشودار اِن پانچوں دیہات میں اَور بلاد کي نسبت تبغ اچھا پیدا ہوتا ہی *

چھٹا قطعہ بلاد جبیل ہی جو شہر سے اوپر جبل کي طرف واقع ہی اور اُسکے قریوں میں سے ایک عام شہت ہی جو اِن شہروں میں غني کے نام سے مشہور ہی اور بربارہ اور غرزوز اور منصف اور کعوز اور بقعاز ہیں اِن پانچوں گانوں کو دیہات بلاد جبیل کہتے ہیں اور ایک وادي علمات ہی جسمیں تبغ بہت عمدہ ہوتا ہی اور ماسواے اسکے اَور وادي بھي بہت ہیں مثل جامات حامات اور جہالین وغیرہ کے بہت سے ہیں بلاد تبرون اور بلاد جبیل اِن دونوں قطعوں میں پاني کي بہت قلت ہی چنانچہ بارش کا پاني اکثر صرف میں آتا ہی اور اکثر باشندے یہاں کے پاني کي تلاش میں صبح سے جاتے ہیں اور باوصف اسکے دو پہر تک پاني نہیں پاتے اور بعضے گانوں میں چشموں پر پاسبان مقرر ہیں کہ وہ کسیکو گھر کي ضرورت سے زیادہ پاني بھرنے نہیں دیتے *

ساتواں قطعہ فتوح ہی جو بلاد جبیل سے جانب جنوب کے واقع ہی اور بوار اور عینہ اُسکے گانوں ہیں اور اسکے مشرق کي طرف جبل شبروح ہی *

آٹھواں قطعہ کسروان ہی مزرعہ کفربیان شیروح ریغون اور جعتیا عجلتون غزیر عرمون غطا ساحل‌علما عین‌طورہ اور زوق‌مکابل زوق‌مصبح اور زوق‌الاکراد وغیرہ اِس قطعہ کے قریے ہیں منجملہ اُنکے زوق‌الاکراد ویران و خراب ہوگیا ہی اور اسي سبب سے اُسکو زوق‌الخراب کہتے ہیں علاوہ اِنکے اور بہت سے گانوں اور ملکیں ہیں قطعہ کسروان کي دارالریاست قریہ غزیر ہی چنانچہ عہد سابق میں یہہ قریہ دارالحکومت بني سیفا کے امیروں کا تھا اور ابتک اُنکے مدفنون کے قبی موجود ہیں اور جب اُنکي حکومت منقطع ہوئي تو یہہ قریے دارالریاست بني شہاب کے ہوئے اور جب اُنکي دولت نے بھي انقراض پایا تو بني حبیش حاکم

هوئے جو اُنکي اولاد میں سے تھے اور کسروان کي حکومت پھر بني خازن کي طرف لوٹ آئي اِس قطعہ کے انصل کانوں میں سے دولتمندي اور تجارت میں زوقِ مکایل هی جہاں موارنہ نے دو مدرسے بنائے ایک عین‌ورقاء میں اور دوسرا هرهریا میں لاتینین کا ایک مدرسہ عین‌طورۃ میں تھا دوسرا غزیر میں اور جعبیا کے قریب ایک غار هی جسمیں سے نہر کلب کا ایک چشمہ نکلا هي اور کسروان کے سارے ضلعوں میں سے اُسکا پاني نہایت عمدہ هی اُسپر ایک بڑا پل بنا تھا مگر اُسي زمانہ میں ایک ایسا بڑا اهلا آیا جسنے بڑے بڑے پتھر اُسکے نکال کر پل کے قریب اِسقدر ڈالدیئے کہ وہ پل بند هوکر گرگیا چنانچہ آثار اُسکے ابتک باقي هیں اور یہہ سیلاب امیربشیر شہابي کے عہد میں آیا تھا مگر امیر مذکور نے سنہ ۱۲۲۴ هجري میں دوسرا پل بنوا دیا *

نواں قطعہ متن هي اور یہہ بیروت سے مشرق کي طرف واقع هی جسکے دیہات عاریا اور عبادیہ هلالیہ راس‌المتن جربیہ شبانیہ صلیما فالوغا کفرسلوان متین شویر بسکنتا بیت شباب بکفیا وغیرہ هیں اور جو دیہات اسکے اطراف میں هیں اُنکو قاطع‌المتن کہتے هیں اور اِس نویں قطعہ میں طائفہ روم اور کاثولیکین اور موارنہ اور منجملہ طائفہ دروز کے امراء معیین کے (جو حکام اِس قطعہ کے هیں) بہت سے دیر بنے هوئے هیں اور یہہ امراء معیین تین طائفہ هیں منجملہ اُنکے ایک فرقہ بنوقایدیہ نصاری هی جو في‌زماننا بیروت اور بنومراد اور بنوفارس کے حکام اُنہیں کي اولاد میں سے هیں قرنایل کے قریب پتھر کے کوئیلوں کي کان هی لیکن آجکل بباعث امتزاج گندهک کے کوئیلے اُسکے خراب هوگئے هیں قطعہ متن کي زمین بہت اچھي هی جسمیں صنوبر کے درخت بہت سے هیں اور اُسکے جو قریے بلندي پر واقع هیں اُنکي هوا بہت اچھي هی اور موسم گرما میں پاني بہت ٹھنڈا هوتا هی اور موسم سرما میں برف بہت پڑتا هی *

دسواں قطعہ ساحل بیروت ہی جسکے دیہات سن‌ایفل اور بوثریہ اور شیاح اور برج اور حدث ہیں وہ بڑا معلم جسکا نام اسدالشدیاق تھا اور غیر مذہب والوں کو اپنے مذہب میں لانا چاہتا تھا اور بطریرک یوسف حبیش مارونی کی قید میں مرگیا قریہ حدث کا رہنے والا تھا اور قریہ لعبدادکفرشیما جہاں سنہ ۱۸۰۰ع میں شیخ ناصف باجی پیدا ہوا جو لغت دانی اور شاعری میں بہت مشہور ہیں اِسی قریہ میں ساحل تمام ہوکر جبل شروع ہوا ہی اِس بقعہ میں باغات وغیرہ بہت ہیں اور آب و ہوا یہاں کی بہت اچھی ہی مگر جو شہر بیروت کے قریب ہیں ہوا وہاں کی نہایت خراب اور بیماریاں پیدا کرتی ہی *

گیارھواں قطعہ غرب ہی اور یہہ دو قسم ہی ایک غرب‌اسفل اور دوسرا غرب اعلی منجملہ اُنکے غرب اسفل کے دیہات شویفات اور بشامون عین‌عنوب برقوبل اور سرحمول ہیں اور شویفات میں بنی رسلان کے امرا رہتے ہیں جو اب جبل میں دروز کے حاکم ہیں اور عالیہ اور بسوس اور کحالہ اور سوق‌الغرب اور عیثات شملان اور عیناب وغیرہ غرب اعلی کے قریے ہیں اور مشایخ تلاحقہ یہاں کے حاکم ہیں سوق‌الغرب میں طائفہ روم کا مدرسہ بنا ہوا ہی یہہ گیارھواں قطعہ اَور قطعوں کی نسبت جبل‌لبنان کی آب و ہوا کی حسن و لطافت میں افضل ہی اور شملان میں ایک بڑا کارخانہ ہی جسمیں انگریزوں کے کارخانوں کی مانند حریر بُنا جاتا ہی *

بارھواں قطعہ جرد ہی جو قطعہ غرب کے مشرق کی طرف واقع ہی اور یہاں کے قریوں میں سے ایک قریہ بناثر ہی جہاں مشایخ بنی عبدالملک جو اس قطعہ کے حاکم ہیں رہتے سہتے ہیں اور یحمدون اور سنارون بدغان عین‌دارہ اور رشمیا بھی وہاں کے دیہات ہیں شیخ بشارہ جو بڑے فقیہ تھے وہاں کے رہنے والے تھے اور نیز جوارہ جنھوں نے کرنال شرشل انگلیزی کو خرید کیا تھا جو منجملہ اولاد شریفہ کے تھے

اور یہہ لوگ افرنجیہ میں الدوک اور مرلسروک کے نام سے مشہور و معروف ہیں *

تیرھواں قطعہ شحار هی جو غرب اسفل اور غرب اعلی سے جانب جنوب کے واقع هی اِس قطعہ کے قریوں میں سے عبیہ هی جسکي آب و هوا بہت خوب اور اُسکي فضا نہایت مرغوب هی اور اسمیں تنوخي امیروں کے عہد کي بہت عمدہ عمدہ عمارتیں بني هوئي هیں چنانچہ امیر عبداللہ تنوخي کا کنبد بنا هوا هی جسکا لقب طائفہ دروز کے نزدیک سید هی اور اسمیں ایک مدرسہ امریکا والوں کا بھي بنا هوا هی کفربیتي اور عین‌درافیل اور بوم اور ناعمہ اور متعلقه‌دامور وغیرہ اِس قطعہ کے قریے هیں اِس قطعہ کے حاکم مشایخ ابي‌نکد کي اولاد میں سے هیں جو قطعہ مناصف کے بھي حاکم هیں اور قطعہ مناصف چودھواں قطعہ هی اِس قطعہ کا اور مدینة‌الجبل کا بہت بڑا قصبہ دیرالقمر هی اِس لیئے کہ اِسمیں تجار رهتے هیں اور وهاں دوکانیں هر ایک قسم کي بہت هیں امرا بني معین کے وقت کي بڑي بڑي عمارتیں بني هوئي هیں جو اپنے عہد حکومت میں جبل شوف پر بستے تھے اِس قطعہ میں اهل اسلام اور دروز اور نصاری اور کاتولیکیین اور موارنہ اور یہود آٹھہ هزار کے قریب هیں مگر وہ سب شریر اور متعصب هیں اور یہہ قطعہ مشایخ بني ابن مکد کا جو کبھي یہاں کے حاکم تھے دارالاقامت تھا مگر جب کہ دروز اور موارنہ میں سنہ ۱۸۴۱ میں باهم فساد برپا هوا اور اُنھوں نے حاکموں کو یہاں سے نکالا تو اُنھوں نے قریہ عبیہ اور قریہ جاهلیہ میں بود و باش اپني اختیار کي علاوہ انکے بیت الدین بھي اِس قطعہ کا ایک قریہ هی جو طائفہ دروز کي معبدگاہ هی امیربشیر شہابي نے اُسکو خرید کر بڑے بڑے سنگین مکان رنگین پتھر کے بنوائے اور اُسمیں سنہري نقش و نگار کے گھر بنوائے ازانجملہ ایک مکان هی اچھا بلند اور سوائے اسکے ایک اَور مکان هی جسکو سقف کہتے هیں اور بہت بلندي پر بنا هوا هی چنانچہ امرا ایام

گرما میں اُسمیں جاکر رہتے ہیں اور امیر قاسم اور امیر خلیل اور امیر امین کي آل و اولاد کے واسطے اچھے اچھے مکان اُس جگہہ بنے ہوئے ہیں تعداد ان مکانوں کي سواے اُن مکانوں کے جو لشکر کے واسطے بنے ہوئے ہیں یا وہ مکانات جو باغات بیت‌الدین میں بنے ہوئے ہیں کل قریب تین سو کے ہی تیع‌القاعہ کا پاني تین ساعت کي راہ کي مسافت سے یہاں لائے ہیں اور اس نہر کے واسطے پہاڑ کو کاٹا اور زمین کے نشیب و فراز کو برابر کیا اسکے برابر کوئي حاکم جبل لبنان میں نہیں ہوا جو سنہ ۱۲۰۰ ہجري سے سنہ ۱۲۵۷ ع تک حکمران رہا اور یہہ حاکم قریہ غزیر میں جو قطعہ کسروان کا ایک قریہ ہی سنہ ۱۷۲۷ ع میں پیدا ہوا تھا اور بمقام قسطنطنیہ سنہ ۱۸۵۱ میں مرگیا *

پندرہواں قطعہ عرقوب ہی اور یہہ بھي دوقسم ہی عرقوب اعلی اور عرقوب ادنی منجملہ انکے عرقوب اعلی کے دیہات زملتا اور مہریہ اور ورھانیہ اور عرقوب ادنی کے قریات یاروک اور فریندیس اور کفرنبرج ہیں عرقوب اعلی مشایخ بني‌العمید کے تحت حکومت ہی اور عین‌زملتا اُنکي دارالحکومت ہی اور عرقوب ادنی کے حاکم مشایخ بني‌العماد ہیں اور اُنکي دارالریاست یاروک اور کفرنبرج ہی *

سولہواں قطعہ شوف ہی اور یہہ بھي دوقسم ہی ایک شوف حیثی ہی جسکے دیہات مختارہ اور عین‌قنیہ اور لغدران اور عین ماطور اور باتر اور یما اور غریفہ اور عین یال ہیں دوسرا شوف سویجاني ہی جسکے قریات جدیدہ اور سمقانیہ اور بعقلین ہیں مشایخ بنو جنبلاط اِس قطعہ کے حاکم ہیں دارالریاست انکي مختارہ اور بغدران اور عین قنیہ ہی قریہ مختارہ میں شیخ‌بشیرجنبلاط کا مکان ہی جو عز و وقار میں بلاد مذکورہ کے سارے مشایخوں پر فوقیت رکھتا تھا *

سترھواں قطعہ غربي‌البقاع ہی جو شوف اور عرقوب کے مشرق کي جانب واقع ہی اسکے قریوں میں سے زحلہ ایک قریہ ہی جو اِس قطعہ

کے اَور قریوں کي نسبت بہت بڑا هی چنانچہ باشندے اسکے نو هزار کے قریب هیں یہہ تینوں قوم کے نصاری اور نہایت هي کریم‌النفس هیں اور اسکے ایک جانب معلقہ هی اور اُسکي جانب جنوب برمکہ اور جدیثہ اور مشفرہ اور سغبین وغیرہ دیہات هیں اور زحلہ اور اسکے گرد و نواح کے قریے حکام متن کے تابع هیں اور سغبین وغیرہ یعني شوف کے مشایخ اِس قطعہ کو شوف البیاض کہتے هیں *

آٹھارھواں قطعہ اقلیم جزین هی جو آج دارالریاست هی اور کفرجونہ اور جرجوع اور بکاسین اور روم اور بسرہ اور قیتولہ پرگنات اُسکے گنے جاتے هیں اور هر ایک پرگنہہ کے تحت میں کئي کئي قریے هیں *

اُنیسواں قطعہ اقلیم تفاع هی جسکے دیہات براٰمیہ جبابیہ عبرا صالحیہ اَور هلالیہ وغیرہ هیں اور قریب اُسکے صیدا کي مانند اکثر باغات هیں *

بیسواں قطعہ اقلیم خرنوب هی جو شوف سے مغرب کي طرف کو واقع هی اور دیہات اُسکے برعوثیہ حسانیہ مغیریہ دبیہ زعرریہ اور برجا وغیرہ هیں *

اکیسواں قطعہ جبل‌ریحان هی جو خرنوب کي جانب جنوب واقع هی اور معدون اور وردیہ وغیرہ اسکے قریے هیں اقالیم مذکورہ بالا اور جبل ریحان مشایخ جنبلاط کے تحت حکومت هیں جو ان بلاد کے بڑے مشایخ هیں اور اِن سب قطعات کي حکومت ایک ایسے حاکم کے متعلق هی جو دیرالقمر میں رهتا تھا سنہ ۱۸۴۲ ع تک ایک حکومت قایم رهي مگر بعد اُسکے دو قسموں پر منقسم هوئي ایک شمالي پر جو حاکم نصاری کے تحت حکومت هی اور دوسري جنوبي پر جو حاکم دروز کے تحت حکومت هی اور تمامي لوگ دو قسموں میں منحصر هیں چنانچہ نقشہ مندرجہ هذا سے واضح هوگا *

قسم شمالي کے آدمیوں کي تعداد

قطعات	نصارى	دروز	مسلمان اور متاوله
قطعه کسروان	۱۰۰۴۴	*	۱۹
بلادجبیل اور جبةالمنیطوه	۷۴۷۰	*	۳۱۹۶
بلادالتبرون	۹۸۰۳	*	۱۸۸
فتوح	۲۰۹۹	*	*
زاویه	۱۷۳۱	*	۶۰
قویطع	۴۸۵	*	۱۳۹
جبةبشره	۱۰۲۰۰	*	*
کوره	۲۵۰۰	*	۱۲۶
قاطع المتن	۴۱۸۱	*	*
متن وزحلهو ساحل بیروت	۱۴۶۱۷	۲۱۵۴	۲۰۰
بسکنتا و قرب و جواران	۲۸۲	*	۵
میزانکل	۶۰۴۱۲	۲۱۵۴	۳۹۳۳

قسم جنوبي کے آدمیوں کي تعداد

قطعات	نصاری	دروز و مسلمان و متاوله
قسم ساحل بیروت	۸۷۲	*
غرب اسفل	۱۳۵۱	۱۰۸۱
غرب اعلی	۱۵۶۳	۷۷۱
جرد	۲۰۱۶	۸۹۱
عرقوب اعلی اور اسفل	۱۳۰۵	۱۱۵۳
مناصف	۱۱۱۷	۸۳۸
شحار	۱۶۳۱	۹۹۰
شوف	۱۳۲۵	۳۵۱۷
جبل ریحان	۳۲۷	۶۸۶
اقلیم جزین	۳۲۷۱	۹۷
اقلیم التفاح	۱۷۸۳	۳۱
اقلیم الخرنوب	۱۵۰۲	۱۰۱۵
دیر القمر	۱۷۷۷	۳۰۰
میزان کل	۱۹۹۴۱	۱۱۳۷۰
مجموعه قسم شمالي	۶۰۴۱۲	۶۰۸۷
میزان هردو قسم	۸۰۳۵۳	۱۷۴۵۷

بلاد متفرقات کا بیان جو نہر اردن کے مخرج اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں واقع ھیں

بلاد شقیف نہرزھراني اور قاسمیہ کے بیچمیں واقع ھی نہر زھراني شمال کي طرف اور قاسمیہ جانب جنوب اسمیں ایک قلعہ مسمی بشقیف ھی جسکا ذکر مذکور ھوا *

بلاد بشارہ یہہ صور سے جنوب شرقي کي طرف واقع ھی اور اکثر باشندے اسکے متاولہ ھیں دارالریاست اسکي تبنین ھی جسمیں ایک قلعہ ھی جو ھاھیو حاکم طبریہ نے سنہ ۱۰۷ میں بنایا تھا معقل اور لغزو اور صور اور اُسکے قرب و جوار نے دشمن لوگ انگریزوں کي اطاعت نہیں کرتے تھے اور اسي سبب سے انگریزوں کا ارادہ تھا کہ اُس قلعہ کو فتح کریں لیکن سنہ ۱۱۸۷ میں صلاح‌الدین ایوبي نے بعد جنگ حطین کے اِس قلعہ کو لیلیا بیت جبیل اور حدیث اور طیبہ اور زیریہ اور بدیاس اور قانا جو سبط اشیر کے حصے میں آئے تھے اور ذکر انکا (یشوع کے ص ۹ عــ ۲۸) میں مذکور ھی دیہات اِس اقلیم کے ھیں اور ھونین اِسمیں ایک بہت بڑا قلعہ ھی لیکن اب خراب ھی اور حکومت اِن بلاد کي مشایخ متاولہ کے ماتحت ھی جو اولاد علي صغیر میں سے گنے جاتے ھیں اور اولاد اُنکي مناکرہ اور حیدریہ اور صعبیہ ھی اور بلاد بشارہ مرج عیون کے تابع ھی اور یہہ مرج عیون مابین بشارہ اور وادي تیم کے واقع ھی جو نہر لیطاني کے بائیں طرف کو ھی اور وادي تیم اور بلاد شقیف کے درمیان میں فاصل ھی اور ابل‌القمح جسکا ذکر سفرالملوک ثاني کے (ص ۲۰ عــ ۱۴ و ۱۵) میں مذکور ھی اور مطلہ اور کفرکلي اور قلیعہ اور جدیدہ اور خیم اور آبل الھوا جسکو آبل بھي کہتے ھیں اور مرج عیون اسکے دیہات ھیں بلاد بشارہ کا حصہ شرقي سبط نفشاني منجملہ اسباط بني‌اسرائیل کے ماتحت ھی *

بلاد صفد جسکو بلاد صفتا بهي کہتے هیں اُسکے اصل قریوں میں سے قریه قدس هی اور یہه وه قادس نقشاني هی جسکا ذکر یشوع کے (ص ١٩ سے ص ٢١) تک اور قضاة کے (ص ٤ اور ملوک ثالث (ص ١٥) میں مرقوم هی اور قریب اُسکے عهد بني اسرائیل اور نولویس کے مکانوں کے آثار ابتک باقي هیں اور صفد ایک ایسا بڑا شہر هی جسکي آبادي تین قسموں پر منقسم هی اور باشندے اُسکے اهل‌اسلام اور یهود اور نصاری هیں مگر نصاری کم هیں اور اسمیں ایک قلعه بهي هی جسکو سنه ١١٤٠ میں انگریزوں نے بنایا تها ملک صلاح‌الدین نے سنه ١١٨٨ میں اُسکو فتح کیا اور ملک‌معظم نے اُسکو ١٢٢٠ میں اوجاڑا بعد اسکے اهل فرنگ نے باتفاق سلطان اسمعیل بادشاه دمشق کے ١٢٤٠ میں فتح کیا پهر سنه ١٢٦٦ میں سلطان مصر ملک بیبرس نے اُسکو لےلیا سولهویں صدي کے شروع میں یهودیوں کا ایک مدرسه صفد میں مشهور تها طلبا جمیع اطراف سے آتے تهے علی‌الخصوص اوریا اور افریقه کے بهت تهے یهودي صفد میں رهنے سے نهایت خوش هیں اور همیشه خواهاں رهتے هیں اِس لیئے که وهاں اِنکے علما بهت رهتے هیں اور وهیں مرے اور مدفون هوئے سنه ١٨٣٧ کے اول روز ایسا ایک زلزله عظیم آیا که صفد خراب هوگیا اور تخمیناً ایک هزار مسلمان اور چار هزار یهودي اُسمیں هلاک هوئے بلاد صفد کے قریے عکبره اور میرون اور کفرا اور برعم اور جش اور راس‌الاحمر وغیره هیں *

وه قطعه زمین کا جو بحیره حوله کے مغرب طرف میں واقع هی اُسکو اِس لیئے ارض‌الحنط کہتے هیں که گیهوں یهاں بهت عمده پیدا هوتے هیں فرعم اور جاعونه اور قباعه اور ملاحه اُسکے قریے هیں اُس نهر پر جو بحیره حوله اور بحیره طبریه کے درمیان میں هی ایک پل هی جسکو نبات یعقوب اور جسربني‌یعقوب بهي کہتے هیں اور زعم اُنکا یهه هی که حضرت یعقوب نے جبکه بین‌النهرین سے مراجعت کي تهي یهاں

ایک نہر کھدوائي تھي چنانچہ یہہ ذکر تکوین کے (ص ۳۳) میں لکھا هی پل اور کاروان سرا سنہ ۱۳۰۰ یا سنہ ۱۵۰۰ میں بنے هیں اور وہ زمین جو نہر سے مشرق کي جانب هی اُسکو ارض البثنیہ کہتے هیں منجملہ قبایل یہود کے جو منسي ابن یوسف کے حصہ میں آئي تھي *

صفد میں عرب کے کئي قبیلے یعني عرب الاکراد اور عرب الشعار اور زبید اور سواعد اور صویلات وغیرہ رهتے سہتے هیں *

صفد سے مغرب کي طرف ایک قطعہ هی جسکو جبل کہتے هیں اور منجملہ اُسکے دیهات کے سعسع اور ترشیحہ وغیرہ هیں اور شیخ صالح ترشیحي اسي ترشیحہ سے نسبت رکھتے هیں یہاں کے باشندے نصاری اور دروز اور مسلمان هیں *

قطعہ جبل سے جنوب کي جانب کو مابین عکا اور طبریہ کے ایک قطعہ هی جسکے دیهات شاغور منصورہ اور مغار اور مجدل کروم اور رامہ اور کفرعنان وغیرہ هیں باشندے اسکے دروز اور مسلمان اور نصاری هیں بصیہ اور زیب اور شیخ داؤد اور شعب اور شفاعمر اور مجدل شهر عکا کے اطراف کے گانوں هیں اور باشندے بهي اُسکے وهي تین قومیں هیں *

بلاد ناصرہ کے گانوں ناصرہ اور کفرکنا اور صفوریہ اور اکسل اور اُم جبیل اور تانا الجلیل هیں مگر یہہ اب خراب هیں *

بلاد طبریہ دارالحکومت شهر طبریہ هی جسکو یوسیفوس یہودي کے قول کے بموجب هیرودتوس نے آباد کیا تھا اور نام اُسکا طبیاریوس قیصر کے نام پر رکھا تھا وهاں یہودیوں کا وہ مدرسہ مشهور تھا جسمیں وہ حاخام یہودي بهي مدرس تھا جسنے کتاب مشنہ میں تقلیدات یہود کو جمع کیا هی اور وہ سنہ ۱۹۰ سے سنہ ۲۲۰ ع تک زندہ رها اِس مدرسہ میں وہ حرکات جو لغت عبراني میں مستعمل هیں وضع کي گئي هیں اور اسفار عهد قدیم کو انہوں نے ضبط کیا اِس بلاد کو اهل اسلام نے عهد خلافت عمر بن خطاب سنہ ۶۳۷ مسیحي میں فتح کیا پهر اهل فرنگ

نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۱۸۷ تک اُنکے قبضہ مین رہا مگر پھر ملک صلاح الدین ایوبی نے بعد جنگ حطین کے اُسکو فتح کیا بعد اسکے سنہ ۱۲۳۰ میں اھل فرنگ نے والي دمشق کے اتفاق سے اُسکو حاصل کیا اور انجام کار اُسکو والي مصر نے سنہ ۱۲۴۷ میں اپنے قبض و تصرف میں کرلیا ابتدا سے سنہ ۱۸۳۷ میں نصف سے زیادہ یہہ شہر زلزلہ کے ھل چل سے ویران ھوگیا اور اسکے قریب ایک چشمہ گرم پانی کا ھی اور اُسپر ایک حمام ھی جسمیں لوگ اب نہایا کرتے ھیں ابراھیم باشا حاکم مصر نے اپنے عہد حکومت میں بہت سے مکان بنوائے اور توتے پھوتے مکانوں کي مرمت کروادي حمام کے قریب ایک بحیرہ ھی بہت بڑا اور وسیع جسمیں ھر چاروں طرف سے پانی آکر جمع ھوتا ھی اور اِس بحیرہ سے کشتي نہر اردن میں جاتي ھی اُسمیں موجیں بہت آتي ھیں اور مچھلیاں کثرت سے ھیں اور گرداگرد اُسکے باغات اور درخت بہت سے ھیں مجدل اور کوک کفرسبت اور عولم اور سیرین اور حطین اور لوبیہ طبریہ کے مکانات اور دیہات ھیں اور اُس میدان میں جو مابین حطین اور لوبیہ کے واقع ھی ایک لڑائي ھوئي تھي جو وقعہ حطین کے نام سے معروف ھی اِس لڑائي میں ملک صلاح الدین ایوبي نے انگریزوں کو ھر چاروں سے گھیرا اور کھیت بھي اھل اسلام کے ھاتھہ رھا اُسوقت میں طبریہ اور ناصرہ دونوں فرقہ زبلون کے ماتحت تھے جو اسباط بني اسرائیل میں سے ھی *

بلاد نابلس کا بیان

یہہ بلاد آتھہ قطعوں میں منقسم ھی *

اول شمال کي طرف قطعہ جانین ھی جسکو حارثہ شمالیہ بھي کہتے ھیں اور مرج ابن عامر میں سے بھي ایک جزو اعظم اسمیں شامل ھی جانین اور عرانہ اور جلیون جسکا اسم قدیم جلبوع ھی اور ملوک اول کے (ص ۲۱ عـــ ۲۱) میں مرقوم ھی اور نورس جہاں گیہوں بہت

عمدہ پیدا ہوتے ہیں اور زرغین جسکا نام اصل میں ازراعیل هی اور ملوک
ثالث کے (ص ۱۸ عـــ ۳۶) میں مذکور هی اور سولم جسکو زمانہ
قدیم میں سوتم کہتے تھے اور ملوک رابع کے (ص ۴ عـــ ۸) میں لکھا
ہوا هی اور نین جو اصل میں ناهین هی اور جسکا ذکر انجیل لوقا کے
(ص ۷ عـــ ۱۱) میں مرقوم هی اور بیسان جسکا نام اگلے وقتوں میں
بیت‌سان تھا اور ملوک اول کے (ص ۴ عـــ ۱۰ اور عـــ ۱۲)
میں لکھا ہوا هی اور برقین اِس قطعہ کے دیہات ہیں یہہ قطعہ بھی
ساتھدستہ سبط ایساسر کے هی جو اسباط بني إسرائیل میں سے هی *

قطعہ ثاني حارثہ هی جسکے دیہات طوباسن اور سبریس اور جدیدہ
اور شیلون اور کفر وغیرہ ہیں *

تیسرا قطعہ شعراویہ هی جسکي دو قسمیں ہیں شعراویہ شرقیہ شعراویہ
غربیہ منجملہ اُنکے قند قومیہ اور وسیلةالظہر اور نومیر اور رامہ اور فحمہ اور
جیع اور سانور جسمیں ایک مشہور قلعہ هی شعراویہ شرقیہ کے قریے ہیں
قلعہ مذکور ایک ایسے پہاڑ پر نہایت متانت کے ساتھہ بنا ہوا هی جسپر تنگي
اور دشواري راہ کے باعث سے کوئي چڑہ نہیں سکتا احمدپاشا جزار کے عہد
میں شیخ یوسف جزار لوٹ گیا تھا اور خود احمد پاشا نے اُس قلعہ کا کئي
مرتبہ محاصرہ کیا اور اُسکے لشکر کے بہت سے آدمي ہلاک ہوئے مگر فتح نکرسکا
اور جب تک وہ قلعہ قائم رہا منتظر وقت کا بیٹھا یہاں تک کہ سنہ
۱۲۱۹ هجري میں احمد پاشا نے اِنتقال کیا یہہ شیخ یوسف ایک مدت
تک باغي رہا یہاں تک کہ بلاد شعراویہ شرقیہ کے مشایخ بھي عبدالله
پاشا سے پھر گئے اور عبدالله پاشا نے اُنکا محاصرہ کیا امیر بشیر ابن
امیر قاسم ابن امیر عمرشہابي حاکم جبل لبنان نے دلیري اور مردانگي کو
کام فرما کے اپنے آدمیوں سے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور چند روزہ محاصرہ
کے بعد اُسکے قبض و تصرف سے متمتع ہوا بعد اُسکے عبدالله پاشا نے
اس قلعہ کو توڑ پھوڑ کر برابر کیا یہہ سمہ واقعے سنہ ۱۸۲۰ ع کے اِبتدا
میں واقع ہوئے *

نوسرني قسم شعراويه غربيه جو مابين شعراويه شرقيه اور بحر کے واقع هي اور قاقون اور دير اور مخالد زيتا اور عيتل وغيره اسکے ديهات هيں اِس سر زمين مين نهر ابي زابوره بهتي هی اور اُن مقامات ميں سے جو کنارۀ بحر پر راس کرمل کي جانب جنوب واقع هيں شهر عثليث بهي هی جو اب تک قايم هی اور عمارات اسميں بڑے بڑے پتهروں کي سنگين بني هوئي هيں مگر يهاں تک ويران هيں که رات کو چراغ بهي نهين جلتا اور وهاں آثار اُس قلعه قديم کے بهي موجود هيں جو اهل فرنگ کا بنايا هوا تها اور طنطوره جسکا نام زمانه قديم ميں دور تها اور خرابه قيساريه جسکو ملک هيرودوس نے آباد کرکے بنام قيصر اغسطس کے قيصريه نام اُسکا رکها اور قيساريه فلسطين اب اِس ليئے مشهور هوا که قيساريه فيليپس سے ممتاز هووے جسکو فيلپس نے بسايا تها اور ذکر اُسکا پهلے بهي هوچکا منسي بن يوسف کے قبض و تصرف ميں هيں *

چوتها قطعه وادي شعير هی جسکے ديهات بيت‌امرين اور برقه اور اجنسنيا اور راميں اور طول کرم اور سبسطيه هيں پهلے زمانه ميں نام اِس سبسطيه کا سامره † تها جيسے که ملوک ثالث کے (ص ۱۶ عـــ ۳۴) ميں لکها هی *

پانچواں قطعه بيتاوي هی جو شهر نابلس کے مشرق کي طرف واقع هی اور جسکے قصبات بيتا اور هوولي اور سالم اور بيت‌دجن جسکا پهلا نام بيت‌داغون هی اور عقربه اور سيلون جسکو زمانه قديم ميں شيلو کهتے تهے اور ملوک اول کے (ص ۱ عـــ ۳) ميں بهي نام اُسکا لکها هی اسي قطعه کے قصبے هيں *

چهٹا قطعه صفصي هی اور حجه اور قندق اور غرون اور جلجوله جسکو جلجال بهي کهتے هيں اور کفرسايا جسکو اِنطيفاطروس کهتے تهے اور ايرکسيس کے (ص ۲۳ عـــ ۳۱) ميں لکها هی اور خرم‌علي بن‌عليم جو

† وه سامري جسکا گوساله مشهور هی اِسي قريه سے منسوب هی *

بحر اور ارسوف کے قریب واقع هی اِسي قطعه کے قصبے هیں اور یهه سارے قصبے سب سبطافرام اسرائیلي کے ماتحت هیں اور سبطافرام اور سبط منسي کے حصوں کي سرحد طنطورہ سے یافا تک بحر سے غرباً اور نهر اردن تک شرقاً ممتد هی اور مقامات اِسکے مقابل هیں نهر اردن سے بطرف مشرق جبل عجلون اور جبل‌صلت اور جلعاد هیں اور یهه سب سبط جاد کے ماتحت هیں اور اِس سے جنوب کي طرف سبطروبیل کے حصه میں هی *

ساتواں قطعه جورۂ عمرہ هی بورین جسکے شیخ حسن بوریني هیں اور رجیت‌بیت‌ایبا اور رافید وغیرہ اِس قطعه کے قصبے هیں *

آٹھواں قطعه جورۂ مرداد هی اور عین ابوس اور حوارہ اور فرخه اور لبّن اور ساویه وغیرہ اِسکے قصبے هیں *

بیان شهر نابلس

نابلس کا نام قدیم شخیم هی چنانچه تکوین کے (ص ۱۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۷) میں یهي نام لکها هی اِسمیں نهریں اور باغات بهت سے هیں یهه شهر جبل عیبال اور جبل عزریم کے درمیان میں واقع هی شیخ عبدالغني نابلسي که جو علم تصوف اور صناعت شعر میں مشهور و معروف هیں اِسي شهر سے منسوب هیں دمشق شام میں پیدا هوئے اور نابلس میں بارهویں قرن هجري میں وفات پائي یهه شهر سبط منسي اسرائیلي کے تحت حکومت هی اکثر باشندے یهاں کے مسلمان هیں قبیله بنوجرار اور بنوطوقان کے بڑے اکابر اِسي قصبه میں رهتے سهتے هیں اور اِن بلاد کے مشایخ اور حاکم هیں *

شهر یافا

بحر کے کنارہ پر واقع هی اِسمیں بیابان اور باغات بهت هیں اور اسکي عمارتیں نهایت مضبوط اور ساري پتهر کي بني هوئي هیں یهاں تک که بڑے بڑے دروازے بهي پتهر کے هیں اور کل وہ چیزیں جو اِن بلاد میں

پیدا ہوتی ہیں یہاں آکر بکتی ہیں یہہ شہر (۳۴° ۵۳') طول شرقی اور (۳۲° ۲') عرض شمالی میں واقع ہی اِسمیں اور اورشلیم میں چالیس میل کا فاصلہ ہی باشندے اِسکے قریب نو ہزار آدمیوں کے ہونگے *

شہر رملہ

شہر یافا سے جانب جنوب شرقی تین گھنٹہ کی راہ پر زمین سر سبز اور سیراب میں واقع ہی سلیمان بن عبدالملک بن مروان اموی نے اسکو آباد کیا تھا ایک مدت تک انگریز اِس پر قابض رہے مگر سلطان صلاح الدین بن ایوب نے سنہ ۵۵۳ ہجری میں انگریزوں سے چھینا ابوالفدا نے عزیزی سے روایت کی ہی کہ رملہ شہر قدیم نہیں بلکہ شہر لد قدیم تھا مگر سلیمان بن عبدالملک نے اسکو ویران کرکے رملہ کو آباد کیا انتہی کلامہ بعد اُسکے پھر انگریزوں نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۲۶۶ مسیحی تک اُسپر قابض متصرف رہے یہاں تک کہ پھر سلطان بیبرس اُسپر غالب آیا اور اُسیوقت میں شہر یافا کو بھی اُسنے فتح کیا یہہ حال ایک پرانی جامع مسجد میں جو رملہ کے قریب ہی ایک پتھر پر لکھا ہوا ہی شیخ خیرالدین رملی مصنف فتاوائے خیریہ جو فقہاؤں کے نزدیک بہت معتبر ہی یہیں کے تھے اور یہہ شہر اگلے وقتوں میں امراء بنی طغج کی دارالامارت تھا *

شہر لُدّ

رملہ سے شمال شرقی کی طرف ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی اسمیں ایک بڑا کنیسہ مارجرجس کے نام کا ویران پڑا ہی پہلے وقتوں میں یہہ شہر بہت بڑا تھا اور اہل فرنگ اور مسلمانوں کی لڑائیوں کے باعث سے نہایت شہرت کو پہونچا تھا رملہ اور یافا اور لد کے گرداگرد املاک اور قریے بہت سے ہیں اور اکثر باشندے اسکے مسلمان ہیں *

اورشلیم کا بیان

یہہ قدس شریف کے نام سے معروف ھی اور یہہ کئي سبب سے تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور ھی اگرچہ فيزماننا پہلي سي بات اُسکي باقي نہیں رھي مگر بباعث اُن مقامات مقدس کے جو وھاں مشہور و معروف ھیں اور اُسکے اطراف کے قرب و جوار میں جہاں نصارے سب طرف سے جوق جوق آکر زیارت کرتے ھیں اب تک عظمت و بزرگي اُسکي تھوڑي بہت قایم ھی گرد اِسکے ایک شہر پناہ ھی جو سلیمان علیہ السلام نے سنہ ۹۳۸ میں بنائي تھي اور اسکے چار دروازے ھیں دروازہ غربي کي طرف ایک قلعہ نہایت پرانا ھی اور گرداگرد اُسکے خلیج ھی اور دروازہ جنوبي کے قریب محراب داؤد ھی گمان کرتے ھیں کہ داؤد نبي یہیں مدفون ھیں اور مشرق کي طرف شہر پناہ کے اندر حرم شریف ھی اور یہہ ھیکل قدیم کي جگہہ پر بني ھوئي ھی ابوالفدا نے لکھا ھی کہ وہ عمارت جو صخرہ پر بني ھوئي تھي خراب ھوگئي مراد اُس عمارت سے ھیکل ھی اور اُس صخرہ پر بباعث دشمني کے یہودیوں نے شہر کي غلاظت ڈالي یہاں تک کہ عمرالقدس نے اسکو فتح کیا اور جب کہ بعض لوگوں نے صخرہ کا مقام اُسے بتایا تو اُسنے اُس صخرہ کو پاک صاف کرکے اُسپر ایک مسجد بنوائي اور وہ مسجد بہت مدت تک باقي رھي یہاں تک کہ ولید بن عبدالملک وھاں کا حاکم ھوا چنانچہ اُسنے اُس صخرہ کا ایک قبہ یعني گنبد بنوایا جو اب تک قایم ھی انتہی کلامہ یہہ واقعہ سنہ ٦٦ ھجري میں واقع ھوا تھا مگر کنیسہ قیامہ جسپر لوگ گمان کرتے ھیں کہ یہہ حضرت مسیح کي قبر پر بنا ھی وہ شہر میں داخل ھی مگر یہہ صحیح نہیں ھی کہ وھاں حضرت عیسی کا مزار شریف ھو اِس لیئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شہر سے باھر دفن کیئے گئے تھے اور اورشلیم آبکي نسبت سابق میں بہت بڑا تھا اور اگر فرض کریں کہ یہہ مکان شہر پناہ سے باھر تھا تو یہہ بات لازم آتي ھی کہ یہہ

شہر قلعہ سے شمال شرقي كي طرف پھر گيا ھو يہاں تک کہ حرم شريف
کے قريب ھوگيا ھو اور پھر خاص شمال كي طرف پھر گيا ھو يہاں تک
معلوم ھوتا ھي کہ يہہ جگہہ اُسوقت ميں شہر پناہ کے داخل تھي اور
اِس صورت پر چاهيئے کہ جنوب اور شمال كي طرف بہت وسيع اور
عريض ھو اور بيچميں سے تنگ بصورت بالو كي گھڑي کے اور يہہ ايسي
عجيب غريب شکل ھي کہ کسي اَوْر جگہہ سوا اسکے معلوم نہيں ھوتي
شمال غربي كي زمين شہر سے بلند ھي اور يہہ بات آبادي شہر اور شہر پناہ
كي نسبت خلاف حکمت ھي غرض کہ باعتبار اِن ملاحظاوں کے يہہ
نتيجہ حاصل ھوتا ھي کہ يہہ کنيسہ قبر مسيح عليہ‌السلام پر نہيں اور
اب قبر كي جگہہ کسيکو معلوم نہيں ھي الله جلشانہ نے اُسکو
ھماري نظروں سے پوشيدہ کيا جيسے کہ حضرت موسى كي قبر کو
يہوديوں سے مخفي رکہا اِس شہر کے گرداگرد بحر شمال اور مغرب كي
طرف کے سوائے کئي وادي محيط و حاصر ھيں چنانچہ جانب جنوب
وادي ابن هينوم ھي اور مشرق كي طرف وادي قدرون جسکو وادي
يہوشافاط بھي کہتے ھيں اور وھاں باغ جسمانيہ ھي اور برکۂ سلوان اور
ايک گانو ھي جسکو سلوان بھي کہتے ھيں اور شہر کے قريب مشرق
كي طرف جبل زيتون اور اُس سے مشرق كي طرف قريہ بيت‌عنيا ھي
جسکو اب عازريہ کہتے ھيں کہ عازر † وھاں مجسم کھڑا ھي اور جنوب غربي
كي طرف اورشليم سے دوگھنٹہ كي راہ پر بيت‌اللحم ايک قريہ ھي جو داؤد
عليہ‌السلام کا گانو ھي اور عيسى عليہ‌السلام اِسي قريہ ميں پيدا ھوئے تھے *

شہر حبرون

جسکو خليل بھي کہتے ھيں قدس سے جنوب كي طرف ايک منزل
پر واقع ھي اور يہہ وہ پرانا شہر ھي جسميں حضرت ابراھيم خليل‌الله
عليہ‌السلام اور اسحاق عليہ‌السلام اور يعقوب عليہ‌السلام رھتے تھے اور اپني

† يہہ وہ شخص ھي کہ جسکو حضرت عيسى عليہ‌السلام نے زندہ کيا تہا *

مستورات سمیت اُسي جگهه مدفون هوئے عهد بني اسرائیل میں
یهه شهر بهي لاوین کے ایک شهروں میں سے تها اور یهه سبط یهودا کے
حصه میں هی جیسے که سبط بنیام کے حصه میں اورشلیم هی پهونچي
اور وهاں کے اکثر لوگ اس شهر کو نهایت بزرگ جانتے هیں *

شهر غزه

جنوب غربي کي طرف شهر خلیل سے ڈیڑه منزل کے فاصله پر واقع
هی جو بلاد شام میں منجمله بلاد مصر کے پهلا شهر هی اور اسکو غزهاشم
اِس لیئے کهتے هیں که عمرو ابن‌عبدالمناف یعني امیرهاشم جدا مجد رسول
خداصلعم کے برسم تجارت وهاں آئے تهے اور وهیں پر اُنهوں نے وفات
پائي ابن حوقل نے لکها هی که هاشم بن عبدالمناف کي قبر یهاں هی
اور امام‌شافعي یهاں پیدا هوئے تهے اور عمر بن خطاب ایام جاهلیت میں
جبکه راهزني کیا کرتے تهے یهاں قید هوگئے تهے اِس سبب سے که یهه
قصبه اهل حجاز کي راه میں واقع هی یهه ایک قصبه هی باغات وغیره
اسمیں بهت هیں کناره بحر پر اسمیں کچهه درخت کهجور اور انگور کے هیں
اور درمیان اِس قصبه اور بحر کے ریت کے ٹیلے هیں اور قریب اِن ٹیلوں
کے باغات هیں اور اِسمیں ایک چهوٹا سا قلعه بهي هی اِنتهي کلامه اِس
قصبه سے شمال کي طرف بحر کے کناره پر شهر عسقلان هی اسمیں بڑے
آثار قدیمه هیں اور یهه اطراف بلاد فلسطانین میں داخل هی اور یهه
سبط وان اور سبط شمعون اِسرائیلي کے حصه میں هی *

شهر عرلش کو بعضے ضلع مصر سے جانتے هیں اور بعضے علاقه فلسطین
سے اور یهه غزه سے جنوب غربي کي طرف کناره بحر پر واقع هی اور اِسکے
هرچار طرف بالو هی اور آثار قدیمه بهي اِسمیں هیں *

تمام هوا حصه سوم یعني اُن ممالک کا بیان جو قطعه ایشیا کے مغربي
طرف پر واقع هیں آینده جو جنوباً واقع هیں بیان کیا جاویگا *